



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 24 جون 1996ء برطابق 7 صفر المظفر 1417ھجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۳
۲۔	وقت سوالات	۳
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۵
۴۔	بحث پر عالم بحث	۶
۵۔	۱۔ میر محمد اکرم بلوچ ۲۔ عبید اللہ خان بابت ۳۔ سید شیر جان بلوچ ۴۔ محمد الحمید خان اچڑی ۵۔ میر عبدالغئی بھالی ۶۔ محمد صادق عمرانی ۷۔ میر ظہور حسین کھووسی ۸۔ مولانا عبدالباری ۹۔ شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر)	

(الف)

1- جناب اسپیکر _____ عبد الوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر _____ ارجمن داس بگٹھی

1- سیکریٹری اسمبلی _____ اختر حسین خاں

2 جوائیٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جبل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۲ لسیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ ڈغم خان مندو خیل	پی بی ۳۳ اڑوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالجیلانی تمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پہلک ہیلٹھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئندہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالجید بروجہ	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لاپو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزی	پی بی ۱۳ اڑوب قلعہ سیف اللہ	حج و اقاف زکوہ
۸۔ ڈاکٹر عبد المالک بلوج	پی بی ۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال رائیکار
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوج	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوج	پی بی ۳۶ پنگھور	وزیر ہائی کیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچھری	پی بی ۹ قلعہ عبد اللہ II	وزیر آپا شی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱۰ اکوئندہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبید اللہ بابت	پی بی ۱۱، لور الائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبد القادر دوان	پی بی ۸، قلعہ عبد اللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار شاعر اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ فلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لٹکری خان ریسمانی	پی بی ۲۲ بولان I	وزیر انڈ سڑیز معد نیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ اکوبلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ اسی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوارک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۷ اسی رزیارت	وزیر پیاوہ و اسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لوئی	پی بی ۰ الور الائی I	وزیر صحت

(ج)

- | | | |
|----------------------------------|--------------------|-----------------------------|
| وزیر خاندانی منصوبہ بندی | پی بی ۱۲ اپار کھان | ۲۴۔ مسٹر طارق محمود صیزان |
| مشیر وزیر اعلیٰ | پی بی ۳ کوئنہ III | ۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی |
| وزیر بے محکمہ | پی بی ۷ پیشین II | ۲۶۔ ملک محمد سردار خان کاکڑ |
| اپنیکر بلوچستان صوبائی اسلی | پی بی ۳ کوئنہ IV | ۲۷۔ عبدالوحید بلوچ |
| وپنی اپنیکر بلوچستان صوبائی اسلی | ہندو قلیت | ۲۸۔ ارجمند اس بگٹی |

ارکین اسمبلی

- | | |
|--------------------------------|---------------------------------|
| پی بی ۵ چاغی | ۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد |
| پی بی ۶ پیشین I | ۳۰۔ مولانا سید عبدالباری |
| پی بی ۱۵ تلمذ سیف اللہ | ۳۱۔ مولانا عبدالواسع |
| پی بی ۱۹ اڈریہ بگٹی | ۳۲۔ نوابزادہ سلیمان اکبر بگٹی |
| پی بی ۲۲ جعفر آباد ر نصیر آباد | ۳۳۔ بیرون ظہور حسین خان کھوسہ |
| پی بی ۲۳ نصیر آباد | ۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی |
| پی بی ۲۵ بونان II | ۳۵۔ سردار نیزہ چاکر خان ڈوکنی |
| پی بی ۷ مستونگ | ۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوی |
| پی بی ۲۸ قلات ر مستونگ | ۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ |
| پی بی ۳۳ خضدار II | ۳۸۔ مسٹر محمد اختر بینگل |
| پی بی ۳۳ خاران | ۳۹۔ سردار محمد حسین |
| پی بی ۳۵ سیلہ II | ۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی |
| پی بی ۴۰ گوار | ۴۱۔ سید شیر جان |
| سیاسی | ۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مع |
| سکھ پارسی | ۴۳۔ مسٹر سرام سکھ |

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 24 جون 1996ء بھرطائیق 7 صفر المظفر 1417ھجری

ہروز سوموار پوت سارے گیارہ بجے (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب عبد الوحید بلوج اسپیکر

صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

ملاوت قرآن پاک و ترجمہ از

مولانا عبدالغئیض اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ وَلِيُّ الدِّينِ أَمْنَوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى
الْأَنْوَارِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُهُمْ مِنَ
ثُورٍ إِلَى الظُّلُمَتِ أُولَئِكَ أَضْحَبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ترجمہ :- اللہ ایمان والوں کا حامی و مددگار ہے کہ ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے اور جو لوگ دین حق سے منکریں ان کے حامی شیطان ہیں کہ ان کو ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں دھکلیتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی میں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ روزخ میں رہیں گے۔

وقہہ سوالات

جناب اسپیکر : سروار محمد اختر مینگل صاحب آج نہیں ہیں ان کے سوالات
موثر کئے جاتے ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی صاحب سوال نمبر 385 دریافت فرمائیں۔

جناب قہار و دان نے جواب دیا۔

385 محمد صادق عمرانی :

کیا وزیر پیک ایلوٹ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پی ایچ ای نے ذیرہ اللہ یار میں جولائی ۹۵ء سے
واٹر ٹیکس کی وصولی کے لئے شنڈر طلب کئے تھے جس کے لئے ایک ٹھیکیدار نے تقریباً
4 لاکھ روپے سے بھی زیادہ بولی دی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کا اسٹاف جنوری ۹۵ء سے خود یہ ٹیکس وصول
کر رہا ہے اور یہ اسٹاف تمام دن بجائے دفتر میں کام کرنے کے سرکاری جیپ میں لوگوں
کو ہر اسماں کر کے رقم وصول کر رہے ہیں جبکہ مل پر نہ تو کتاب نمبر اور نہ ہی رسید نمبر
درج ہے۔

(ج) اگر جز (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو نہ کوہ وصولی ٹھیکیدار کے
بجائے خود محکمہ کیوں کر رہا ہے نیز اگر نہ کوہ ٹھیکیدار کو نہیں دیا گیا ہے تو اس کی کیا
وجہات ہیں اور محکمہ کی توطی سے اب تک وصول کی گئی رقم کی ماہانہ تفصیل بھی دی
جائے کیا یہ وصول شدہ رقم کسی پینک یا خزانہ میں جمع کردی گئی ہے اگر ہاں تو چالان نمبر
بعہ تاریخ کی تفصیل دی جائے۔

عبد القہار خان و دان : زویر جنگلات

(الف) محکمہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حکومت بلوچستان کی یونیفارم پالیسی کے تحت واٹر ٹکیس کی وصولی کے لئے ٹینڈر طلب کئے تھے لیکن کم ریٹ آنے کی وجہ سے انہیں منظور نہیں کیا گیا مزید یہ کہ کسی بھی ٹھیکیدار نے اس سلسلے میں چار لاکھ کی بولی کبھی نہیں دی۔

ماہ	وصول شدہ رقم جمع کردہ بذریعہ چالان و تاریخ
7/ماہ جولائی 95ء	-----
8/ماہ اگست 95ء	-----
9/ماہ ستمبر 95ء	5000/- چالان نمبر 6 مورخہ 29-9-95
10/ماہ اکتوبر 95ء	-----
11/ماہ نومبر 95ء	10180/- چالان نمبر 2 مورخہ 22-11-95
12/ماہ دسمبر 95ء	-----
13/ماہ جنوری 96ء	-----
14/ماہ فروری 96ء	16200/- چالان نمبر 6 مورخہ 1-2-96
15/ماہ مارچ 96ء	15000/- چالان نمبر 10 مورخہ 31-3-96

میری چناب ایم پی اے صاحب اور تمام اراکین اسیلی سے درخواست ہے کہ وہ واٹر ٹینڈر کی وصولی کے سلسلے میں محکمہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ساتھ بھروسہ تعاون

کرپیں تاکہ نہ صرف شری علاقوں سے واٹر ٹکس کی وصولی کی جاسکے بلکہ ایم پی اے صاحبان کی نشاندہی پر جو انسکیمیں دیکی علاقوں میں بنائی گئی ہیں (اور نہیں چل رہی ہیں) کو بھی کیونٹی کے حوالے کیا جاسکے۔

جناب اسپیکر : رخصت کی درخواستیں

سیکریٹری اسٹبل رخصت کی درخواستیں پڑھیں

اختر حسین خاں - سیکریٹری اسٹبلی :

سردار محمد اختر مینگل صاحب قائد حزب اختلاف کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں
انہوں نے 24-25 جون 96ء کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی : سردار نواب خان ترین سرکاری دورے پر زیارت تشریف
لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی : الحاج گل زمان کا سی صاحب نے آج کے اجلاس سے
رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی : نواب عبدالرحیم شاہوائی صاحب نے آج کے اجلاس سے
رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اپنے سرکار : ذیرہ بھٹی کے کرفو کے بارے میں کمیٹی قائم کرنے کے لئے آج اجلاس کے بعد قادر حزب اختلاف کا ایک نمائندہ اور حزب اقتدار کا ایک نمائندہ میرے چیخبر میں تشریف لا کریں تاکہ کمیٹی کو آخری شکل دی جاسکے اور قائم کی جائے۔

جناب اپنے سرکار : میرزا عیاہ بابت ۱۹۹۶ء ۹۷ء عام بحث

جناب اپنے سرکار : جناب محمد اسلم بلوچ صاحب وہ نہیں ہیں
میر محمد اکرم صاحب تقریر فرمائیں

میر محمد اکرم : جناب اپنے سرکار اکین اسلامی بحث پر تقریر کرنے سے پہلے میں یہ جانتا ہوں کہ بحث کوئی اتنا آسان نہیں۔ اس کو تو کوئی ماہر معاشیات ہی جانتا ہے اور اس پر بحث کر سکتا ہے کیونکہ وفاقی بحث اور صوبائی بحث آچکا ہے اور اس پر بحث ہو رہی ہے۔ تو جناب اپنے سرکار میں بھی رکن اسلامی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ وفاقی بحث اور صوبائی بحث پر اپنا اظہار خیال کروں۔

جناب اپنے سرکار : جناب اپنے سرکار میر اختر مینگل اور دوسرے اکین اسلامی نے بحث پر اظہار خیال کیا ہیں۔ تو جناب ہمارے محترم اپوزیشن لیڈر جناب اختر مینگل صاحب نے ایک لمبی چوڑی سیاسی تقریر تو کی لیکن بغیر تیاری کے سیاست سے متعلق تو چند باتیں تو انہوں نے کی ہیں لیکن بحث پر کوئی خاص تبصرہ نہیں کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم نے جو بحث پیش کی تھی اگر وہ بھی حزب اقتدار میں ہوتے تو وہ اس سے اچھا بحث کوئی پیش نہیں کرتا۔ کیونکہ اس پر نہ کوئی ناقص بتائے نہ کوئی ایسی معمول تجویز پیش کی ہے۔ سوائے چند پنگ کی غلطیوں کے اور دیگر اعداد و شمار کو جمع کر کے کچھ باتیں تو کیں۔ جناب اپنے سرکار وفاق کی تمام آمدن صوبوں سے ہوتی ہے اور ہمارے مسائل اور ان کی ترقی کا حل بھی ہماری صوبائی حکومت کو درپیش ہیں لیکن اختیارات کے مالک وفاق ہیں۔ تو ہم صوبے ان کے محتاج ہیں وزیر مملکت مخدوم

شہاب الدین نے قومی اسمبلی میں 5 کھرب روپے کے خسارے کا بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ میں سب سے بڑا وہ پکا ایک تو قرضوں کی ادائیگی اور دوسرا دفاعی اخراجات کو چلا�ا جاتا ہے باقی جو کچھ بچتا ہے تھوڑا بہت تیکس لگا کر انہوں نے ترقیاتی کاموں کے لئے رکھے ہیں۔ باقی ماندہ جو پیشہ بچتا ہے وہ ہے 47 ارب 310 کروڑ روپے جو سول گورنمنٹ اور لوکل انتظامی کو چلانے کے لئے ملتا ہے تو جناب اپنے ہونا یہ چاہئے تھا کہ دفاعی بجٹ میں کسی جو کہ پچھلے سال بھی کوئی سولہ ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے اور اس سال بھی 15 ارب روپے کا اضافہ ہے اور ترقیاتی کاموں میں دس ارب روپے کی کمی۔ جبکہ وفاقی حکومت کی قابل تقسیم محصولات کی آمدنی میں ایک کھرب تیس ارب روپے رکھے گئے ہیں جن میں پنجاب کے لئے 71 ارب روپے سندھ کے لئے 35 ارب روپے۔ سرحد کے لئے 16 ارب روپے اور بلوچستان کے لئے صرف گیارہ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب اپنے سب سے بڑا ذریعہ آمدنی اس ملک کا زراعت ہے۔ جیسا کہ یہ ملک ایک زرعی ملک ہے اور آئی ایم ایف اور دوسرے ورلڈ بینک نے یہ شرط عائد کی ہے کہ جب تک آپ زرعی تیکس نہیں لگائیں گے ہم قرضہ نہیں دیں گے لیکن اس کے باوجود بھی حکومت پنجاب نے یہ شرط ماننے سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا میں تو ایک جمہوری طریقے سے منتخب ہو چکا ہوں جب تک ہمارے ارکین اسمبلی اس پر اتفاق نہیں کریں گے میں کسی صورت میں بھی زرعی تیکس نہیں لگاؤں گا۔ جناب اپنے تو باقی ملازمیں پر یا چھوٹے موٹے کاروبار پر تو تیکس لگتا ہے لیکن یہ ملک جو کہ زرعی ملک ہے اس پر تیکس دینے سے ہمارے حکمران انکار کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے چونکہ پاکستان کے اصل حکمران جو میں سمجھتا ہوں یہاں کے بڑے بڑے جاگیردار تھوڑے بہت سردار، وزیر اور خان ہیں، جن کے پاس ہزاروں لاکھوں ایکڑ زمین ہے اور اقتدار کی ہاگ ڈور ان کے ہاتھوں میں ہے ایوان میں وہی تشریف فرمائیں تو کس صورت میں ملک کو منزید قرض دار یا بوجھ ہے اس کے وہی ذمہ دار ہیں اب تو اپنے

صاحب آپ کو تادوں۔

جناب اسپیکر : آپ صوبائی بحث پر تقریر کر رہے ہیں یا مرکزی بحث پر تقریر کر رہے ہیں کیونکہ کل سے یہ رجحان ہے کہ مگر مرکزی بحث پر تقریر کر رہے ہیں۔

میر محمد اکرم بلوج : جناب میں دونوں پر تقریر کر رہا ہوں۔

قائد ایوان : میں آپ سے یہ ایک وضاحت پوچھنا چاہوں گا کہ جب بحث پیش ہوتا ہے اس میں ہر اشوپ بات کرنے کی اجازت ہوتی یا صرف خالی صوبائی بحث پر بحث ہو سکتی ہے۔

جناب اسپیکر : یہ واقعی بحث کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

محمد اکرم بلوج وزیر : جناب اسپیکر! صوبہ وفاق سے علیحدہ نہیں ہے ہمیں 95 فیصد وفاق سے پیسہ ملتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہم وفاقی بحث پر بھی بات کر سکتے ہیں صوبائی بحث پر بھی میں آؤں گا مگر ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم وفاق نے کوئی علیحدہ چیز نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جماں تک وفاقی حکومت کی آمدی کا ذریعہ ہے میں آپ کو ہتا دوں کہ پاکستان کی ہر وقت قدرتی حالات نے سپورٹ کیا ہے کبھی جنگ کو ریا کی وجہ سے ہمارے پاکستان کو امداد ملی تھی اور کبھی سنٹرو اور سینٹو کے مقابلے میں شمولیت کے بعد پاکستان کو امداد ملی تھی پھر 1970ء کے عشرہ میں جناب اسپیکر ہماری بست بڑی افرادی قوت خلیجی ممالک میں کاماترا جناب اسپیکر آئی ایف ایلڈ بیک ایشیا ڈولمنٹ بیک سے ہمیں لون مل رہا ہے لیکن جناب اسپیکر ہم نے اپنی معیشت کو درست نہیں کیا اور نہ صرف اپنی معیشت کو درست کیا بلکہ جناب اسپیکر ہماری آنے والی نسلیں جو کہ پیدا بھی نہیں ہوئی ہیں وہ بھی مفروض ہیں چونکہ ہماری تیہ کروڑ کی آبادی میں صرف اور صرف آٹھ لاکھ افراد تکیں ادا کرتے ہیں جن میں تین لاکھ گورنمنٹ ملازمین ہیں جناب اگر اس ملک میں تکیں دینے کا یہ حال رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید بوجہ ملک پر ہو گا۔ تو جناب اسپیکر اب بات ہو رہی ہے ذی نیشنل لائیزیشن کی اس سے پہلے مرحوم بھنو کے

وقت میں بیشل لائیزیشن کی ہاتھیں تو ہوتی تھیں۔ اور اب تو ڈی بیشل لائیزیشن کی ہاتھیں ہو رہی ہیں اب جب کے ڈی بیشل لائیزیشن Nationalization کی ہاتھیں ہو رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا صوبہ ترقی کے معاملے میں اور ہر نمبر پر چوتھے نمبر پر ہے جا ہے آپ ہمینہ کو لیں ہائی وے کو لیں صنعت کو لیں تعلیم کو لیں ہر مد میں ترقی کے چوتھے نمبر پر ہے جبکہ اب پرائیویٹ نائزیشن Privatization کی ہاتھیں ہو رہی ہیں تو جناب اسپیکر آپ ہاتھیں تو باقی صوبوں کا انفراسٹرکچر Infra-structure "تو تقریباً" بن چکے ہیں یہ صوبہ جو کہ آدمیا پاکستان ہے جس کے پچاس سال گزرنے کے بعد نہ کوئی پورٹ بنانا نہ کوئی روڈ بننے نہ کوئی چھوٹی صنعتیں یہاں لگائی گئیں نہ یہاں پر کوئی دوسری ترقیاتی پروگرام ہیں صحت۔ ہے روزگار ہے اگر ہم ہر معاملے میں اپنے کو دیکھیں تو ہم چکے ہیں اس طرح اس سے ہم مزید پیچھے رہ جائیں گے کیونکہ پرائیویٹ نائزیشن Prvatization کے عمل کی وجہ سے ہم تو مزید پیچھے رہ جائیں گے تو جناب اسپیکر اس کا انفراسٹرکچر ہمارے پاس نہیں ہے جناب اسپیکر یہ صوبہ جو کہ بڑا ذریعے آمدی ہے وہ بھی پیچا جا رہا ہے اس بات کا کسی کو پتہ نہیں ہم جب ایک ڈپنسری بناتے ہیں تو اس کا بھی شینڈر ہوتا ہے۔ تو جناب اسپیکر اس کا مطلب یہ ہے اس پرائیویٹ نائزیشن Prvatization کے عمل کی وجہ سے ہم تو مزید پیچھے رہ جائیں گے تو جناب اسپیکر اس ملک کے لئے ہو سکتا ہے یہاں ہمیں قدرت نے بہت سی چیزیں دی ہیں جس میں ہمارے پاس زمین ہے ہمارے پاس پورٹ بھی ہے ہمارے پاس بچل اور دوسرے آمدی کے ذرائع بھی ہیں لیکن چونکہ Develope نہیں کئے گئے نہ تو میں اپنی تقریر میں یہ کہوں گا کہ ان کے انفراسٹرکچر کو ڈولپ کیا جائے تاکہ ہم دوسرے صوبوں کے برابر آ سکیں جناب اسپیکر میں آپکو یہ بتا دوں کہ ہمارے بجٹ کو اس سال بڑھانے کی بجائے اس میں کسی مخفی حصہ نہ ہے وفاقی آمدی جو ہمیں موصول ہوتی ہے۔ 1995ء کے بجٹ میں بلوچستان کو نو اعشاریہ چار دیا گیا اور اس سال جو ہمیں ملا ہے وہ سات اعشاریہ چ

جب کے ہنگاب کو ۹۶-۹۷ء کے لئے اڑتالیں اعشاریہ نوٹا اور اس سال جو انہیں
مل رہا ہے ۹۷-۹۸ء میں بچاں اعشاریہ دو تو جناب اپنیکر بجٹ کو پڑھانے کے لئے یہ
تو گھٹا رہے ہیں نہ ہمیں کوئی خاص بیکچج دیا گیا ہے جیسا کہ دوسرے صوبوں کو دیا گیا
ہے ہنگاب کو سندھ کو اور سرحد کو کیونکہ وہاں ان کی حکومت ہے جناب اپنیکر میں یہ
بیانا چاہتا ہوں یہاں پر صرف اور صرف قومی اسمبلی کے چند ممبران پر یہاں کی ترقی کا
دائرہ مدار ہے کہ جناب آپ کے کتنے ممبر ہیں ڈولپمنٹ بھی بلیک مینگ کی بنیاد پر ہوتی
ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان اس صورت میں کبھی ترقی نہیں کر سکتا اگر ہمارے قومی
اسمبلی کے ممبران کو گن کران کی بنیاد پر ہمیں فذزادیے جائیں یہاں پر جب بھی کوئی
پارٹی چاہے وہ مسلم لیگ کی یا ملیٹز پارٹی کی جب بھی وہ بر سرا القدار آتی ہے سب سے
پہلے وہ یہ دیکھتی ہے آپ کے پاس کتنے ایم اے ہیں تو اگر یہ بات ہے تو بلوچستان
کبھی ترقی نہیں کر سکتا ہے کیونکہ ہمارے ایم اے کی سیٹ لیاری سے لے کر چونی
تک ایک ہزار کلو میٹر پر بنتی ہے اس کے لئے بھاگ دوڑ کرنا اس کے لئے نام نکالتا تو
میں یہ کہوں گا کہ اگر ترقی قومی اسمبلی کے ممبران پر ہے تو بلوچستان کبھی ترقی نہیں
کر سکتا ہے جب یہ ملک تحد تھا بر سیر کا ہم حصہ تھے تو اس وقت یہ بات ہو رہی تھی کہ
چونکہ ہندو اکثریت میں ہیں اور مسلمان اقلیت میں تو اس بنیاد پر یہ تسلیم ہوئی اور
انہوں نے کہا کہ باقی جو پسمندہ صوبے ہیں ان کو ترقی دی جائے گی لیکن اب جبکہ ہماری
اپنی حکومت ہے جب پاکستان بنا اور پاکستان بن جانے کے بعد بھی وہی سب پہیہ ہنگاب
کو دیا جاتا ہے اس لئے کہ ان کے قومی اسمبلی کے ممبران پر نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہونا یہ
چاہئے کہ جماں ترقی کی ضرورت زیادہ ہے وہاں دیکھنا چاہئے تو جناب ہم بچاں سال میں
بلیک پورٹ نہیں بنائے اور بچاں سال گزرنے کے پا وجود ہمارا آرسی ڈی روڈ ابھی
تک نامکمل ہے جناب اپنیکر میں میں سال سے ہمارے جو منصوبے ہیں جس میں سندر
پہاڑیکٹ - پٹ فیڈر نال کیفارکی تو سی بولان میڈیکل کالج کی تغیری پہنچ پاور پر اجیکٹ

میرانی ذیم ہنگول ذیم دادو خضدار ٹرانسیشن لائن بلوچستان کے دیباتوں کو بھلی اس طرح کے ہمارے بہت سے مصنوبے ہیں میں پچاس سال سے ناکمل چلے آ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو صرف اور صرف اس بنیاد پر رکھا ہے کہ اپنے لئے کرپشن کی کمائی ہو رہی ہے جناب اپنیکر جب بات آتی ہے بلوچستان کی تو یہ بھی کہتے ہیں کہ بلوچستان کے کرپشن ہے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ کرپشن بلوچستان میں ہو رہی ہے بلوچستان کے مختلف حکوموں میں کیا۔ کیا وفاقی جو ملکے ہیں اس میں کرپشن نہیں ہوتی ہے کیا وہاں کرپشن نہیں ہو رہی ہے ہر جنچن پتی جا رہی ہے کسی کو پتہ بھی نہیں یہ بھی ایک قسم کی کرپشن ہے اس کا بہانہ ہنا کہ ہمیں فلذ اس لئے نہیں دیتی کہ بلوچستان میں لوٹ مار ہے۔ جناب اپنیکر یہ صرف اور صرف ایک بہانہ ہے یہ بہانہ ہنا کہ بلوچستان کو منزد پسمندہ رکھا گیا ہے اگر ہم اس ملک اور وفاق کے حصے ہیں تو وفاقی حکومت کو چاہئے کہ وہ بلوچستان کو ترقی دے بلوچستان کی ترقی تو اس ملک کی ترقی ہے جناب اپنیکر بلوچستان کی جغرافیائی اہمیت سے آپ بھی واقف ہیں اور ہماری وفاقی حکومت بھی ہماری سرحدیں دو ملکوں افغانستان اور ایران سے ملتی ہیں جن سے تجارت ہوتی ہے اسی طرح ہماری ایک بہت بڑی ساحلی پتی ہے جس صوبے کی آبادی کم ہو اور ان کے پاس اتنے قدر تی وسائل ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ترقی کا راز اسی میں ہے دنیا میں جہاں بھی آبادی کم اور وسائل زیادہ ہوں تو وہ قومیں زیادہ ترقی کر سکتی ہیں لیکن چونکہ بلوچستان کی آمدی سے یہاں آبادی زیادہ ہے۔ اس کو میں ہنگاب کہوں یا نہیں کہ بلوچستان میں آمدی نہیں ہے بلوچستان میں صرف اور صرف کشمکش کے لیکن کلمکھن سے اخخارہ ارب روپے کی آمدی ہو رہی ہے اسی طرح ہم اپنی گیس کو لے لیں اس میں اربوں اور کمریوں روپے کی آمدی ہوتی ہے اسی طرح ہماری فوریز میں اور ہماری معدنیات میں۔ یہ نہیں کہ ہمارے پاس آمدی نہیں لیکن یہ آمدی جو وفاق کو چلی جاتی ہے۔ بھر آبادی کی بنیاد پر جو تقسیم ہوتی ہے ہمیں بہت کم ملتی ہے۔ جس سے ہنگاب کی آمدی جو انڈسٹریل آمدی ہے وہاں

ان کے پاس نچل آمدی اتنا زیادہ نہیں ہے۔ لیکن آبادی کا بہانہ بنانا کہ ہماری پسمندگی کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ ہمارے وسائل کو جتاب اپنے کریکٹر ایک قسم کی لوٹ مار بھی ہے؛ وفاق کی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی صوبوں میں آمدی ہے بلکہ صوبوں کو یہ بھی حق دیا جائے اپنے تکمیل کا۔ تاکہ وہ مزید تکمیل کر کے اپنی آمدی میں اضافہ کریں تو جتاب اپنے کریکٹر میں سمجھتا ہوں ہماری پسمندگی کی ذمہ دار وفاقی حکومت جو آتی ہے وہ بلوچستان کی پسمندگی کی ذمہ دار ہے تو میں اپنی ہاتوں کو مختصر یہ کہوں جتنے بھی خود ہمارے ادارے ہیں ان میں ہماری نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے ہماری گیس سے جتاب اپنے کریکٹر ڈیولومنٹ Development ہو رہی ہے۔ نان ڈیولومنٹ تو سرحد میں ہو رہی ہے۔ گیس کے ذریعے پنجاب میں ہو رہی ہے۔ اس سے ہماری آمدی کم ہوتی ہے ڈیولومنٹ وہاں ہوتی ہے اور ہماری آمدی کم ہوتی جا رہی ہے گیس کی آمدی جس سے کم ہو۔ جس سے ہماری آمدی اور ہم اس سے اگلے چند سالوں میں بجٹ بنانے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں گے۔ تو اس طرح اگر ہمارے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں اس صوبے کی پسمندگی مزید بڑھے گی تو جتاب اپنے کریکٹر ہمارے پاس اور صوبائی حکومت کے پاس تین کروڑ روپے ہے۔ تو آپ خود بتائیں ہم اس سے صوبے کو کتنی ترقی دے سکتے ہیں ہم اس سے ایک ڈیم Dam بھی نہیں بنایا سکتے ہیں تو ہم ایک روڈ بھی سو کلو میٹر کی نہیں بنایا سکتے ہیں تو اس طرح ہم اس قلیل آمدی میں ایک سو کروڑ میں اب کیا اس صوبے کو ترقی دے سکتے ہیں اگر صوبے کو ترقی دینا ہے جس طرح دوسرے صوبے کو ترقی دے رہے ہیں ہمیں بھی اس طرح ہمکچ دے دیں یہ جو این ایف سی کا ایک سال توسعہ کیا ہے اس سے بھی ہمیں کافی نقصان ہو رہا ہے ہمیں یہ امید تھی کہ اس پسمندگی کی وجہ سے ہمیں کچھ مل جائے گا اور رقبے کی بنیاد پر تھوڑے بہت فڑا ہمیں ملیں۔ تو اس امید کے ساتھ گریب ہی تو ایک سال ایکسٹنڈ Extend ہوا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال ایکسٹنڈ کرنے کے ملنے کو حل کرنے کے لئے مختصر مدد کوئی ۲

رہی ہیں۔ اس کو ایک پھیکچ کا اعلان کرنا ہو گا تاکہ جو ہماری کمی ہے ڈیولمنٹ کی ہم اس کو پر اکر سکیں بہت شکریہ جناب اپنے۔

جناب اپنے۔ : شکریہ۔ جناب عبید اللہ بابت صاحب۔

مسٹر عبید اللہ خان بابت (وزیر لیبر) : جناب اپنے صاحب آپ کی مہماں چونکہ میرا نام بعد میں تھا آپ نے پسلے دے دیا اس پر آپ کا شکر گزار ہوں۔

جناب اپنے۔ : آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے لست تو میں نے بنائی ہے یہ کیسے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کا نام بعد میں تھا۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : جناب کچھ چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں میرا نمبر تو بعد میں ہونا چاہئے عمر کے لحاظ سے ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں حمید خان بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اپنے۔ : آپ مہماں کر کے تقریر شروع کریں۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : تو ہاں جناب مہماں آپ کی آپ تموزی مہماں کیا کریں ابھی ہم کچھ سیکھ رہے ہیں تو چھوڑیں۔ ادھر آپ بولتے ہیں کہ وفاتی بجٹ ہے۔ اور جہاں صوبائی بجٹ ہے یہ صوبہ تو ملازمین کا صوبہ ہے یہ نہایا اس لئے گیا ہے کہ اس میں سب ملازمین ہوں گے اس پر کیا بجٹ کریں یہ تو ہارہ ارب اتنا لیس کروڑ روپے تو صرف ملازمین کا بجٹ ہے اس پر ہمارا ترقیاتی بجٹ ہے وہ پانچ ارب روپے ہے۔ اس کا خسارہ دو ارب روپے ہے اور جب ہم کیبند میں بیٹھے تھے تو انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ ہے نہیں۔ اور پھر مسئلہ وہی آ جاتا ہے۔

جناب اپنے۔ : بابت صاحب آپ تقریر کریں۔ میں آپ کو تقریر سے نہیں روک رہا ہوں کل جس طرح سرور خان نے تقریر کی تھی۔

مسٹر عبید اللہ خان بابت (وزیر) : ہمارے بجٹ میں 131 ارب روپے ہیں۔ اور یہ ہمارے دفاع کرنے والوں کو دے رہے ہیں امن و امان پر 18 ارب روپے

مرکز خرچ کر رہا ہے اور یہ کیونٹی سرو مز پر پانچ ارب روپے ہے۔ سماجی خدمات پلے تو ہمیں والدہ گر معلوم ہے کہ سماجی خدمات کیا ہیں؟ ابھی مولانا واسع صاحب سے کوئی پوچھئے کہ سماج کیا ہے؟ آپ سماج پر بات کریں تو بت مشکل بات ہے محاذی خدمات ہیں۔ اصل میں یہ تمام چیزوں کا آپس میں باہمی ربط اور تعلق ہے اگر مرکز نہ ہو تو ہم سب گمراہیں گے تھیک ہے تو جناب آپ کی اجازت سے اس وقت جو وفاقی بحث ہے پانچ سو ارب روپے کا ہے تو اس میں جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ جزء ایڈ میٹریشن پر ہائیں ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔

*General Discussion
on the Budget*

1) *On the days to be appointed by the Speaker subsequent to the day on which the Budget is presented, the Assembly may discuss the Budget as whole or any question of principal involved there in, but no motion shall be moved at this stage nor shall the Budget be submitted to the vote of the Assembly.*

آپ کسی چیز کا حوالہ دے سکتے ہیں مگر یہ بحث صوبائی بحث زیر بحث ہے آپ مرکزی بحث کا صرف حوالہ دے سکتے ہیں اور کوئی دیگر حوالہ دے سکتے ہیں۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : نہیں جناب اسپیکر۔ ہمارا اصل جنگ جو ہے مرکز کے ساتھ ہے اس کے خلاف ہے اور مرکز نے اصل میں کچھ ہمیں دیا نہیں۔ ہے یہ صوبے کا ہے تقریباً "ٹوٹل بجٹ ہارہ ارب روپے ہے جو سارا فیر ترقیاتی بحث ہے۔ اس طرح سماجی خدمات ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ 18 ارب روپے ہیں اس طرح جو قریبے ہم سود کی صورت میں دے رہے ہیں۔ وہ ایک سو چھیسا ارب روپے ہے اور صوبوں کو جو گراث دی جا رہی ہے۔ وہ تقریباً 17 ارب روپے ہے اور اس کے لئے ہمارے صوبے کے ساتھ کیا روپیہ رکھا ہے اور ہمارے صوبے کو کیا دیا ہے یہ اس پر بھی بات کریں گے اور جو ٹوٹل وفاقی اخراجات ہیں اس میں ایک سو پانچ ارب روپے دئے ہیں اس میں 79 ارب روپے اس سے دیئے ہیں صوبائی پروگرام جس میں پلے آپ لوگ

بھی شامل تھے ابھی ماشاء اللہ اس میں سردار صاحب تھے جو انہوں نے صوبائی پروگرام رکھے ہیں وہ بھی چھوڑ دیا ہے اس میں 25 ارب روپے ہیں، بخاب کو دیئے ہیں ۹ ارب روپے۔ اور سندھ کو ۱۸ ارب روپے دیئے ہیں سرحد کو دیئے ہیں پانچ ارب روپے دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کو تین ارب روپے دیں گے ابھی پتہ نہیں کہ وہ دیں گے بھی سی یا نہیں اس طرح جناب اس وقت واقعی جو بجٹ ہے وہ دو ملودیں میں ہے اس میں ایک مدد تو ہے وہ فوج ہے۔

ابھی پتہ نہیں ہے وہ دیں نہ دیں تو اس وقت واقعی جو ہمارا بجٹ ہے وہ دو ملودیں میں ہے ایک اگر اصل میں اس کو دیکھیں اس میں ایک مدد تو ہے وہ فوج ہے۔ جس میں اگر حقیقت سے دیکھیں اس فوج میں ہمارے صوبے سے تمام فوج میں ۵ کریل بھی اس صوبے کے نہیں ملیں گے۔ ۵ تو میں زیادہ کہ رہا ہوں کوئی جرنیل بریگیڈ یا تری وغیرہ تو چھوڑ دیں اور اس پر ۱۳۱ ارب روپے لگ رہے ہیں جو فیکسون سے ہے جو عوام سے پہر اکٹھا کرتے ہیں پھر وہ اس مدد میں ۱۳۱ ارب روپے۔ دوسرا مدد جو سود ہے جس کا ہمیں معلوم بھی نہیں ہے کہ بھائی اس ملک میں جو قرضہ دیا گیا ہے اگر ہم اس ملک کے جغرافیہ کو دیکھیں اس ملک کے حالات کو دیکھیں تو ہمیں واضح اس ملک میں فرق نظر آتا ہے کہ یہ صوبہ جب آپ کوئی سے چلتے ہیں تو آپ جاتے ہیں لورالائی۔ پھر فورث منرو اور وہاں سے ڈیرہ غازی خان تو آپ کو ایک واضح فرق نظر آتا ہے جب آپ ڈیرہ غازی چکتے ہیں تو وہاں زندگی شروع ہو جاتی ہے وہاں پر کارخانے ہیں لوگ، آباد ہیں اب یہ قرئے جو ہیں ۱۸۶ ارب روپے سود کی مدد میں ادا کر رہے ہیں اصل زر کتنا ہے وہ جو ۱۸۶ ارب بھی معلوم نہیں ہے صادق صاحب کو معلوم ہے کہ اصل زر کتنا ہے وہ جو اس روپے جس میں نہ ہمیں نہ کچھ دیا گیا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں جو اس بجٹ میں بجٹ نہایا گیا ہے دراصل میں عوام کی ترقی کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں رکھی گئی ہے۔ بلکہ تمام بجٹ کل تو مولانا صاحب جن کو میں دا دریتا ہوں گہ انہوں نے کہا جا گیرداروں نے انہوں نے

جاگیردار کہا۔ جب سے ہماری سیاست ہے ہم کہتے ہیں یہ فیوڈال Feudal جو ہیں اس نے تمام ملک کو اپنے قبضے میں لیا ہے نہ یہ تکیں ادا کرتے ہیں اس بیلوں میں بھی یہ لوگ ہیں دوسرے بھی یہ ہیں۔ پہلے تو یہ لوگ بولتے تھے کہ یہ کفر ہے مگر جب ہمارے ساتھیوں نے جمیعت کے ساتھیوں نے فیوڈال Feudal کے خلاف بات کیا ہے تو ہم ان کو شاباش دیتے ہیں اور افغانستان میں بھی یہ مسئلہ تھا افغانستان میں جو انقلاب ہوا تھا مگر نے انہوں کما فیوڈال نظام جب انہوں نے ختم کیا تو انہوں نے اور ہر توپوے دیئے جیسا کہ فیوڈال Feudal کے معنی جاگیردار ہے اور یہاں فیوڈال کے خلاف ہے ہم ان کے ٹھکر گزار ہیں۔

مزید ہم بحث کے کسی اور پہلو پر نہیں جاتے ہیں اس وقت آپ بیٹھل ہائی وے کو لے لیں بیٹھل ہائی وے میں دو ہزار تین سو چھتیں کلو میٹر ہمارے صوبے کا روڈ ہے اس میں سارے ملک کے حاضر سے ہمارا 36 نیصد بنا ہے اس میں ہوا یہ ہے کہ بیٹھل ہائی وے میں 156 کروڑ روپے جو تھے یہ انہوں نے دیئے تھے ہمیں 93-94ء میں دیئے تھے جس میں ہمارا جو حصہ تھا وہ زیادہ بتتا تھا۔ انہوں نے صرف اس وقت بھی 14 نیصد روپا تھا پھر 94-95ء میں ہمیں ایک ارب بھتیس کروڑ روپے دیئے گئے جس کا جو اصل لاغت ہے اس کا ہمیں صرف دس نیصد دیا گیا ہے اور اس سال جو ہے ہمیں جون تک صرف پچاس کروڑ روپے دیئے گئے ہیں اور اس سال سارے بیٹھل ہائی وے میں جس کی آپ کو حالت معلوم ہے جو اس صوبے میں انہوں نے کام کئے ہیں ابھی بھی لوار الائی ٹوب روڈ میں جیکب آبادی سبی روڈ پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے اگر کوئی تھوڑا بہت خرچ کر رہے ہیں جوں کے حوالے سے۔ یہ لوگ ابھی کہیں کہیں لگے ہوئے ہیں نہ ان کے پاس کوئی مشینزی ہے نہ ان کے پاس کوئی دفتر ہے کہاں بیٹھتے ہیں کہاں سے آتے ہیں یہ بیٹھل ہائی وے جو ہمارے زیر تکمیل منصوبے ہیں اس کے لئے ہمیں تین ارب روپے کی ضرورت ہے اگر ہم یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو ٹھنڈی پانچ ارب روپے چاہئیں مگر

بیشل ہائی وے میں توجہ ہمارے صوبے کا حصہ ہے وہ ہمیں جناب نہیں دیا گیا ہے روڈ جو
ہے اس وقت یہ حالت ہے پنجاب میں جو وہ روڈ بنارہے ہیں موڑوے بنارہے ہیں آج
بھی نواز شریف کا اور محترمہ کا اس بات پر جھکڑا ہے یہ کہ رہے ہیں کہ میں نے موڑ
وے بنانا ہے یہاں پر ٹھیک ہے آپ وہاں موڑوے بنائیں مگر یہاں ہو روڈ کی حالت ہے
یہاں سے کراچی کے لئے لسیلہ پر ایک پورا لی پل ٹوٹ گیا ہے اس میں کروڑوں نہیں
بلکہ اربوں روپے کا نقصان ہے آپ کو معلوم ہے کہ اب فرود کا موسم ہے مگر بیشل
ہائی وے والوں کو اس کا کوئی احساس نہیں ہے۔ کہ ہم یہ پل بنائیں گے یا کوئی کام
کریں۔ اسی طرح سے لورالائی اور ذیرہ غازی خان روڈ اس کو آپ دیکھیں وہاں پر
اس کا جو کام ہو رہا ہے اتنا خراب ہو رہا ہے وہ اس پر ہمارے پیسے ضائع کر رہے ہیں یہ
ہمارے صوبے کا کام ہے ہماری ٹکرانی میں دینا چاہئے تاکہ ہم اس کو کٹھول کر سکیں ابھی
ہمارا بولان میڈیکل کالج و فاقی بجٹ میں اس کے لئے اس سال 5 کروڑ روپے اور
ضروت ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کام مکمل ہونا چاہئے بھٹو صاحب نے جب اس کالج کا
افتتاح کیا تھا ہم اس وقت بچے تھے آج تقریباً 30 سال ہوئے مگر کوئی کام نہیں ہوا ہے
اور شرکا سنڈ میں اسپتال سب کو معلوم ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کالج جلد از جلد مکمل
ہونا چاہئے اپنے لئے تو کراچی کے لئے پنجاب کے لئے لاہور کے لئے ابھی بھی اربوں
روپے ان کی ترقی کے لئے شرکے منصوبوں کے لئے اربوں روپے رکھے ہیں اور
ہمارے ایک واحد میڈیکل کالج کے لئے دس کروڑ تک نہیں وے سکتے ہیں تو ہم یہ کہتے
ہیں اور صادق صاحب سے بھی ریکونویٹ کرتے ہیں کہ وہ اپنی حکومت کو سمجھائے یہ
بھی نہیں ہے کہ ہم یہاں پر پیسے ضائع کر رہے ہیں۔ اس کے لئے دس کروڑ تک نہیں
وے سکتے ہیں ان کی ترقی کے لئے تو کافی ہے سو شل ایکشن بورڈ کے ذریعے وہ کر رہے
ہیں یہ بجٹ کیسے ختم نہیں ہو گا اس ملک کا۔ وہ غیر منتخب نمائندوں کے لئے وہ پیسے بجٹ
میں رکھتے ہیں جن کا نہ کوئی پلان ہوتا ہے ہمارے صوبے کا جو بجٹ ہے یعنی یہاں کے

منتخب نمائندوں کا جو بجٹ ہے یہاں کے منتخب نمائندوں کا بجٹ ہے ان کا فنڈ ہے یہاں کے گیارہ ایم این اے کا اخخارہ سینٹر ان کا فنڈ ہو ہے وہ منتخب نمائندوں کے ذریعے تقسیم کرتے ہیں پھر اس کے لئے کیا کرتے ہیں ڈپنسری بنا دیتے ہیں ڈپنسری کے لئے اشاف تو صوبائی حکومت نے دینا ہے یعنی آپ کماں سے اشاف لائیں گے یہ جو طریقے ہیں یہ غلط ہیں کہ بجٹ جو ہے جب آپ بجٹ میں پیسے رکھتے ہیں نان ڈیولمنٹ یہ پیسے غیر منتخب نمائندوں کے ذریعے خرچ نہیں کرائے ابھی ڈیولمنٹ پروگرام برائے بلوچستان یہ پسلے پروگرام 1980ء میں شروع ہوا تھا 1980ء میں ہماری ترقی کے لئے یہاں کے روؤں کے لئے یہاں کی بلڈنگ کے لئے انہوں نے پیسے دیے تھے یہ ہمارے ساتھ صرف یہاں اقیازی سلوک روا رکھا گیا ہے آج بھی کراچی میں سندھ کو ڈھائی ارب روپے دیئے ہیں ہمارے صوبے کو اس وقت کچھ نہیں دیا گیا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ جیسا کہ دوسروں کے لئے ہسکچ کا اعلان ہوتا ہے سندھ کے لئے ہوتا ہے ہنگاب کے لئے ہوتا ہے شمالی پختون خواہ کے لئے ہوتا ہے تو ہمارے صوبے کے لئے ہم نے کیا گناہ کیا ہے ہمارے 80 کروڑ جو تھے وہ بھی کاٹ لئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ہمارے وفاقی اداروں میں ملازمتیں ہیں یعنی اس وقت ہمارے وفاقی اداروں میں جیسے اوپی ڈی سی ہے واپڈا ہے نیشنل ہائی وے اخخارٹی ہے ریلوے ہے۔

(اوپی ڈی سی) واسا نیشنل ہائی وے اخخارٹی ریلوے پی آئی اے پی ٹی سی یعنی ملک کے ان تمام مالیاتی اداروں میں ہماری نمائندگی آئئے میں نک کے برابر بھی نہیں ہے جب ہمارا کوئی بنتا ہے وہ ہمارے صوبے کا تقریباً "345 فیصد" بنتا ہے۔ آپ اگر واپڈا کو دیکھ لے یہاں جو تحریل پاور اسٹشن ہے وہ تمام سندھیوں سے بھرا ہوا ہے۔ بھائی کیوں؟ خدا را تھوڑا سارِ حم تو کرو کہ بھائی آپ نے اس صوبے کے تمام ملازمتیں لائیں میں نک وہاں کے لوگوں کو بھرتی کیا ہمارے ساتھی تو خوش ہے۔ وہ تو اس صوبے کے حقوق کی بات نہیں کرتے ہیں کہ بھائی ٹھیک ہے آپ کی حکومت ہے آپ کی مرکزی حکومت ہے

آج پی آئی اے میں لوگ بھرتی ہو رہے ہیں (اویٰ ذی سی) ہے اسکا مولانا واسع سے پوچھتا ہوں اس کو معلوم نہیں کہ (اویٰ ذی سی) کیا ہے یعنی یہ کیا عمل ہے کہ ہم جو ایک تمام صوبے میں جس میں ہزاروں لوگ کام کر رہے ہیں۔ یعنی ہمارے صوبے کا کوئی ابھی بھی ہمارے اکثر وزراء صاحبان کو یہ نہیں معلوم کہ (اویٰ ذی سی) کیا ہے یعنی آخر بتا ظلم تو نہیں ہونا چاہئے کہ وفاق میں ہمارا صوبہ بالکل اینڈے پر ہے نہیں۔ یعنی اتنی ظلم اور زیادتی یہاں تک کہ جب وہ اپنی میشنسکیں کرتے ہیں اکثر میشنسکوں میں ہمارے وزیر اعلیٰ کا شرکت کرنا حق بتا ہے اسکو بلاست نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ بھائی ہمیں ایسے مجبور نہیں کرے آپ جو ہمارے حقوق نہیں دے رہے ہیں۔ ہمارے صوبے کا جو حق بتا ہے وہ ہمیں دیا جا رہا ہے اس کے لئے ہم احتجاج کا حق بھی رکھتے ہیں کہ بھائی اس وقت آپ سندھ کراچی اور پنجاب کو پہکچیج دے رہے ہیں اور ہمارے صوبے کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ پسلے ہمارے جو بھلی تھی وفاق جو ہمیں بھلی دے رہی تھی یعنی کہ پچھلے سال ہمیں گاؤں دیئے گئے تھے وہ بھی ایک خاص ارادے کے تحت وہاں کھبھے گئے ہیں۔ ابھی تک اس پر کام نہیں ہو رہا اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بجٹ نہیں ہیں بھائی آپ کے ساتھ کیسے بجٹ نہیں ہے۔ کہ روزانہ (پیٹی وی) پر خبرنامے کے بعد یہ دیکھایا جاتا ہے کوئی کھما لگتا ہے کہی غیر منتخب لوگ لگے ہیں ابھی فتح حسین کا کیا کام ہے وہ بچارہ تو ایکشہ ہار گیا اس کو عوام نے ملکست دے دیا۔ ابھی فتح حسین لگا ہے کہبے لگا رہا ہے بھائی تم غیر منتخب آدمی ہو تم کو یہ اخلاقی جرأت ہونا چاہئے جب ہم اپنے حلقوے سے منتخب نہیں تھے تو ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہم نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ جانو تم لوگوں کی حکومت جانے ہم صرف احتجاج کا حق رکھتے ہیں مگر آج دیکھو ہمارے صوبے کا کیا حالت ہے واپس جو ہے اس وقت نان ڈیولمنٹ خرچے ہیں آج پنجاب میں پانی پذرہ فٹ پر ہے اور یہاں دو سو فٹ پر لیکن بھلی کا نرخ ایک ہے اور آج ہمارے زمینداروں کی بھلی منقطع کیا گیا ہے آج بجٹ میں یہ ہونا چاہئے تھا کہ بھلی جو ہے اس کی

رہت کم کرنا چاہئے تھا آج ان کو اس چیز پر توجہ دینا چاہئے تھی مگر دوستی حکومت نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی ہے ہمیشہ ڈیارٹمنٹ کا ان کو تخيال ہی نہیں خود تو باہر جا کر علاج کرتے ہیں اور معمولی سی بخار کے لئے بھی باہر علاج کرواتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اس ملک میں اور خاص کر ہمارے صوبے میں جو حالات روا رکھی گئی ہے ہم کہتے ہیں کہ اس وقت ہمارا صوبہ جو ہے۔ اس کے بحث پر اگر ہم بحث کرے تو اس صوبے میں ہمارا ساتھ حقیقت یہ ہے۔ ابھی جو اکرم صاحب نے نام لیا اس کی مردمانی ہے ابھی میں کیا نام لوں جیسے ڈاکٹر صاحب نے کل بھی کہا کہ ہم لوگ بیٹھے ہیں اس اسلامی میں ٹھیک ہے ایک تو ادھر سے نہیں دیتے ہیں جب مرکز سے نہیں ملتا ہے جب ہم لوگ تھوڑا بہت نعروہ بازی کرتے ہیں۔ ہمارے پارٹی کے جو لیڈر وہاں اس مسئلے پر بات کرتے ہیں پھر جب تھوڑا بہت آ جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ جاری اسکیمیں کے لئے ہیں ابھی یہ جاری اسکیمیں کس نے شروع کی کل مولانا واسع صاحب اور ملک صاحب کو بہت غصہ تھا۔ بھائی ملک صاحب تو پیدا اسلامی میں ہوا ہے کل وہ بھی لگا تھا کہ ہم یہ ہے اس کو چھوڑ دیں ایک شخص کی گھروالی بد صورت تھی جب اس کی یوں نے اس سے کہا کہ میں کس کس سے پردہ کروں تو اس کے جواب میں اس کے میان نے کہا کہ بھائی صرف مجھ سے چھاؤ باتی جس کو دیکھنا ہے وہ کھاؤ۔

ابھی لوگوں کا جھٹزا ہے کہ بھائی قلعہ سیف اللہ میں کام نہیں ہوا ہے۔ آج کے اخبار میں ہے اخبار والے بھی شرارت کرتے ہیں اخبار والوں نے بڑی سرخی لگائی تھی کہ بھائی قلعہ سیف اللہ میں کام نہیں ہوا ہے بھائی قلعہ سیف اللہ میں کیسے کام نہیں ہوا ہے 1972ء سے بعد تک مسلسل کس کی حکومت تھی جسے یو آئی کی کون لوگ تھے جمیعت والے مولانا صالح محمد کوئی وزارت تھی ایریکیشن کو اچھا اس کے بعد کون تمامولانا عصمت اللہ کون سا وزارت اس دور میں ان کے پاس پارہ کے پارہ تھے ہماری پارٹی کو لوگوں نے ووٹ نہیں دیا کہتے ہیں کہ چاہ جنت ہوا لارے ووٹ باکھبور لازمے

سب نے جنت کے ہوا کے لئے سمجھو رکھا لیا ہماری ساری قوم پاک تو اشاء اللہ جنت میں پہنچ جائے گی۔ ان کے وعدے کے مطابق کچھ ہم لوگ دوزخی نجع جائیں گے یہ لوگ سارے جائے وہاں تو اس میں مولانا عصمت اللہ صاحب جو تھے وہ وزیر رہے پارٹی خزانہ منصوبہ بندی کے لیعنی ان سارے مکملوں میں وہ وزیر رہے ہیں اور یہ کما تھا کہ خزانے کا چالی بھی کسی اور کو نہیں رہتا ہے۔ اور میرے گھر میں جمع کروں چالی بھی اس کے ساتھ ابھی یہ کہہ رہا ہے بھائی آپ نے وہاں کیا کیا آج ہم نے جو محنت کیا ڈاکٹر مالک نے صوبائی وزیر اعلیٰ نے وہاں کام کھولا اور تھوڑے بہت کام ہو رہے ہیں اب مسئلہ یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں کام نہیں ہو رہا ہے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس حالات میں جتنا ہم لوگوں نے کام کیا ہے لیعنی میں خود اپنے دعوے سے کہ سکتا ہوں کہ اس وقت میں نے تقریباً ۴۰۰۰ ہزار ڈوز رکھنے چلا۔ آج لورالائی شریمن بلڈوزر کا ایک گھنٹہ بارہ سورپے میں لوگ مانگ رہے ہیں جب کہ بلڈوزر کا گھنٹہ 3000 روپے کا ہے۔ آج اس کی قدر پیدا ہو گئی پسلے جو یہ درسے تھے ابھی بھی آپ جا کر درسے دیکھیں سارے درسے پکے ہیں۔ اور ایجو کیش کے طرز پر بنے ہیں۔ بھائی آپ نے یہ کہاں سے بنایا فنڈر تو عوام کو دیتے نہیں تھے غریب عوام کا حق جو اسکوں کے لئے ہوتے تھے یہ لوگ درسہ بناتے تھے۔ وہ لوگ دینے گھوڑا اسپتال کے لئے یہ لوگ جا کر درسہ بناتے بھائی آپ لوگوں نے کام کب تمام لوگ تو بارہ بارہ وفعہ منتخب ہو کر آئے۔ ملک صاحب کو چھوڑوں جیسا کہ کہتے ہیں کہ چوہے کا اپنے بوری کے ساتھ یہ تو ہے بوری والا انہوں نے اصل میں کیا کیا آج جو ہم لوگ وہاں پر ذمیم بننا رہے ہیں اور اس حکومت جس میں جاری اسکعنی ہیں یہاں تک کہ میں ابھی بھی یہ کہتا ہوں کہ اس جاری اسکیوں میں حقیقت میں ہم لوگوں کا کوئی منصوبہ نہیں نہ کوئی میرانی ذمیم ہے نہ پہنکوڈیم نہ پٹ فیڈر ہے بلکہ تو ہم وہاں جاتے ہیں سیکریٹری کو بھی خدا خیر دے وہ تو ہم لوگوں کو پڑھاتے نہیں ہیں۔ حالانکہ ہم لوگوں کو ان سے سیکھنا بھی نہیں چاہئے تھا وہ

کتنے ہیں کہ پیسے ایسے ایسے ہو گئے تو ہم لوگ کہتے ہیں ٹھیک ہے بھائی تمہاری مرضی ہے آپ لوگوں نے کدھر کرنا ہے وہ تو کر دیتے ہیں ہم لوگ بلکہ کابینہ میں بولتے ہیں یہ اسیبلی کی بات نہیں ہے مگر ہم لوگوں کا تمام صوبہ یہ غمال ہے۔ اصل میں ہم لوگ ہیں جس میں وزیر اعلیٰ صاحب اور ہم سب وزیر صاحبان ہیں اور عوام ہماری طرف دیکھ رہی ہے آج بھی ہمارا کشتر صاحب ہے اس کا جو شان و شوکت ہے اس کا جاہ و جلال ہے اس کی جو کرسی ہے۔

یہ تحقیقت ہے ہم لوگ سونیصد آپ کے ساتھ متفق ہیں ہم حزب اختلاف سے بھی یہ کہتے ہیں کہ بھائی آجائو ہمارے ساتھ اس بارے میں اس ملک میں یورو کسی کا جو روں ہے تحقیقت ہے چاہے ہم اس وزارت میں ہو یا نہ ہوں آج اس ملک میں پتہ نہیں حکومت ہے کس کی نصیر اللہ با بر اپنا چلا رہا ہے ہمارے ہوم سیکریٹری اپنا چلا رہے ہیں ابھی ملک میں منگائی ہے یہروزگاری ہے دربداری ہے کیوں ہے کیوں ہے یہروزگاری آپ لوگ جا رہے ہیں افغانستان طالب ادھر کلاؤک سے جا رہے ہیں اور بوتا ہے ملک میں روٹی نہیں روٹی کیسا آئے گا بخاور اور طالب جب ہوں گے سب پر قرآن ہے کہ کوئی اگر کچھ کرے اور ابھی ہمارے زرداڑی صاحب جاتے ہیں دوئی میں ایک ہو ٹل میں چھ سو ڈالر Tip دیتے ہیں ابھی کے ملک چلے گا ہم لوگ جب تک اس ملک کے اس پر آئیں گے نہیں کہ بھائی جان آجائو ادھر حساب کرو طالبوں کو اپنے راستوں پر چھوڑو کشیر والوں کو دیکھو وہ بے چارے بولتے ہیں کہ ہم لوگوں کا اپنا ملک ہے ہم لوگوں کو چھوڑو ادھر سے صادق صاحب جاتے ہیں کشیریوں کے لئے بھائی آپ کا کشیریوں کے ساتھ کام کیا ہے تقریبیں اخباروں میں ہیں ان لوگوں کا ہم لوگوں کی طرف ابھی توجہ بھی نہیں ہے اب ادھر سے ہم لوگ جاتے ہیں کشیریوں کو ہم لوگ چھیڑتے ہیں آج تو سارے دنیا میں دہشت گردی میں نمبر ایک ملک پاکستان ہے جدھر جاؤ پاکستان کا پاسپورٹ لے جاؤ ادھر پہنچنک دیتے ہیں تو محمود خان نے کما کر میں نے پاسپورٹ دکھایا

اس نے بولا ادھر کھڑا ہو جاؤ آدھ گھنٹہ مجھے ادھر کھڑا کیا بھائی یہ پاسپورٹ کو ہم لوگوں نے اس طرح کیا ہے ہماری جو خارجہ اور داخلہ پالیسی ہے ابھی ہمارا خارجہ وزیر دیکھو۔

جناب اسپیکر : بابت صاحب گلتا ہے کہ آپ کی تقریر ختم ہو گئی ہے آپ پر عمل۔

عبدیل اللہ بابت (وزیر) : ابھی ہمارا سردار آصف ابھی دیکھو بولتا ہے ہمارا بھائی ہیروئین لے گیا تم کیا بھائی کو نہیں جانتا ہے تم بھائی کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہا ہے تم پھر ملک کے لائچ جو ہے اسے بھرے گا۔ (مدخلت)

میر محمد صادق عمرانی (پوائنٹ آف آرڈر) : جناب اسپیکر وزیر موصوف نے ملک کو دہشت گرد کیا ہے اس کو کوائی سے حذف کیا جائے۔

مسٹر عبدیل اللہ خان بابت (وزیر) : یہ تو سارا دنیا کہہ رہی ہے وہ ایک مثال ہے کہ ایک چڑا ہے نے بکری کی نانگ تو زدیا پھر بعد میں بکری کو بولا کہ آپ مگر میں نہیں بولنا کہ میرا نانگ نوٹ گیا ہے تو بکری نے بولا کہ اگر میں نہ بولوں تو میرا نانگ بولتا ہے ابھی آپ دہشت گردی سے بھی اپنے آپ کو فارغ کر رہا ہے ابھی تو آپ سارے دنیا کے ایجنسیز پر ہیں بوسنیا میں لڑائی ہے پاکستانی ہے کشمیر میں لڑائی ہے پاکستانی ہے، ابھی تاجکستان ازبکستان ابھی آپ کو اچھا مزہ آیا کہ ریلوے لائن ہم سے چلا گیا ایران والا لے گیا یہی ہمارے اعمال تھے اس ملک میں ادھر سے نصیر اللہ نے قافلہ روانہ کیا بھائی کدھر جا رہا ہے باہر صاحب جا رہے ہیں بھائی باہر آرام سے بیٹھو تمہارا تو کوئی اولاد نہیں یہچے سے باہر صاحب کا اولاد بھی نہیں ہے اور وہ جو ہے جا رہا ہے بھائی فاغانیوں کا تاریخ پڑھو باہر آرام سے بیٹھو تم جو ہے یہاں سے لوگوں کو مسلح کر رہا ہے طالب علموں کو لے جا رہا ہے اور فتوے ہمارے ساتھی خود دے رہے ہیں کل جو یہاں واقع ہوا ابھی جو اسی دن ہم لوگ کہہ رہے تھے کہ بھائی وہ ایف سی وہ ملیشیا آپ ہمارے بجٹ کا اربوں روپے لے جا رہے ہیں بھائی یہ چمن روڈ پر آپ لوگ یہیں ہیں

ہمارے ہو یہاں پر جزل صاحب ہے بولتا ہے یہ میری ذمہ داری ہے ایف سی کا جو جزل
ہے اس دن دیکھا ہے سب لوگ بولتے تھے کہ پشتو نخواہ دہشت گرد ہے پشتو نخواہ نے
بد امنی پھیلائی ہے ادھر اگر عبد الرحمن زئی میں ایک آدمی مر گیا ادھر لوگوں نے کراچی
سے بھفلیٹ لایا کہ بھائی وہ آدمی جو ہے فلاں دہشت گرد نے مار دیا بھائی کہ دھرمار دیا وہ
تو دو آدمیوں کا لڑائی تھا ایک آدمی درمیان میں مر گیا ابھی شاہ گل ہے اس نے خاص
روڈ پر سورچہ بنایا تھا ادھر سے جو باعزت آدمی جاتا ہے اس کو پکڑتا تھا کہ بھائی لا دھمکی
کا پورا پورا رڑک لے جاتا تھا وہ مجرم صاحب کا تھا ادھر کر قتل صاحب کا اور ادھر ادھر
لیشیا کے ہیڈ کو ارڑ کو بھیجتے تھے یہ سارے وہی سمجھی کھازہ ہے تھے اور جب یہ لڑائی ہو گئی
آدمی اس میں قتل ہوئے اس میں ہمارے اپنے قبیلے کے لوگ جب یہ لوگ اس بات کو
انکھ سلاشت Expluiat کرتے تھے کہ بھائی یہ مسئلہ ہے جب یہ واقعہ ہوا پاکستان اخبار
میں آیا تھا کہ وہ آئی ایس آئی نے جو دس دس لاکھ روپے دیئے تھے لوگوں کو ہر ایک کا
نام آیا تھا کہ ایکشن میں فلاں نے کو اتنے لاکھ اور فلاں نے کو اتنے لاکھ یہ دس لاکھ والے
لوگ گئے وہاں پر بھائی جب گئے خیر خیریت ہے بھائی چار آدمی مر گئے ادھر گھر میں لوگ
گھے اور قرآن کو نہیں مانا ہے قتل ہوئے کوئی بات نہیں ابھی خیر خیریت ہے اور ایک
ہمارے یہاں پر محترم محمد خان خبیزی صاحب وہ جو تھے ایک واقعہ میں گیا اور ابھی بھی
میں مولانا باری کو قرآن دیتا ہوں اسکے بعد وزیر اعلیٰ کے جیبریل میں محمد خان خبیزی کے
بارے میں ان کا ایک ہے مولانا غفران صاحب وہ گیا اسمبلی میں ہمارے قوم کی نمائندگی کر
رہا تھا تقریباً ”وہاں پر جب گیا اسمبلی میں وہ جو اسمبلی کا ریکارڈ آتا ہے تو اس میں لوگ
پوچھتے ہیں کہ بھائی کس کس نے بات کیا تو طارق عزیزی وی پر نیلام گھروالا۔

جناب اسپیکر : بابت صاحب آپ پر عمل ہو رہے ہیں اس لئے آپ کی تقریر
ثُمّہ ہو گئی آپ بحث پر تقریر کریں آپ نے صوبائی بحث پر بات کی بہت زیادہ بات کی
آپ نے مرکزی بحث پر بات کی ایک منٹ میں آپ کو زیادہ دینا ہوں۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : جناب اسپیکر صاحب آپ سے ذاتی ریکوئیٹ نے میری تو ہوا یہ کہ مولانا صاحب طارق عزیز نے پھوں سے سوال کیا کہ وہ کون سا آدمی تھا جو اس سبیل میں نہیں بولا۔

مولانا عبد الواسع : (پانچ آف آرڈر) اس سال جنگ اخبار میں آپ لوگوں نے دیکھا کہ ان کے ایم این اے نواب ایا زجو گیزی۔

جناب اسپیکر : آپ بیٹھیں مولانا صاحب یہ پانچ آف آرڈر نہیں بنتا۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : تو طارق عزیز نے بولا کہ جواب درست ہے کہ مولانا نے کچھ نہیں بولا ہے تو اس آدمی نے جو اس سبیل میں نہیں بول سکتا تھا۔

مولانا عبد الواسع : (پانچ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب اگر یہ بول سکتا ہے تو مجھے بھی اجازت دیجئے۔

جناب اسپیکر : آپ نے کل اپنی تقریر کر لی آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : تو کا جو قتل ہوا واقعہ ہوا تو اس پر انہوں نے اس کا قیص اٹھایا اور عام پلک میں کما کہ بھائی محمد خان کو فلاں نے قتل کیا۔

جناب اسپیکر : بابت صاحب آپ تشریف رکھیں مریانی کریں تشریف رکھیں۔

عبداللہ خان بابت (وزیر) : اچھا جناب ایک تو ہوا یہ ہے کہ ہمارے جو ہرناکی ہے اس بحث میں تمام ساتھیوں سے ریکوئیٹ کرتا ہوں کہ یہ جو ہرناکی ہے یہ فارم سے فارم ٹو مارکیٹ Form to market کا مقصد بھی یہی ہے کہ یہ فارم سے مارکیٹ Form to market تک روڑ ہونا چاہئے ہرناکی میں کروڑوں روپے کا سبزی یعنی وہاں کا جو قروٹ ہے یہ تمام وہاں ہوتا ہے وہاں ہرناکی کا جو روڑ ہے اس کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر وہ جو کوئلہ ہے کروڑوں روپے کا کوئلہ وہاں سے لکھتا ہے تو میرا یہ تمام ساتھیوں سے درخواست ہے کہ اس کو فارم ٹو مارکیٹ میں شامل کیا جائے اور

ہرنائی کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر بیس بیس دن جو ہے روڈ بند رہتا ہے اور سارے ملک میں اگر ریلوے کا کمیں آمد ہے وہ ہرنائی کے روٹ سے ہیں اس کا باقاعدہ ہمارے ساتھ پروف بھی ہے اور دوسرا جو وفاقی حکومت ہے وہ ہرنائی کا جو ریلوے لائن ہے اس پر جو گاڑی چل رہی ہے میں خود اس دن سبی سے ہرنائی تک آیا ہم لوگوں نے ڈبے میں لیپ لگایا تھا تو اس کے لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت بھی اس روڈ کی طرف توجہ دیں اور ایک جو ہے موی خیل شر سے جو ہمارا ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے اس کی حالت آپ دیکھیں تو بالکل اس پر آدمی کو رحم آ جاتا ہے اس کے لئے ہم وزیر اعلیٰ صاحب اور تمام ساتھیوں سے کمیں گے کہ موی خیل کے اور پھر وہاں مال مویشی ہیں ابھی نیز لوگ تو بھکیج دیتے ہیں کراچی کو لاہور کو آپ موی خیل کو بھکیج دیں آپ کو وہاں تاجکستان ازبکستان سے گوشت لانا نہیں پڑے گا اور ہمارا اپنا انتقالہ ہے اگر موی خیل میں کم سے کم دو ارب بھکیج دیا جائے تو موی خیل اتنا گوشت پیدا کر سکتا ہے کہ تمام پاکستان کے لئے پورا ہو گا اس کے ساتھ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے کافی وقت دیا بہت بہت مریانی۔

جناب اپسیکر : شکریہ بابت صاحب سید شیر جان بلوچ صاحب۔

سید شیر جان بلوچ : جناب اپسیکر میں آپ کا تھہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے آئندہ مالی سال کے بجٹ پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا جناب اپسیکر کافی لوگوں نے جب سے ہمارا بجٹ اجلاس شروع ہوا ہے بجٹ پر مختلف رائے اور مختلف اظہار خیال کئے ہیں اور ادو شمار بھی پیش کئے اپنے ملک صوبے اور علاقے کے لئے اچھی اچھی تجویز بھی دیں لیکن اس پورے اجلاس میں ایسا لگتا ہے کہ جو صوبے میں حزب اقتدار ہے وہ صرف مرکز کا رونا روتے ہیں اور جو مرکز میں یا حزب اختلاف میں رہا بیٹھے ہوئے ہیں اس کے اتحادی ہیں وہ بلوچستان کا رونا روتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ خامیاں اور کمزوریاں اگر مرکزی حکومت کی ہیں ہمارے ساتھ زیادتیاں ہیں

تو بہت سی زیادتیاں صوبہ بلوچستان کی بھی ہیں اپنے صوبے کے حوالے سے مختلف انداز سے ان کے اوپر بعد میں روشنی ڈالوں گا پسلے میں مرکز کی طرف جاؤں گا کہ مرکز نے ہمارے صوبے کے لئے کیا دیا ہے اور ہمیں اس پسمندہ صوبے کے لئے ان کے ساتھ کیا توقعات ہیں اور ہمیں وہ کیا دے رہے ہیں جبکہ کی تیاری میں "عوما" یہ ہوتا ہے کہ اس خطے کی ساخت اس کے عوام اور اس کے ارد گرد رہنے والے لوگوں کے مزاج کو مد نظر رکھ کر ان کے مسائل کو دیکھ کر ایک خوب صورت بجٹ یا اس خطے کے حوالے سے ایک بہت بجٹ پیش کر دیا جاتا ہے اور اس بجٹ میں یہ ضرور خیال کیا جاتا ہے کہ غریب عوام پر بوجھنا پڑے لیکن ہمارے اس صوبے میں یا مرکز میں ہو بھی بجٹ پیش کیا جاتا ہے وہ "عوما" مرکزی پیور و کسی یا مرکزی جو اداروں کے حکمراں ہیں وہ بنا کر ہمارے ٹیبلوں پر رکھ دیتے ہیں کہ جی یہ آپ کو پڑھنا ہے اسی لئے میں نے گزشتہ اسمبلی میں کہا تھا کہ بجٹ کی تیاری میں صوبے کے نمائندوں کو ملا کر اس بجٹ کو بنایا جائے جب سے یہ شروع ہوا ہے ہمارے اسمبلی میں اس کو بنایا جائے دوسری بات میں نے یہ بھی کہی تھی کہ ایک قرارداد کی صورت میں اسمبلی کے اندر کہ جی اسمبلی میں ان لوگوں کو آتا چاہئے جو کچھ نہ کچھ اپنے علاقے اپنے ملک اور اپنے خطے کے حوالے سے سمجھ کر ہیں اس لئے میں نے اس قرارداد میں صوبائی اسمبلی کے لئے میڑک اور مرکزی اسمبلی کے لئے یا قوی اسمبلی کے لئے بی اے کی تعلیم لازمی قرار دینے کے لئے یہاں ایک قرار داد پیش کی تھی۔ چنانچہ والا۔ "عوما" بجٹ ہمارا جو تیار ہوتا ہے ان پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ حزب اقتدار کے نمائندے جو حکومت چلا رہے ہیں اسکے خطے اور ان کے جو اخلاف میں ہیں اسکے لئے کوئی فنڈ مختصص نہ ہو بلکہ وہ دباؤ کا فکار رہیں تاکہ آئندہ الیکشنوں میں جو یہاں پر شیئر ہولڈر گورنمنٹ چل رہی ہے ان کی شیئر ہولڈر انی علاقوں میں اپنی کامیابی حاصل کر سکیں یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ وہ خطے بھی حزب

اختلاف کا ہے وہ جو حزب اختلاف نے ووٹ لڑ کر یہاں پر نمائندگی حاصل کر لی ہے وہ خط بھی اس سرزین کا ہے جناب والا اسی طرح ہمارے بجٹ میں تعلیمی شبے میں فیسوں کی زیادتی زرعی نیکس فی بینک چیک پر 50 فیصد نیکس یہ 80 کروڑ کی جو نیکس سو یا کی حوالوں سے لگا دیئے گئے ہیں میرے اندازے کے مطابق ہمیں یہ ضرورت اس لئے پڑی ہے کہ ہم اپنے وسائل کس طرح چھپا کر اسکو ضایع کر رہے ہیں میں اس کی ایک مثال آپکو یہ دیتا ہوں کہ گذانی شپ برینکنگ میں میرے سامنے یہ اخبار پڑا ہوا ہے اس کی چونگی یہاں پر لکھا ہے بھگوان داس نے گذانی سے برینکنگ چونگی حاصل کرنے کے لئے جوڑ توڑ شروع کر دی ہے نواب ذوالفقار علی گمسی ہمارے چیف ایجنٹ نکھلوںے مکملہ بلدیات کے احکام کو گذانی شپ برینکنگ چونگی میں کسی مکملہ جوڑ توڑ کو ناکام بنانے کی ہدایت کر دی ہے لیکن یہاں پر جو شپ برینکرڈ ہیں ان لوگوں نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران میں کہا تھا کہ دس کروڑ روپے ہم شپ برینکرڈ دیتے ہیں اس اخبار کے حوالے سے میں کہتا ہوں صرف پونے چار کروڑ روپے ہر سال اس میکیدار یا اس فرد کو ٹھیک پر دیا جاتا ہے تو اس میں ہمارے چار کروڑ دس کروڑ کی بجائے چھ کروڑ روپے اس چونگی کی مد میں خواہ خواہ ضایع ہوتے ہیں اور آٹھ کروڑ نیکس لگانے کی بجائے ہم چھ کروڑ روپے اگر اس مد میں لگائیں جو ہمیں حاصل ہو رہے ہیں تو ہمیں ان طالب علموں ان غریبوں پر یا یہ جو ملازم ہیں ان پر نیکس جو ہے ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ہے جناب والا اسی طرح تین ہزار ایک ہزار روپے والے کیben اور سکھوکھے والوں یا اس چھوٹے موٹے کاروباری لوگوں پر بھی نیکس لگائے گئے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو منگائی کا دور دورا ہے ان غریبوں پر نیکس لگانے سے وہ پسلے اس سے اسی آمنی سے اپنا پیٹھی نہیں پال سکتے ہیں تو ان پر نیکس لگانا ان کے لئے بھی زیادتی ہے امن و امان کے لئے Adminitration ایئر فشریشن کے لئے پچاس کروڑ روپے رکھے ہیں جس کے لئے پچھلے سال میں کروڑ روپے تھے لیکن میں

سمحتا ہوں کہ امن و امان کا مسئلہ جو بلوجھستان میں روز بروز دیگر گوں ہو رہا ہے اور ہمارے بھت میں اس مسئلے پر فتنہ بھی زیادہ رکھے گئے ہیں آج یہ حالت ہے جس طرح میرے دوست نے کہا کہ وہاں پر پانچ آدمیوں کا دن دہاڑے قتل ہوا اور اسی طرح قبائلی علاقوں میں یا خود پتوخواہ کا اپنا ایریا ہے وہاں پر جو ایف سی کے مخالفت یا امن و امان جو بھی کٹرول نہیں ہو رہا ہے یہ جو ہمارے امن و امان کے لئے بیٹھے ہیں فرنٹلین کو رہے کوئٹ گارڈ ہے بجائے مجموموں اور منشیات فروشوں کے بلکہ دن بدن روز بروز یہ ہمارے صوبہ بلوجھستان کو ایسے مسئلکات سے دو چار کر رہے ہیں کہ قبائلی جھگڑے اگر وہ سرد جنگ کی خل میں آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں تو ان کو دوبارہ زندہ کیا جا رہا ہے کہ دوسری بات جناب والا کوئٹ گارڈ کے عملے کا جو فرض ہے یا فرنٹلین کو رہ کا فرض ہے کہ منشیات فروشوں وہشت گردوں یا اس طرح کے دوسرے گناہوں کے کاروبار میں ملوث ہونے والوں کو کٹرول کریں اور ملک کو صاف سحراماحول فراہم کریں بجائے اس کے کہ یہ لوگ دن رات جو ہے غریبوں کو جو بسوں یا ٹرکوں پر یا چیپوں پر آتے اور جاتے ہیں ان کے اوپر اتنی زیادتیاں کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی ان کو دیکھیں تو وہ بھی حیران ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارے محافظ ہیں یا ہمارے دشمن ہیں یا ہمارے دشمن ہیں زرعی تیکیں کے متعلق بھی جو بھت میں دیا گیا ہے یہ ایسا بھم ہے کہ پورے تیکیوں کے متعلق صرف زرعی تیکیں ہیں ہے بلکہ قبائلی علاقوں کو اس سے مستثنی قرار دیا گیا ہے اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ قبائلی علاقوں سے نکل کر بلوجھستان کا وہ کون سا حصہ رہ جاتا ہے جہاں پر ہم تیکیں وصول کریں گے چیف آف جھالا و ان کا ایریا ہے چیف آف سارا و ان کا ہے نواب ہمچنی کا ہے نواب خیر بخش مبی کا ہے تو آرہ بلوجھستان تو تیکیوں سے مستثنی ہی ہو گیا جہاں پر غیر قبائلی نظام ہے غیر سرداری نظام ہے وہاں پر جو لوگ مزدوری کرتے ہیں جو لوگ اپنا پیٹ پالنے کے لئے دن رات محنت کرتے ہیں ان کے اوپر تیکسز لگائے گئے ہیں ان ایریا میں میں سمجھتا ہوں کہ ترقیاتی راستے بھی اس لئے محدود ہوتے جائز ہے

ہیں کہ قبائلی نظام نے سرداری نظام نے ایک ایسا کنجستھنہ ماحول پیدا کر لیا ہے کہ وہاں پر کوئی پر اگرس (Progress) ترقیاتی حوالوں سے ہو نہیں پا رہا ہے جناب والا اس لئے ان فیکسون کے مد میں جو لگائے گئے ہیں ان کو واضح کر دیا جائے کہ وہ علاقے کون سے ہیں جو قبائلی ایریا سے یا قبائلی خطوط سے فیکسون سے مستثنی ہوں گے اور باقی ایریا خطہ کون سا ہے یقیناً" وہ ان غریب ماہی گیروں کا ہو گا یا خضدار سے لے کر بیلہ مزدوری کرنے والوں کا ہو گا۔

جناب والا یہ فیکسون کی مد میں جو لگائے جا رہے ہیں ان کو واضح کر دیا جائے کہ وہ علاقے کون سے ہیں جو قبائلی علاقوں سے مستثنی ہے اور باقی ایریا خطہ کون سا ہے جو یقیناً "غریب ماہی گیروں کا ہو گا جو خضدار سے لے کر یا اس طرف بیلا میں مزدوری کرنے والوں کا ہو گا تو یہ ایک طرف سے زیادتی ہے تو دوسری طرف سے کئی علاقوں کے لئے چھوٹ ہے اسی طرح سے جناب والا مرکزی حکومت کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں ابھی نہیں کہنی یہ رہوں سے ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوتی آ رہی ہیں - بلوجستان کے حوالے سے بے روز گاری کا مسئلہ ہے بے روز گاری میں ہمیں تسلیاں تو دی جاتی ہیں کہ 365 پر سنت کوئہ نو کریوں کی مد میں بلوجستان کو دیا جائے گا ہر حکومت کہتی ہے کہ تجھی حکومت نے بلوجستان کے ساتھ سازشیں کیں ہیں ہماری حکومت نے نہیں کی ہے۔ اور ہماری حکومت انشاء اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گی لیکن آج تک اور ابھی تک ہمیں اس مد میں جو 365 پر سنت ہے بلوجستان حکومت کو اس تناسب سے بھی آج تک نو کریاں نہیں مل رہی ہیں میں سمجھتا ہوں اسی طرح تویی مالیاتی کمیشن کا حق ہے جو تجھے سال اگر دیا گیا اس کو بھی بھیک مانگنے کی صورت میں تحوزہ افزا لایا گیا۔ لیکن اس وقت یہ بالکل ہی Clos ہو گیا ہے اور اس پر فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب اسکر آپ اور یہ ایوان مطالبه کرتا ہے اس کا جلد اعلان کیا جائے تاکہ ہمارا صوبہ جو ترقیاتی لحاظ سے سارے صوبوں سے پسندیدہ ہے کچھ نہ کچھ ترقی کر سکے۔ اب میں آتا ہوں جناب

اپنے علاقے کے جو اے سے بات کروں گا میرا علاقہ ساحلی علاقہ ہے۔ میں نہیں اس ملک اس صوبے کے لوگ اس پٹی کو جو نو سکلو میٹر ساحلی پٹی ہے۔ اربوں روپے مرکز کو تھیں پچا کر دیتا ہے اربوں روپے کے زر مبادلہ پیدا ہو کر مرکز کی طرف سال ہا سال سے جا رہا ہے لیکن خود ان غریب ماہی گیروں کے لئے کیا ہو رہا ہے نہ صوبائی سطح پر کچھ ہو رہا ہے اور نہ مرکزی سطح پر انکو کچھ مل رہا ہے۔

جناب والا اور ماڑہ نیول میں Naval base بن گیا تو وہاں پر ہمیں واضح طور پر کہا گیا کہ نیول میں بننے کے بعد اور ماڑ ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا اب حال یہ ہے کہ اسی نیول میں کے بعد ہمارے ماہی گیروں کی ایک ہزار کشتیاں اور ایک سو لاکھیں جو اس سے زیادہ ہیں ان کو ایسی جگہ میر شیں جب سمندری کی طوفان ہو یا گرمیوں میں جو سمندر موجیں ہیں یا ویسے خراب ہونے کی صورت میں کسی ساحل کی طرف لے جا کر مرمت کر سکیں۔ اور نیوی والے تو براہ راست کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمیں الٹ کر دیا گیا ہے ہم آپ کو اندر آنے نہیں دیتے ہیں۔ جناب والا! اسی طرح س میں آتا ہوں قومی شاہروں کی طرف۔ قومی شاہروں جو ہیں یا نیشنل ہائی وے اخخارٹی کو ایک ارب پچاس کروڑ روپے ملے اور دوسرے سال 1995ء میں کم ہو کر ایک کروڑ میں لاکھ ہوا اور اب تیرے سال جو بجٹ آ رہا ہے ابھی سننے میں آ رہا ہے اور جس طرح حزب اقتدار والوں نے کہا ہے کہ صرف پچاس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے لئے زیادتی ہے جناب والا! بولان میڈیکل کالج جو 1970ء میں شروع ہوا ہے اور جس پر ہمارے تمام میڈیکل طبلاء اور عوام کی نظر میں اسی پر گئی ہوئی ہیں کہ یہ کب تک ہو گا اور کب ہمارے علاقے میں نمایاں خدمات انجام دینے والے ڈاکٹر پیدا کرے گا۔ آج تک یہ بھی التواء میں پڑا ہوا ہے جس میں ہمیں متفقہ اور مشترکہ جدوجہد کرنا چاہئے تاکہ یہ پا یہ تجھیں تک پہنچے اس کے لئے جو رقم شخص کی گئی ہے وہ صرف پندرہ کروڑ روپے صرف ہے اسی طرح سے سندک پر اجیکٹ کا منسوبہ ہے

اس کی تجھیل کے لئے ہمارے بہت سے پیسے ضائع ہو گئے ہیں۔

اب کوئی کہتا ہے کہ یہ ایسا پرو جیکٹ ہے جو پیداوار نہیں دلتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ایک پرو جیکٹ مکمل نہیں کریں گے تو دوسرا کونا ملک ہے۔ جو پہلے انویسٹ (Invest) کرے اور پھر اس سے کمائے۔ تقریباً "اس کو تو مکمل کر دیا جائے۔ اس کے لئے جو Istimated cost ہے روز بروز بڑھتا نہ جائے اس وجہ سے میں کہتا ہوں کہ اس کو پائیہ تجھیل تک پہنچانے کے لئے پندرہ ارب 79 کروڑ روپے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اس بجٹ میں کہا گیا ہے۔ اس پرو جیکٹ کے لئے کوئی خاص انٹرست یہاں پر نہیں ہو رہی ہے۔ دوسری طرف ہمارے مرکزی پیور و کرسی یا مرکزی ادارے مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے قسم کھائی ہے کہ بلوچستان میں ایک پرو جیکٹ تیس سالوں تک مکمل نہیں کرنے دیا جائے۔ یعنی دس دس میں سال ایک ایک پرو جیکٹ کو گزر گئے کی ایک مد فریبلشی رپورٹ اور اسٹیمٹ سب کاغذات بن جاتے ہیں۔ دوسرے میں میں اس کے پیسے ڈرا ہوتے ہیں۔ تیرے میں میں اس پر کام شروع ہو جاتا ہے جس طرح میں کالا باغ ڈیم کی مثال دیتا ہوں۔ کہ صوبوں نے اس کے خلاف قراردادیں بھی پاس کی ہیں۔ صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان نے مگر پھر بھی اس کے لئے بھی کہا جا رہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ضرور ہم نہایں گے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے خطے میں کوئی ایسا ڈیم نہیں ہے جس کے ہم مخالف ہوں۔ جیسے میرانی ڈیم ہے۔ ہنگول ڈیم ہے۔ کوئی ہائی وے ہے۔ جب گوادر موڑ ہائی وے ہے ہم نے ان کی کوئی مخالفت نہیں کی ہے۔ ہم نے یہ کہا کہ ہمیں بنا کے دو اور کسی دوسرے صوبے میں ہمارے خلاف کوئی قرارداد بھی نہیں آیا۔ لیکن حکمت عملی کوئی تیار نہیں ہوا۔ تو میں سمجھتا ہوں اس طرح سے گزشتہ حکومت نے ہمارے خلاف توہین کے مترادف کما گیا کہ ہم گوادر موڑوے بنا رہے ہیں لیکن گوادر موڑوے کو لاہور سے شروع کیا گیا۔ جماں سڑک نہیں ہے جماں کوئی

گازیاں چل سکتی نہیں ہیں۔ وہاں کوئی موڑوے نہیں شروع کرتے ہیں۔ اگر گوادر نام کا کوئی روڈ ہے تو گوادر سے شروع کیا جائے۔ اس طرح سے دوسرا بجٹ ہماری حکومت میں آ رہا ہے جس کو میں سمجھتا ہوں کہ میری اپنی حکومت ہے ہمپزپارٹی کی حکومت میں کوشش ہائی وے اور گوادر پورٹ کا مسئلہ ہے دو سال سے متین آ رہے ہیں کہ گوادر پورٹ بننے کا اور کوشش ہائی وے شہ بارے لے کر کچھی بندرتک مسلک کر دیا جائے گا۔ لیکن آج تک باقی ہوتی ہیں۔ ریڈیپر آتا ہے۔

جس طرح ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے پرائم فلٹر کا گوادر پورٹ کے متعلق شکریہ بھی ادا کیا ہے۔ ہم نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا جب وہ ماہیں غلاقہ جس نے برسوں سے کچھ نہیں دیکھا ہے اس کو جب تک عملی شکل نہیں دیا جائے گا اس کے لئے کچھ کیا نہیں جائے گا تو وہ کیسے سمجھے کہ ہمارے لئے کچھ ہو رہا ہے۔ اب منصوبوں میں بیانوں میں کافیات میں سب کچھ چلتا ہے۔ ہمارے خواہ تو اس پر اعتبار نہیں کر سکتے ہیں۔

اسی طرح جناب والا بھلی کا مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسی ہمپزپارٹی کی حکومت نے 1989ء میں منتظر کروائی۔ اور فیڈ ہمیں ملے۔ وہ بن گیا پھر نواز شریف صاحب نے اس کا افتتاح کر لیا۔

اسی کی گورنمنٹ میں پہنچی گرید اسٹیشن آج ہنگاموں تک جا رہا ہے خوشاب تک جا رہا ہے آج جو ہے وہاں آپ کے مند اور بلوں تک پہنچ رہا ہے لیکن گوادر کو نہیں دیا جا رہا ہے گوادر تک اسے پہنچانے کا کوئی منصوبہ عملی شکل نہیں اختیار کیا جا رہا ہے نہ صوبے کی طرف سے نہ مرکز کی طرف سے تو جناب والا اسی طرح سے مچھلے سال کے بیجت میں میں سمجھتا ہوں ساصلی علاقے کے خواہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے وہ ہے پانی کی ویسے تو پورے ملک سے کوئی سے لے کر وہاں تک ہمارا جو واٹر نیبل ہے اس کی سطح پیچے سے پیچے گر رہا ہے وہ اتنا پریشان ہے کہ اس میں دور میں چلا جا رہا ہے۔ کہ اس کو ثبوت دیں یا اسی کے بھی بس سے باہر کی ہو رہا ہے کہ اس کو کیسے نکالے اس لئے اس کو سمجھانے

کے لئے ضروری ہو گیا ہے Dealy Action ڈیموں کا پروگرام بنایا جائے پچھلے سال گورنمنٹ میں صوبہ بلوچستان نے Dealy Action ڈیموں کے مد میں اپنے حزب اقتدار کو ایک کروڑ دینے لیکن ہمارے علاقے کو ساحلی علاقے کو یا حزب اختلاف کے کسی بھی نمائندے کو کوئی وہاں پر قند نہیں دیا گیا کہ وہ بھی چھوٹے ڈیم بنانے کے ساحل علاقے ہے یا جماں پر پانی ہے کیونکہ ہم جب ثیوب دلیل لگائے تو سمندر لکھتا ہے ہمارے لئے ایک ہی چارہ ہے ہم کوئی ڈیم لگائیں اس کے ذریعے عوام کو پانی دیں تو جناب والا یہ جو ہے اسی طرح سے آگرہ کو ریڈیم پایہ تھیں تک پہنچا تو اس کے ذریعے سے میں سمجھتا ہوں کہ میرا آدھا سب ڈویژن گوادر سے جیونی تک جو پینے کے پانی کا جو مسئلہ تھا وہ حل ہو گیا اس حوالوں سے ساڑھے پانچ کروڑ روپے ہمیں بعد میں مرکزی حکومت سے ملے پی اپنے ای کو اس کو سمندری پانی کو بیٹھا کرنے کے لئے استعمال میں لاو جب ڈیم تیار ہوا اور ڈیم کے اندر پانی آگیا اور لوگوں تک پہنچ گیا تو ہمارے فسٹر اور ہم نے بھی یہ محسوس کر لیا کہ اب پلاٹ لگانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس ساڑھے پانچ کروڑ روپے کو جو مرکز نے دیا ہے اس کو اشیش کے لئے Extinction کے لئے استعمال میں لاایا جائے تاکہ یہ ہمارا علاقہ ہے اس علاقوں کو جو ہم ابھی نیکروں کے ذریعے پانی دیتے ہیں اس سے مستفید ہو سکے لیکن آج تک ان پیسوں کا کوئی وہ نہیں ہے کہ واقعی اس مد میں استعمال کئے گئے یا یہ پیسے خاگواہ رکھے ہوئے ہیں سال بھر سے تو میں سمجھتا ہوں ابھی وزیر صاحب کہ رہے ہیں کہ یہ پیسے واپس لے لئے ایک سال کے بعد جو ہے یہ بھی ہمارے پیسے واپس چلے گئے یعنی ان پر کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا تو جناب والا میری گزارش ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح پاکستان ہمارا ملک ہے اس کے لئے ہم جدوجہد کرتے ہیں اس کے لئے ہم جدوجہد کرتے ہیں تو بلوچستان بھی ہمارا ملک ہے لیکن اگر بلوچستان کے اوپر اگر بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہو تو میں حزب اقتدار اور اس سے حزب اقتدار والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حزب اختلاف کے ساتھ مل کر ایک

اپنی پالیسی بنائے کہ اگر اس جگہ میں ہمارے بلوچستان کو نقصان پہنچ رہا ہے جس جگہ میں ہمارا بلوچستان خارے میں جا رہا ہے اس کے لئے اگر مرکز سے لڑنا ہو اس کے لئے خون کی ضرورت ہو ہم حاضر ہیں ہماری سر۔

جناب اسپیکر : شرکریہ شیر جان صاحب میر ظہور خان کھوسہ صاحب اجلاس میں موجود نہیں تھے۔

عبدالحمید خان اچکزی : نہیں مولوی صاحب کے ساتھ وہ نہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر : جمالی صاحب Please

عبدالحمید خان اچکزی (وزیر آپ پاشی) : جناب اسپیکر صاحب معزز اراکین اسیلی وقت بھی کم ہوتا جا رہا ہے ہمارے فانس نشر بھی پر قول رہا ہے کچھ کہنے کے لئے اور بہت سارے جوابات دینے ہوں گے انہیں تو الذا میں اپنے بحث کی تقریر میں منصری کچھ ہاتوں کا ذکر میں کروں گا جو میرے خیال میں ہمارے معزز اراکین سے رہ گئے ہیں جناب اسپیکر صاحب بحث پر تقریر تو ہم نے کیا کرنی ہے جہاں پر مرکز میں پانچ سو ملین کی باتیں ہو رہی ہے وہاں ہم آپس میں پذر رہے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ کہ یہاں انصاف ہوا ہے وہاں انصاف نہیں ہوا ہے دراصل بنیادی سے انصافی مرکز سے شروع ہے اور جہاں تک عوام کا تعلق ہے اس پر بھی جواہر انداز ہوتا ہے۔ بحث وہ بھی مرکز کا ہوتا ہے جہاں تک قیمتیں کا تعلق ہے نیکوں کا تعلق ہے لکھش جاری ہے مرکز کے لیوں پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں خدا جانے اس کا کیا نتیجہ لکتا ہے اس پر ہم بات کریں تو کیا کریں میرے خیال میں ہمیں انتخاب کرنا ہو گا۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ وزیر بن گئے کیا تو آپ اپنے کرسی پر تشریف رکھیں آپ باہر جا کر بات کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) : مولانا صاحب آپ بھی پر قول رہے ہیں حکومت میں آنے کے لئے

جناب اچیکر : مولانا صاحب آپ اس دروازے سے نکلیں اس دروازے کے راستے سے آجائیں آپ درمیان سے نہیں جا سکتے ہیں آئندہ آپ خیال رکھیں۔

عبد الحمید خان اچکزئی : جناب اچیکر صاحب میں یہ عرض کر رہا تھا بلوچستان کا تو بہت ہی تھوڑا حصہ ہے اور بہت ہی محض بجٹ اور بہت ہی محض حکومت ہے اگر ان سب باقی کو اگر نظر میں رکھا جائے تو ہمارے لئے کوئی خاص الی بات نہیں ہے جبکہ کے متعلق ہم پیش کر سکیں البتہ کوئی معیاری بات میں یہ کوئی گایا اس طرح کے تنقید یا اس قسم کی بات حزب اختلاف کی طرف سے بھی نہیں آئی ہے جس کو میرے خیال میں ہمارے Treasury Benches اس پر غور کریں اس پر وہ کریں جماں تک ہمارے بلوچستان کا تعلق ہے ایک بات بالکل واضح ہے کہ ہمارے ہاں نہ امندشتی ہے نہ صفت ہے نہ کوئی اور کوئی ایسا کاروبار ہے جس پر ہم کوئی نیکی میں بناسکیں اور اپنے آمدی بلوچستان گورنمنٹ نے اپنا سارا زور لگایا ہے اور یہی بلوچستان کا یہ میرے خیال میں آخری زور ہے جو انہوں نے لگایا ہے اور بجٹ کو سامنہ کروڑ تک پہنچایا ہے جو بلوچستان کی اپنی آمدی ہے میرے خیال میں اب بھی اور آئندہ بھی کئی سالوں میں جس طرح سے ہمارا سلسلہ اقتصادی طور پر چل رہا ہے اور اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو امید نہیں ہے کہ آئندہ بھی بلوچستان اس قابل ہو گا کہ وہ اپنی آمدی بڑھا سکے اور اپنی بجٹ اور ذوق پیمنٹ کے لئے کچھ فذ فراہم کر سکے الی کوئی بات نہیں ہے میرے خیال میں ہمیں غلط فہمی دل سے نکال لینی چاہئے کہ بلوچستان اپنے Resources یہ کریں گے اور وہ کریں گے اور ذوق پیمنٹ کریں گے میرا خیال میں اس کی کوئی گنجائش بلوچستان میں نہیں ہے رہی بات ہمارا جو Social Structure ہے یہاں پر ساری بات ہماری زمینداری پر آکر نظر جاتی ہے وہی زمینداری ہے جس سے ہمارا 95.90 فیصد آمدی زمینداری سے ہے اور

زمینداری کی طرف جو ہمارے مسئلہ ہے مجھے افسوس اس بات پر ہو رہا ہے جو ہمارے معزز اراکین نے ان مسئلہ کی نشاندہی نہیں کی جو ہمارے زمینداری سکیر میں جس میں ہمارے ۹۸ فیصد لوگوں کا پیشہ ہے اور کسی نے اس کی نشاندہی نہیں کی ان مسئلہ کی تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بجت تقریب میں سب سے پہلے اس بات کا میں ذکر کروں گا بلوچستان کا جو مستقبل ہے ایری گیشن اس کے لئے بنیادی چیز ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صاحب یہ ممبران صاحبان پڑھنے میں کہاں گئے اتنا اہم اجلاس ہے اس کو تھنی دے دیں ان کو بلا کسیں اتنا اہم اجلاس اور ہماری کی اتنا اہم اجلاس ہے اس کو تھنی دے دیں اس دوران کو روم پورا ہو گیا)

عبدالحمید اچنری (وزیر) : تو جناب اسپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ لے دے کے بلوچستان کا سارا دار و دار زمینداری پر ہے۔ اور سارا بلوچستان انڈر گراؤنڈ پانی پر منحصر کرتا ہے۔ انڈر گراؤنڈ پانی کی پوزیشن بڑی خطرناک حد تک گرتی جا رہی ہے۔ پتہ نہیں ہم اس کا کیا سد باب سوچ رہے ہیں اور اس کا کیا ہو گا۔ اور کیا کریں گے اور آئندہ اس کے بجائے ہمارے کیا وسائل ہیں۔ اس چیز کو کیسے کنٹرول کرنا ہے ہمارے کچھ مٹ ایریا، ڈیلے ایکشن ڈیم، چیک ڈیم للہ ڈیورشن جتنے بھی ہمارے وسائل ہیں ان سے ہم اس مسئلے کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ وہ ہمارے اس پروگرام میں نہیں ہے۔ یہ معاملہ خطرناک حد تک ہو چکا ہے میرے خیال میں ہم اپنے آئندہ آنے والی نسلوں کو اس کا جواب بھی نہیں دیں سکیں گے۔ کہ ہم کیا کر رہے تھے اس اسیلی میں یا اس حکومت میں ہم نے اس کا کیوں سد باب نہیں کیا اور سچا۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے جتنے بھی اپر لینڈ ہیں بلوچ ایریا میں بھی پستون ایریا میں بھی۔ تقریباً ۷۵ فیصد ایریا اس آب و ہوا میں آتا ہے اور وہاں پر جہاں بھلی ہے۔ اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں ایک آدمی کے لئے یہاں تو بھلی قرض بن چکا ہے اگر ایک آدمی کی پانچ یا دس ایکڑ زمین ہے بلا امتیاز بغیر

سوچے سمجھے لوگ پانی زمین سے نکال رہے ہیں۔ اور اس کے لئے نہ ہمارے پاس رجسٹریشن موجود ہے نہ ہمارے پاس کوئی قوانین موجود ہیں نہ ہم نے کبھی ان باتوں پر آج تک سوچا ہے کہ ہم نے اس اسمبلی میں سوچا ہے۔ اور اس لئے اس اسمبلی میں ہم نے سوچا ہے کہ یہ جو ہمارا انڈر گراؤنڈ ذخیرہ ہے یہ محدود ہے میہ ختم ہونے والا ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا یہاں کوئی شر میں پینے کے لئے ہمارے پاس پانی نہ ہو۔ اور یہ حال ہمارے زمینداروں کا ہے جہاں پر واٹر نیبل پانچ سے دس فٹ تک پنجے جازہا ہے اور پتہ نہیں ہم اس پانی کو کیسے کنٹرول کرنے کا سوچیں گے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہمارے بنیادی مسائل ہیں ان میں بلوچستان میں سوچنا ہے یہاں بلوچستان میں سیف پروگرام کی باتیں ہوتی ہیں۔ ایجوکیشن صحت پینے کا پانی، اس میں کوئی نہ کٹ نہیں اور نہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض ہے کہ ان چیزوں کو نہ کیا جائے اور ان کا انتظام نہ کیا جائے۔ مگر پانی، ایجوکیشن بلوچستان کا لائف لائن ہے اگر بلوچستان کا یہ پانی جس کو ہم مائن کر رہے ہیں اور اسے بلا امتیاز نکال رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو ایک ایسا وقت آئے گا کہ ہم بلوچستان کو بالکل دشت و بیابان بنالیں گے۔ اور یہاں چہ ہماری آئندہ قوم کے لئے کوئی زیر زمین پانی کے لئے کوئی گنجائش نہ پچھوڑیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ٹریوری ہنجوز پر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی اور حزب اختلاف والوں کو اس بات پر توجہ دینی ہے۔

کہ ہمیں اب تک اپنے انڈر گراؤنڈ واٹر نیبل کو کیسے بچانا ہے۔ اور کیا طریقہ اختیار کرنا ہو گا۔ کوئی اسکیم بنانا۔ قدرت کی طرف سے ہمیں ہو بارش اور پانی ملا۔ اسے بھی ہم روک نہیں پا رہے۔ اور نہ اس کو اپنے استعمال میں لا رہے ہیں یہ باتیں ہم نے وزیر اعظم پاکستان، صدر پاکستان، وزیر صاحب، کھر صاحب جو مرکز میں ہیں یہ باقی انسیں بتلائے ہیں۔ بار بار ان کے نواس میں لائے ہیں کہ بلوچستان کی حالت خراب ہے۔ پانی کا برا مسئلہ بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے اور خدا جانے کب تک چلے

گا تو میں یہ کہوں گا کہ ہمارے سارے اس بھلی اور اکین کو سارے بلوچستان حکومت کو
سب سے ناپ پر اڑیں اس مسئلے کی طرف ذینی ہے اگر ہمارے پاس اپنے وسائل نہیں ہے
ہیں تو مرکز سے امداد طلب کی جائے۔ اس سے رکونیست کیا جائے جو کہ پہلے بھی کرنچکے
ہیں یہ نہیں کہ ہم خاموش بیٹھے ہیں۔ اور اس پر ہم نے کوشش کی ہے ہم نے ہمیں پر
ہر ایک جو حکومت میں ہے اس کے نوٹس میں لائے ہیں۔ کہ بلوچستان میں اس وقت
اس سے اور کوئی تغییر مسئلہ نہیں ہے کہ بلوچستان میں زیر زمین پانی کو بچایا جائے تاکہ
ہماری جو موجودہ زمینداری ہے۔ کاشت کاری ہے اس کو بچایا جائے تو ہم اپنی طرف
سے کوشش کرچکے ہیں۔ بلوچستان حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ وہ اس
کی طرف پر اڑیں ہیں پر اس کی طرف توجہ دے۔ تاکہ اس کا کوئی حل نکالے۔ اور اگر
اس کے لئے کوئی قانون بنانے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ بھی صوبائی اسمبلی کرے۔ تاکہ
یہ بلا امتیاز پانی جو نکالا جا رہا ہے وہ نہ ہو۔ ہر جگہ تقریباً "بلوچستان میں یہ پوزیشن ہے
اور کئی دوستوں نے بھی کہا۔ اور بعض نے اہمیت نہیں دی میں انہوں بھی کرتا ہیں۔
اس کے لئے سوچا نہیں ہے یہ ضروری مسئلہ ہے جو بھی ہمارے پاس دستیاب وسائل
ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے اس کو فوکیت دینی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے۔ اسی کے
ساتھ واپڈا کا مسئلہ ہے جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے ہم نے کوشش کی ہے کہ فیڈرل
گورنمنٹ اور وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں یہ بات لاقکا ہوں اور دوسری چیزوں
صاحب کے نوٹس میں وزیر اعظم، اور صدر نک یہ بات لے گئے ہیں کہ ہمارے
زمینداروں کو واپڈا سے شکایت ہے۔ اور نظام جو بلوں کا چل رہا ہے اور دوسری چیزوں
کا یہ نظام گزبر ہے۔ سارا نظام صحیح طریقے سے نہیں چل رہا ہے۔ لذا ہمارے زمیندار
سارے صوبے کے چین رہے ہیں پکار رہے ہیں۔ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور
حقیقت میں بھی ہے۔ بلوں کے معاملے بھی۔ لائن کے معاملات، ٹرالسفار مرے جاتے
ہیں۔ یا دوسری سزادیتے ہیں۔ یہ بہت غیر منطقی حرکتیں ہیں جو واپڈا کر رہا ہے۔

مگر واپڈا چونکہ ہماری دسترس میں نہیں ہے ہماری پہنچ سے باہر ہے۔ لذا ہم اپنے زمینداروں کی تائید کرتے ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ واپڈا سے ہماری ٹکایات حق بجانب بھی ہیں۔ مثلاً ”بخار“ میں پانی کا لیول ہے وہ پندرہ بیس فٹ سے پانی نکلتے ہیں۔ ہمارے ہاں چار سو پانچ سو فٹ سے پانی نکلتے ہیں اور تمیں چالیس ہارس پاور موڑ سے نکلتے ہیں اس میں جناب اسٹریکٹرنی تعاوں ہے۔ اس پر ہمارے زمیندار جتنی بھی شکایت کریں وہ کم ہے۔ حق بجانب ہے اب بخار کے لئے ہمارے لئے تھوڑی سی سبسمی ہوئی چاہئے مگر جس طرح سے بخار اور سندھ میں پانی نکala جاتا ہے اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس میں ایک اور دو اور ایک بیس گناہ کا فرق ہے پہ ہمارے زمینداروں کے ساتھ ظلم ہے۔ کہ ان سے بخار اور سندھ والا ریٹ چارچ کیا جائے اسی طرح سے ولیع فلکھوٹیش ہے۔ منگائی ہے۔ انتہائی سخت زمینداروں کو تکالیف ہیں اس میں ہماری بلوچستان حکومت نے بجت میں گنجائش کوئی اور نہیں رکھی ہے اب دوبارہ بجت رواییز کر کے اس پر غور کرنا ہو گا اور میرے خیال میں جہاں تک قرازوادوں، تحریک التواء، ریکویٹ، وغیرہ اس اسمبلی کے فلور پر ہم کی دفعہ لاچکے ہیں مگر اسے کوئی ستانہ نہیں ہے ہم ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے لیں اور چھوٹی باتوں پر اعتراض کریں۔ اس کے لئے کوئی لامحہ عمل تجویز کریں۔ کہ یہ جو شکایتیں ہیں۔ زمینداروں کو بلوچستان کو اس پر غور کیا جائے۔ اس کے لئے صحیح لامحہ عمل تشكیل نہیں دیں گے تو مرکز ہماری بات کو نہیں سنے گا۔

جناب این ایف سی ایوارڈ، فریبل پول، اس سے ہماری بلوچستان حکومت کی طرف سے جو کاوٹیں ہو سکتی تھیں وہ کی ہیں۔ پوری مستحدی سے کام کیا ہے۔ جہاں تک ہم اپنی شکایت لے جاسکتے تھے وہاں تک لے گئے ہیں اور جو کچھ ہمیں ملنا تھا وہ ہمیں مل گیا۔ مگر اس سے ہمارا کام بتا نہیں ہے۔ کوشش اور کرنا ہو گی۔ این ایف سی ایوارڈ بھی ابھی تک معطل ہے اس میں ایک سال کی اور تاخیر

ہوگی۔ ڈیوزٹل پول میں ہمارا جو حصہ ہے وہ انتہائی ناقابل قبول ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے مگر پھر میں وہی بات پھر سے کوئی گا کہ جب تک ایک لائجہ عمل وضع نہیں کریں گے ہم اپنی سیاسی پارٹیوں اور سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہمیں ایک وضع طریقہ کار کرنا پڑے گا۔ جو اپنے لیوں پر ہو۔ اور جب تک ہمارے پاس اس قسم کا لائجہ عمل نہیں ہو گا قراردادوں اور تحریک التواء سے بات بنے گی نہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر دیا ہوں کہ ہمارے پاس انڈسٹری ہے نہیں۔ اور میرے خیال میں ٹریڈری پنجز پر ہوتے ہوئے یہ بات مناسب ہے یا نہیں۔ مگر مجھے یہ بات کرنی پڑتی ہے چھوٹے موٹے انڈسٹریل یونٹ کے لئے جو ہم اسیجن لائیں اور انڈسٹری کے لئے اسکرپٹ اپنے لیوں پر بنائے تھے۔ ابھی تک وہ مینٹکشن نہیں ہوئے ہیں۔ اور انڈسٹری کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ بہت مختصر بیجٹ اس کے لئے مختصر کیا جاتا ہے۔ کہ ہم انڈسٹری گئے وہ انڈسٹریل اسٹیٹ کوئی نہ میں بنانے وہ بوسٹان میں بنانے لور الائی میں بننا۔ جماں جماں بھی ہم انڈسٹریل اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں تو ابھی تک ہم اس انڈسٹریل اسٹیٹ اور زمین کا فیصلہ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ کہ ہم نے کب بنانا ہے کماں بنانا ہے اور اس کو کس طرح سے شروع کرنا ہے۔ تو Infrastructure بنانا۔ پھر ہیوی انڈسٹری لائیں یہاں کوئی نہیں بننا گیں۔ اور پھر ہم بلوچستان کو ترقی دیں تو یہ بہت دور کا زمانہ ہے اس کے لئے تو ہمیں کچھ جلدی سوچنا پڑے گا۔ جو ہماری تھوڑی سی انڈسٹری ہے یا اس کے وعدے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ وعدے کئے ہیں۔ اس کی طرف ہمیں زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔

ہمارے معزز دوست سید شیر جان نے ایف سی کے متعلق باقی میں کیا ہیں ہمارے ملائت سے متعلق بھی اور پارٹی کے متعلق بھی۔ ہم وہاں ایف سی کے ساتھ کو اپریشن نہیں کر رہے ہیں۔ اور ایف سی وہاں پر امن و امان اس لئے بھال نہیں کر سکی ہے کہ ہم اس کے ساتھ کو اپریشن نہیں کرتے ہیں۔ یہ حقیقت سے بہت دور کی بات ہے۔ نہ یہ

حقیقت ہے اور نہ آس بات کا وہاں وجود ہے۔ میں شیر جان صاحب کو یہ یاد و لاؤں گا اور سردار اختر مینگل صاحب نے بھی یہ بات کی تھی کہ ایف سی بلوجستان میں بعض اوقات آٹوک کنشول ہو جاتا ہے۔ اور میرے خیال میں ایف سی قطعاً ”بلوجستان حکومت کے کنشول میں نہیں سب سے بیجا ہے یہ ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم ایف سی کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے ہیں۔

حکومت بلوجستان منصوبے بناتا ہے۔ یہ پلان اپنے کمشنز کو یہ ڈپٹی کمشنز یا کسی کو دیتا ہے کہ یہ پلان عملی ہونا چاہئے۔ ایف سی آئی جی یہاں بیٹھ کر جس نے ساری زندگی وہاں یہ علاقہ دیکھا رہا ہے۔ یہاں بیٹھ کر وہ کہ دیتا ہے کہ یہ پلان فریبیل نہیں ہے گیا وہ بلوجستان گورنمنٹ کے ساتھ تعاون نہیں کرتا ہے میں آپ کو شیر جان صاحب یہ روادری کے طور پر یہ اعتراض نہیں کر رہے ہیں بلکہ یہ حقیقت ہے آپ کا ایف سی آئی ایس آئی کے زیر اثر ہو رہے اور آئی ایس آئی کے آفسر جماں بھی ان کے دفاتر ہیں وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کو باقاعدہ گائیڈ کر رہے ہیں اس کے پاس ہمارے پاس موجود ہیں ثبوت ایسی بات نہیں ہے کہ آئی ایس کی وجہ پر وہاں پر پھرا من و امان کیسے قائم ہو سکتا ہے آپ کے سند کے چنی انجینئرنگ کیسے گرفتار ہوئے ان کو کون لے گئے آپ نے کبھی پوچھا ہے کہ کس طریقے سے اور کیسے ان کو واپس لائے ہیں اور آپ نے ان کے لئے کتنے پیسے دیئے ہیں۔ اس میں آئی ایس آئی کا کتنا حصہ تھا اور جو لوگ ان کو لے گئے تھے ان کا کتنا حصہ تھا۔ آپ کا پی آئی اے کا طیارہ انہوں ہوا تھا۔ تو آئی ایس آئی اور پی آئی اے والوں نے ان لوگوں کو کیسے چھوڑ دیا۔ آیا پی آئی اے کا طیارہ جب انہوں ہوتا ہے تو اس کے لئے تو مزائے موت دی جاتی ہے آپ کا طیارہ انہوں ہو گیا یہ اور اس پی آئی اے کے طیارہ انہوں کرنے والے کو کابل کے آرڈر سے رہا کر دیا۔

آپ ایف سی کی بات کر رہے ہو ایف سی کہاں ہے اس کا کنشول کہاں ہے؟ یہ تو ہم رو رہے ہیں کہ ایف سی بحال ہو ایف سی امن و امان قائم کرے تو اس پر ہمیں کیا

اعتراض ہو سکا ہے اس کے علاوہ آپ نے ذیم کی بات کی کہ آپ وہاں ایک کروڑ کے ذیم وغیرہ بنارہے ہیں تریچہ ری ہنجز تو ایک کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے یہ تو آپ کا علاقہ ہے آپ کا دھن ہے آپ کا صوبہ ہے۔ وہ تو کسی نہ کسی ذیم پر ادھریا اور خرچ ہوں گے۔ مگر آپ اپنے سو شل بورڈ جس کا پیسہ اسلام آباد سے آتا ہے اس کا آپ اکاؤنٹ دینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہیں۔ اس کا آپ اکاؤنٹ دیں جو منتخب نمائندے ہیں ان کو تو آپ اجازت نہیں دیتے ہیں اس کیشیں میں شامل کرنے کے لئے پھر ادھر سے اور ادھر سے محل صاحبان کو پکڑ کر آپ سو شل ایکشن بورڈ بورڈ کا فنڈ ہے یہ بلوجٹان کے ساتھ شیز کریں۔ اگر یہ فنڈ آپ شیز (Share) کریں گے تو بلوجٹان آپ کے ساتھ ایک کروڑ شیز کرے گا۔ میں اپنا ایک کروڑ روپے آپ کے ساتھ شیز کروں گا۔ اگر آپ اس کے لئے تیار ہیں اور محترمہ کو اس بات سے منع نہیں کرے گا۔ اگر آپ اس کے ساتھ ذکر کیا ہے جو ہمارے تمیں نمائندے ہیں مرکز میں۔ گیارہ ہمارے ایم این اے ہیں اور ۱۹ ہمارے وہاں سینیٹر ہے۔ یہ جو منتخب نمائندے ہیں ان کو پیسے نہیں دیتے ہیں آپ کس بات پر اعتراض کریں ان کو کوئی فنڈ نہیں مل رہا ہے۔ جن کا حق بتا ہے آپ دیکھیں ہمارے ان نمائندوں کو اپنا حق نہیں مل رہا ہے ذیوں منتخب کے پیسے نہیں مل رہے ہیں اس کی تفصیل میں جانے کا فائدہ نہیں ہے ہمارے جو نمائندے ہیں۔ وہاں پر ان کو اپنا حق نہیں مل رہا ہے آپ پارٹی کے ذریعے اپنے دوستوں کے ذریعے محترمہ کو سمجھائیں اپنی گورنمنٹ کو سمجھائیں کہ وہ اپنے ریسورسز کو ہمارے ساتھ شیز کریں تاکہ ہمارے جو صوبائی ریسورسز ہیں ہم ان کے ساتھ شیز کر سکیں۔ جناب والا جمال تک بجٹ کا تعلق ہے اس کے علاوہ جو دوسری باتیں ہیں وہ ضروری باتیں ہیں۔ اس سے کوئی غاص فائدہ نہیں ہو گا بجٹ ہمارا شارٹ ہے بجٹ ہمارا کم ہے۔ یہ کچھ ہمارے لئے کوئی نہیں ہے۔ وہ تی وی میں دیکھ رہا تھا ایک

شمالي علاقے میں ایک روز کے چھوٹے سے روز کے لئے ایک ارب اور سات کروڑ کا پہکچ رکھا گیا ہے۔ جہاں کراچی کے لئے ایک سو تین کامیکچ ہے۔ پنجاب کا سرپس بجٹ ہے وہاں کے لئے پہکچ ہے۔ فرنٹر کے لئے پہکچ ہے لیکن بلوچستان کا جو شارٹ

قال ہے وہ کسی پہکچ کے ذریعے پورا نہیں ہو رہا ہے۔

مختصرہ دیے تو کہتی ہے شاید اس پر یہ غور کرے اور ہمارے یہ مسائل حل کر سکے مگر جناب اپنے کران کے لئے ہمیں ٹلٹ فتنی میں نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری ساری انسانی کو غلط فتنی میں نہیں ہونا چاہئے جس طریقے سے یہ چیزوں کی چال سے ہمارا بلوچستان ترقی کر رہا ہے یہ ہمارا بلوچستان کبھی بھی ترقی نہیں کرے گا۔ نہ یہاں انفٹری فیکٹر (Infra-structure) بنے گی نہ انڈسٹری بنے گی۔ نہ ہمارے زراعت کے مسائل حل ہوں گے۔ نہ ہمارے لئے انڈروائز نیل کا مسئلہ حل ہو گا۔ جو ہمارے لئے موت اور زیست کا مسئلہ ہے۔ ہم نے جناب فیڈرل گورنمنٹ کو یہ بھی کہا ہے کہ آپ اسکارپ ڈرائیورسٹم وغیرہ ہو جو وسرے بڑے پروجیکٹ ہیں وہاں پر آپ اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں اور ابھی تک ہم گندم کے معاملے میں بھی خود کفیل نہیں بنے ہیں ابھی تک نہیں بنے ہیں۔ ابھی تک ہم گندم کے پچھلے پچاس سالوں کی کوشش کے باوجود گندم میں خود کفیل نہیں ہوا ہے۔ اور ہم نے ان کو یہ کہا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کو یہ کہا ہے کہ یہ جو آپ اربوں روپے خرچ کرتے ہیں اس میں سے تھوڑا سا حصہ بلوچستان کو دے دین تاکہ ہم اپنی ذمینداری پر خرچ کریں ہم پچاس لاکھ یا ایک کروڑ ایکڑ زمین زیر کاشت لاسکتے ہیں اگر صحیح طریقہ سے گندم کاشت کیا جائے اور بلوچستان کو ہی نہیں سارے پاکستان کو گندم سپلائی کریں گے میں ناچیخ بات نہیں کر رہا ہوں اور یہ بالکل فیکٹ ہے کہ اب بھی بلوچستان میں پچاس لاکھ اور ایک کروڑ ایکڑ زمین زیر کاشت لانے کی گنجائش موجود ہے بفرطیکہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں تھوڑا سا پیسہ دے جو پیچیزہ وہ دشتری بیوٹ آس پاس اور دوسری بھروسوں پر کر رہے ہیں اور دوسری چیزوں پر کر رہے ہیں ان پیچیزہ کی وجہ اگر

بلوچستان کو ایک اچھا بیکھر دے دیں یہاں کے ایکریلپھر کو یہاں کے انڈر گرا انڈر پانی کو نکالنے کے لئے وسعت دینے کے لئے دوسری باتیں جو ہمارے یہاں منصوبے ہیں ایکریلپھر اور ایرینگشن اگر ان منصوبوں کو وہ صحیح طریقہ سے پورٹ کریں تو میں یہ کہتا ہوں کہ 5-4-3-2 سالوں میں بلوچستان گریزی بن جائے گا۔

اور یہ سارے پاکستان کے لئے خواراک مہیا کر سکے گا۔ جب ہمارے ساتھ سلوک سوتیلی ماں کا ہو اور جیسے یہ این ایف سی ایوا ارڈ ہے اور جیسے دوسری باتیں ہیں تو بلوچستان کی ترقی کے لئے ان بھنوں سے کبھی نہیں ہوگی۔ یہ ٹھیک ہے کہ تنخوا ہیں دیں تو گے کبھی زیادہ کبھی کم کسی کو نکال دیا کسی کو رکھ لیا اور جہاں تک سرو سزا کا تعلق ہے جتاب والا۔ ہمارے لوگ غیر مతقی طور پر یہ سوچتے ہیں یہ ٹھیک ہے کہ مرکز میں ہمارا حصہ ہے اگر پانچ پرستے ہماری سرو سزا کو نہ نہیں تو ہمارے بہت سارے گرجویٹ اور تعلیم یافتہ نوجوان ہیں ان کو روزگار مل جائے گا۔ کہ صحیح ہے مگر یہ مسئلہ کا حل نہیں ہے اور یہ دنیا میں نہیں ہوا ہے یہ غلط طریقہ پر سوچتے ہیں دنیا میں ایسا نہیں ہوتا ہے کہ گورنمنٹ پیک سروس میں لوگوں کو نکالنے کے لئے ذمہ دار ہوتی ہے گورنمنٹ دنیا میں یہ کام نہیں کرتی ہے جہاں گورنمنٹ یہ کسی ایسے معاشرے میں ہو جہاں گورنمنٹ یہ کام سرانجام دیتی تھی وہ معاشرے ہی ختم ہو گئے ہیں دنیا میں اب وہ کہیں معاشرے ہے ہی نہیں اب پرائیوریٹ سکریٹ جب تک فعال نہ ہو پرائیوریٹ سکریٹ میں جب تک گنجائش نہ ہو ہم اپنے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو نہیں لگائتے ہیں یہ ایسی ہی ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی باتیں ہیں گورنمنٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ نوجوانوں کو سروس فراہم کرے یہ ایسی ہی نفرہ ہازی ہوگی یہ قصہ ہو گا سلسلہ ہو گا یہ گورنمنٹ کیا کرے پھر بلوچستان چیزے علاقوئے میں جہاں پرائیوریٹ انفارا اسٹریکچوں موجود ہی نہیں ہے وہ کیا ملازمتیں دے گی کسی کو اگر بجٹ کا جو موجودہ طریقہ کارہے اسی طرح سے چھڑا رہا تو اس طرح تو لوگوں کو نکالنا پڑے گا بجائے اس کے کہ لوگوں کو سروس دیں بجٹ کو تنخوا ہوں کو ادا کرنے کے لئے

شايد آپ کو لوگوں کو نکالنا پڑے یہ گورنمنٹ کا کام نہیں ہے اور نہ یہ گورنمنٹ کر سکتی
ہے کہ ہمارے جتنے بھی گریجویٹ ہر سال نکلتے ہیں اور اس میں بعض دوسرے صوبہ مثلا
میں پشاور کی مثال دون گا این ڈبلیو ایف لی جس کو کہتے ہیں شمالی پختون خواہ وہاں پر
صورت حال ہم سے زیادہ کیرپش ہے وہاں پر یونورسٹیز کا الجزا ہم سے زیادہ فعال ہیں اور
زیادہ گریجویٹ نکل رہے ہیں مگر گورنمنٹ کے بس کی بات نہیں ہیں کہ وہ لوگوں کو
ملازمیں میا کر سکے جب تک دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام میں اور ہمارے یہاں بھی ایک
سمی یا فل سرمایہ دارانہ نظام تکھیں جب تک انفراسٹکچر نہ ہو جب تک انڈسٹریز نہ
ہو جب تک کاروبار نہ ہو۔ بلوچستان تو ایک کلاش صوبہ ہے یہاں تو کچھ ہے ہی نہیں نہ
انفراسٹکچر ہے نہ کاروبار ہے نہ دے کر زمینداری رہ گئی ہے اس کے لئے بھی نہ
گورنمنٹ توجہ دیتی ہے اور نہ ہی ہماری بلوچستان گورنمنٹ نہ ہم میں یہ سکت ہے کہ وہ
اپنے سائل کو صحیح طریقہ سے حل کرے تو جناب والا میں یہ کوں گا کہ بجٹ میں جو بڑی
باتیں تھیں جو میں ایوان کے نوش میں لانا چاہتا تھا وہ میں عرض کرچکا ہوں ہم اپنی
طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ جو بجٹ ہمیں میا کیا گیا ہے اس میں جو فنڈز میا
ہیں اسے صحیح طریقہ سے خرچ کیا جائے۔ بعض لوگوں نے کرپشن کی باتیں کیں ہیں اور
بعض لوگوں نے اور ایسی سلطی قسم کی باتیں کی ہیں میرے خیال میں کرپشن کا ذکر کرنا بہری
بات تو نہیں ہے مگر اس سے بات کنٹول نہیں ہوتی ہے جہاں بھی کسی حزب اختلاف کو یا
کسی بھی مبرکر اگر کرپشن نظر آتا ہے تو اسے پوائنٹ آوٹ کرنے کے یہاں پر یہ کرپشن ہو رہی ہے
قانون سے بالاتر کوئی بھی نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ قانون سے بالاتر کوئی بھی نہیں ہے مگر
اس کو پوائنٹ آوٹ تو کریں ایسے جرف طریقہ سے یہ بات کرنا کہ کرپشن ہو رہی ہے
فلان جگہ یہ ہو رہا ہے فلاں جگہ وہ ہو رہا ہے میرے خیال میں یہ مناسب نہیں جناب
امیر صاحب میں ایک بات آخر میں رویت کروں گا کہ وہ یہ حزب اختلاف کے ایک

نکتہ سے ہمیں کسی حد تک اتفاق ہے اور وہ ہے ایف سی فرنٹیشن کو را اور یورو کرنسی، یورو کرنسی اور فرنٹیشن کو جب تک صحیح گورنمنٹ کے کنٹرول میں نہیں ہوں گے لوگوں کو اور عوام انسان کو بدستور شکایت رہے گی اس سے ہم اتفاق کرتے ہیں فرنٹیشن کو ر قانونی طور پر بھی بلوچستان گورنمنٹ کے دائرہ کار میں آتا ہے اگر وہ بلوچستان گورنمنٹ کے ڈسپلن کو نہیں مانتی تو ہمیں اس سلسلہ میں کوئی معقول طریقہ کار یا کوئی معقول تجویز ڈھونڈنی پڑے گی ہم ایف سی کی اس باغیانہ اس کو کس طریقہ سے کنٹرول کریں اور جب تک ایف سی کنٹرول نہیں ہوگی اس بات سے میں اتفاق کرتا ہوں ہمارے ہمت سارے قبائلی جھگڑے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں ہیں کہ شیر جان صاحب کتنے ہیں ہم کو آپریٹ کر رہے ہیں ایف سی کو آپریٹ نہیں کر رہی ہے ایف سی بلوچستان گورنمنٹ کی ایڈیشن کو نہیں مانتی جب تک ایف سی کو آپ لگام نہیں دیں گے ایف سی کو قابو نہیں کریں گے اس وقت تک یہ نہیں ہو گا۔ شکریہ جناب انہیکر صاحب۔

جناب اسپیکر : میر عبدالنبی جمالی

میر عبدالنبی جمالی : (وزیر پبلک ہیلتھ) جناب عالی آپ کا شکریہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے کم وقت ہے اس تھوڑے سے وقت میں میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا جناب عالی میں وزیر خزانہ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ کوئی انکار کر کے اس نے بجٹ کو بنایا میں سوچ رہا تھا کہ اس پر کیا تقریب کرنا کہ جواب ہی نہیں ہے دکھ کی بات یہ ہے کہ سارے صوبوں کو ہمکچیج دینے گئے مجھے افسوس سے کہا ڈلتا ہے کہ بلوچستان نے کیا قصور کیا تھا کہ اگر اس کو دو ارب یا تین ارب کا ہمکچیج دے دیتے ہمارا دل خوش ہو جاتا کہ ہم بھی پاکستانی ہیں اگر دوسرے صوبے پاکستانی ہیں تو ہم بھی پاکستانی ہیں دوسرے صوبے تو پاکستانی ہیں ہمیں تو بجٹ کو پورا کرنے کے لئے بھی کچھ نہیں مل رہا ہے افسوس ہے کاش اگر بیلز پارٹی کی حکومت ہوتی تو کچھ ایسا ہوتا لیکن لگتا ایسا ہے کہ ہمیں اپنا نہیں سمجھتے یا پاکستانی نہیں سمجھتے یا اس کو اس طریقے سے کیا گیا ہے جس طرح سے

ایسہد پاکستان میں ہوا یہاں بھی وہ قصہ ہو جائے دکھ کی بات ہے ہم پاکستانی ہیں پاکستانی رہیں گے پاکستان میں رہیں گے پاکستان سے ہمیں کوئی نہیں نکال سکے گا۔ جناب جہاں تک صوبے کے وسائل کا تعلق ہے جتنے بھی صوبے کے وسائل ہیں وہ قدرتی طور پر مرکز کے پاس ہیں۔ ماہی گیری بھی مرکز کے پاس ہے گیس ریٹ بھی مرکز کے پاس ہے معدنیات بھی مرکز کے پاس ہے دوسرے پروجیکٹ بھی مرکز کے پاس ہیں میری گزارش ہے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ماہی گیری ہمارا وسیلہ جس سے ہمیں بڑی آمدی ہو سکتی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ چتنے بھی ماہی گیری ایریا ہے وہاں سے دوسرے مرکز دوسرے ملکوں کے ٹرالر کو اجازت دیتے رہتے ہے وہ چھلی مار کے لے جاتے ہیں جس سے نہ بلوچستان کو فائدہ پہنچتا ہے نہ مرکز کو فائدہ پہنچتا ہے دنابدن چھلی کم ہوتی جا رہی ہے جو ہم سنتے آرہے ہیں شیر جان بلوچ جب بھی ملتا ہے یہ بات کرتا ہے کہ چھلی کم ہوتی جا رہی ہے تو ٹرالر کو روکنے کے لئے انظام کرے میں یہ گزارش کروں گا کہ پہنچپارٹی والے مل کر کے اپنی گورنمنٹ سے بات کرے کہ ان ٹرالر کو روکائے اور ان غریبوں کو چھلیاں مارنے کا موقع دیں تاکہ وہ کچھ خوش حال ہو سکیں۔ گیس ریٹ جو پہلاں سال سے جل رہے ہیں وہ ہمارے لئے وہی ہیں آپ کا ٹرالر چھٹا جا رہا ہے ہمارا روپیہ گرتا جا رہا ہے منگانی ڈھنی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ جو ہے ریٹ ہماوے وہی ہیں ہماری گزارش یہ ہے کہ جس پر مرکزی گورنمنٹ بیٹھ کر کے صوبائی گورنمنٹ چتنی چھل انفلیشن (Inflation) ہو رہی ہے اس کے ساتھ بیٹھ کر کے ماہرین کو بخاکر کے کوئی فیصلہ کرے یا کہ بلوچستان کی آمدی ہوئے تو یہ صوبہ میں آپ کو حل斐ہ کہتا ہوں کہ تباہ ہو جائے گا اور ہم بلوچستان کے لوگ ترقی نہیں کر سکتے ہیں جہاں تک یہ ایک آمدی کا ذریعہ تھا معدنیات جو ہمارا دوسرا آمدی کا ذریعہ ہے وہ بھی مرکز کے پاس ہے وہاں سے جو ہمیں ملتا ہے آپ بھی معدنیات کے کچھ ممبر ہمیں نکالتے ہیں اس پر میں گزارش کروں گا مرکزی حکومت سے گزارش کروں گا کہ مرکز سے ہمیں جو نیکی ملتا ہے اس میں شرافت

کرے تاکہ بلوچستان کی آمدی بڑھ سکے ورنہ بلوچستان کی آمدی کسی صورت میں نہ بڑھ سکے گی۔ جہاں تک تیل ہے تیل کی تلاش میں یہ عذر دیا جاتا ہے کہ بڑے بڑے لوگ نہیں چھوڑتے۔ اور وہ تیل نہیں لکانے دیتے جہاں کیس ہے وہاں تیل ہے تو میری یہ گزارش ہے ہمارے ساتھ ایران ہے وہاں تیل نکل رہا ہے گواہر میں ان کو کون روک رہا ہے مگر ان میں ان کو کون روک رہا ہے خاران میں ان کو کون روک رہا ہے تو شکلی میں ان کو کون روک رہا ہے لسبیلہ میں ان کو کون روک رہا ہے کہ تیل کی تلاش نہ کریں اب جو بین میں تیل نکل رہا ہے کروڑوں ارب روپیہ سندھ کو اس سے آمدی ملتی رہے تو کیا اوہر کسی نے روکا ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کسی نے روکا ہو ہمارے چیف منٹر نے تو ان کو ہر موقع پر این اوسی دیا ہے میں ایک دو دفعہ دورے پر گیا ہوں میں نے کوئی کمپنی نہیں دیکھی ہے جو ذرائع کر رہی ہو۔ جو ہمارے صوبے کو آمدی آسکے کوئی ذراائع پیدا کئے جائیں جہاں تک جتاب واپڈا کا تعلق ہے اس سے بھی ہمیں آمدی کی بجائے نقصان ہو رہا ہے اگر واپڈا لکس ریٹ مقرر کرتی ہے تو اس کو بھی لکس ایکڑ سریاب کرنے چاہئے ورنہ جو ہے زمیندار کے تین فیس نہیں ہیں تو ٹھہرا کیں نہیں چلنا ہے اور لفکھجوٹیشن ہے اس کے بعد لوڈشیڈنگ ہے پانی بیہاں سے روانہ ہوتا ہے وہاں ٹیوب ویل بند ہو جاتی ہے کہ بکلی بند ہو گئی ہے لکس ریٹ کے لحاظ سے وہ اپنے پیے تو لیتے ہیں لیکن زمیندار آباد نہیں ہو رہا ہے لیکن برباد ہو رہا ہے اس نے بچوں کے زیور پنج کر کے ایک ٹیوب ویل لگایا وہ ٹیوب ویل ہیں ایکڑ یا تیس ایکڑ کے لئے پانی دینا تھا اگر یہ واپڈا تیس ایکڑ نہیں صرف پندرہ ایکڑ ہی آہاد کر کے دے ذمہ داری سے وہ بھی ایکڑہست میں آئے وہ اگر دے تو ہمارے لوگوں کو فائدہ ہو سکتا ہے ورنہ ہمیں اس واپڈا سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا جائے گا جیسا حید خان نے کہا ہے زمیندار نقصان میں جا رہے ہیں پانی کا لیول تو پنجے جا رہا ہے لیکن اپنی زمین کا پانی کا لیول بھی تباہ ہو رہا ہے اپنے جو وسائل تھے لگائے تھے وہ بھی ختم اور آمدی بھی نہیں ہو رہی ہے میں

سمحتا ہوں کہ واپڈا کے لئے یہاں جو مرکز کے مجرم بیٹھے ہوئے ہیں وہاں جا کر یہ بات کرے کہ اگر ایک ثوب دیل جو تین انج کا ہے وہ پچاس ایکٹ آباد کر سکتا ہے اگر پچاس نہیں تو ہمیں تمیں تو چاہئیں۔ پہنچن تو آباد کر کے دو اگر یہ آباد نہیں ہیں تو یہاں کیا ہو گا۔ ہم پانچ سو فٹ چھ سو فٹ سے ہم پانی نکال رہے ہیں تو یہاں آبادی نہیں ہو گی بلکہ غربت اور بڑھتی جائے گی جناب والا ہمارے پروجیکٹ جتنے بھی چل رہے ہیں ہم تمیں پرسنٹ دے رہے ہیں اور ستر پرسنٹ درلڈ بینک دے رہی ہے اور میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس میں دوسری فیسیں جو درلڈ بینک والے لے رہے ہیں اس میں تمیں پہنچنیں فیصد چلا جاتا ہے اور ہم جو آئندہ اس کو ایک سو پرسنٹ پر منافع دیں گے اور یہ ہم پر قرضہ چڑھتا جا رہا ہے دوسرے صوبوں میں تو عنایات ہوتی جا رہی ہیں ہم پر قرضہ بڑھتا جا رہا ہے اور یہ قرضہ جب لینے کی صورت میں آجائیں گے تو اس وقت یہ صوبہ اس قابل نہ ہو سکے گا کہ دے سکے بلکہ اس صوبہ کو پہنچا پڑے گا اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم دیں پیسے بلکہ مرکز ہمیں عنایت کرے تاکہ ترقی ہو انہوں نے تو دو رب روپے کی پچھلے سال کنوئی ڈالی کہ آپ کے اوپر یا انٹریس ہے۔ دو ارب روپے ہم نے انٹریس میں لے گئے جو ہمیں مل رہا ہے اس میں سے بھی ہم سے انٹریس لے رہے ہیں بھائی بلوچستان نے ہمیں دیا کیا ہے۔ لوگوں کو آپ نے کہاں خوش حال بنایا ہے کہ اس لحاظ سے نیکیں دے سکیں ہم نے تو کچھ لیا نہیں ہے دوسرے صوبوں کا نیکیں بھی ہو ہمیں سے وصول کیا جا رہا ہے یہ دکھ کی بات ہے کہ جب ہمیں خوش حال نہیں کر سکتے ہو ہمیں بجٹ نہیں دے سکتے ہو ہمیں پیسے نہیں دے سکتے ہو پھر ہم پر انٹریس ڈال کر کے وہ پیسے واپس لے رہے ہو جو پاکستان پر ہیں جو قرضہ جات پاکستان پر ہیں اس کے انٹریس ہم سے لئے جا رہے ہیں ہم نے کیا گناہ کیا ہے جناب اللہ، کار، حکم، بر سلطہ ہم نے ناتھا کر سنڈ ک جیہ، مارہ جگہ، ہر، بلوچستان میں

سے سونا نکلے گا اب سونے کی بجائے چاندی نہیں نکل رہی ہے اب تو کچھ نہیں نکل رہا ہے اور نوکریوں کا تعلق ہے مجھے سمجھے نہیں آئی کہ بلوچستان کے لوگوں کو کب میں کیس کب ہمیں اپنا حق ملے گا اگر صادق صاحب کو کچھ نوکریاں ملی ہیں تو انہوں نے اپنی پانٹ دی ہیں لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ ہمارا حق کتنا بتا ہے اور بلوچستان حکومت سے ہی وہ نوکری کے لئے کوایضاً کرتے ہیں ان کے نام لیں۔ لست بھیجیں تو اسی صورت میں بلوچستان کے کوئے سے دی جائیں ورنہ یہاں ہوتا ہے کہ جب اخبار میں دیتے ہیں با خطوط لکھتے ہیں جب یہاں تک پہنچتا ہے وہاں انترویو بھی ہوچکے ہوتے ہیں اور نوکریاں بھی چلی جاتی ہیں نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ آپ نہیں آئے مکران والا آدمی خاران والا آدمی گواہ والا آدمی کو کیا پتہ ہے کہ کون سی ذیث آپ نے رکھی ہے جب وہ لیٹ ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں آئے تو بھروسہ یہ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے جیسے واپڈا میں کوئی نہیں اوہی ڈی سی میں ہمارا کوئی آدمی نہیں ہے زراعت میں کوئی آدمی نہیں ہے آخر کیوں نہیں ہے جب تک یہ چیزیں ٹھیک نہیں ہوں گی تو خاص کر بلوچستان تو ترقی نہیں کرے گا بلوچستان کی ترقی تو میں کہتا ہوں کہ نوکریوں پر ہے جتنے بھی ایک لاکھ آدمی ہیں نوکری پر ہیں یہی ترقی ہے اور کوئی ترقی نہیں ہے ان کو تنخواہیں دے رہے ہیں ان کے بچے پال رہے ہیں خدا ان کو خوش رکھے یہ بلوچستان کی خدمت کر رہے ہیں ورنہ ہمارے پاس کوئی پیسہ نہ آیا ہے نہ آئے گا صادق صاحب سے بات کی ہے کہ بی بی صاحبہ آرہی ہے وہ دے گی کیوں نہیں دے گی۔ ہمارا حق بتا ہے لیکن بھیک کی صورت میں نہ دے دکھ کی بات یہ ہے کہ جیسے دوسرے صوبوں کو دیا ویسے ہمیں ملنا چاہئے ہم نے کیا گناہ کیا ہے۔ ہم نے گناہ نہیں کیا ہم صوبے میں ہیں ہم پاکستان کے مالک ہیں پاکستان کا کوئی اور مالک نہیں ہے یہ صوبے والے مالک ہیں اگر اس صوبے والے پاکستان میں نہ جاستے تو آپ کا پاکستان نہ بتا۔ جناب عالیٰ بہت سے پروجیکٹ کے لئے میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ یہ روے دیں کہ جا کر وہ اندھہ ستری لگائے جب میں یا پھر او تھل میں اس کی

زندگی گزر جائے گی اس کو لون یا اس کو اوڑی سی نہیں ملے گی اگر کسی کو ملے گی تو کراچی والے بندے کو ملے گا اگر کسی کو ملے گا تو گنجانوالے بندے کو ملے گا لیکن ہمارے لئے بلوچستان والے کے لئے نہ ہمکچ کی سولت ہے نہ کوئی انڈسٹریل میں کوئی لون ہے اگر لون ملے گا تو ہم کر سکیں گے اور ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں ہے یہ بھی میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے بھائی جو اقتدار میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ جا کر بات کریں اور کسیں کہ خدا کے لئے اس صوبہ کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے اگر دوسرے پروجیکٹ کے لئے نہیں دیتے کوئی اسٹوریج کے لئے دے دیں فروٹ کے لئے دے دیں سیب کے لئے دے دیں آلو اور ٹماٹر ان چیزوں کے لئے دے دیں۔ تاکہ ہم اس کو محفوظ کر سکیں اور جب ریٹ اچھے ہوں ہم بچ سکیں۔ آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہوں کچھ دل کی باتیں تھیں مرکز ہمارے ساتھ بیٹھ کر کے بات کریں یہ سوتیلی ماں کا سلوک چھوڑ دیں بیٹھ کر کے ہمارے وسائل جو ہیں ان کو فروغ دیں ان کے اچھے ریٹ کریں تاکہ ترقی کریں ورنہ بلوچستان ترقی نہیں کرے گا۔ آخر میں میں پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص کر ان لوگوں کا جنہوں نے اس کا ساتھ دیا ہے بحث کو اس طریقے سے بنایا ہے کہ خدا جانتا ہے جو خسارا ہے اللہ کرے مرکز پورا کر دے ورنہ یہ بھی ہمارے اوپر قرضہ بن جائے گا اور قرضے تلتے قرضے تلتے ہوتے جائیں گے اور قبر میں بھی قرضے تلتے ہوں گے۔ شکریہ پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر : شکریہ

جناب اسپیکر : شکریہ جمالی صاحب

جناب اسپیکر : میر محمد صادق عمرانی صاحب

میر محمد صادق عمرانی : جناب اسپیکر شکریہ آپ نے مجھے یہاں بحث پر بولے کا موقعہ دیا یہاں پر اپوزیشن نے اور ٹریئیوری ینجیوں کے تمام ساتھیوں نے بحث پر اور وفاقی زیادتوں یا صوبے میں ہونے والی ثالثانیوں کے بارے میں مختلف حصوں پر بحث

کی ہے اظہار خیال کیا ہے میں بھی کچھ عرض کروں میں اس بحث میں الجھنا نہیں چاہتا کہ میں یہ کوئی کہ یہ بحث آئینی ہے یا غیر قانونی بحث ہے میں ایک کھنی بات کہنا چاہتا ہوں جب تک صوبے کے تمام لوگوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک روا نہیں رکھتے۔ تو آپ خارے ہی خارے میں رہیں گے جناب اپنے پاکستان پہلے پارٹی اور اس کی فائدہ پر تنقید کی جاتی ہے کہ بلوچستان کو اس کا جائز حصہ نہیں دیا جا رہا ہے اور اس بات کو تسلیم نہیں کیا جاتا کہ وزیر اعظم محترمہ بھٹو صاحب ہے جو بلوچستان کی ذاتی طور پر تکمیلی کرتی ہیں۔ جب صوبے میں سخت وقت آیا مالی بحران پیدا ہوا۔ انہوں نے ہماری بات اور اس اسمبلی میں تمام بیٹھے ہوئے اراکین کی بات سنی۔ گزشتہ برس 1995ء میں ایک بحران پیدا ہوا صوبائی اسمبلی نے ایک مشترکہ قرارداد منظور کی وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں سے جا کر محترمہ وزیر اعظم بھٹو صاحب سے ملاقات کی اور اپنی ضروریات کے مطابق فنڈ مانگا تو انہیں ان کی ضروریات کے مطابق انہیں فنڈ فراہم کئے گئے جناب اپنے اس سال بحث سے پہلے بلوچستان نے مطالبه کیا تو انہوں نے روایت کے مطابق بلوچستان کو مدد کی پاکستان پہلے پارٹی کا رویہ ماضی کے حکمرانوں کی طرح نہیں ہے۔ ان کا رویہ ہمیشہ خدمت کا عوامی سائل حل کرنے کا اور عوام کی فلاج و بہود کا رہا ہے وزیر اعظم محترمہ بھٹو نے بہلا اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں بلوچستان کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا ہے یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے ایوارڈ نافذ کیا گیا تو حکومت بلوچستان نے اسے اپنی بڑی کامیابی قرار دیا حالانکہ گیس کی رائفلی کے لئے جو فارمولہ طے کیا گیا تھا وہ کسی بھی طرح بلوچستان کے مخادرات کے مطابق نہیں تھا۔ جناب اپنے آج بلاشبہ سارے بلوچستان کو تشویش ہے کہ صوبے میں انتظامیہ کے اخراجات بڑھ رہے ہیں ان اخراجات کی بات نہیں کر رہا ہوں جو نئے منصوبوں کی تجھیں سے جو غیر ترقیتی اخراجات نجی جاتے ہیں میں ان اخراجات کی بات کر رہا ہوں جو وزراء کی فوج اور میں تمیں قیمتی گاڑیاں رکھ کر وسائل کو بر باد کر رہی

ہیں ضرورت ہے جناب ان اخراجات کو کم کیا جائے اگر وزیر اعلیٰ صاحب ان وزراء کو نکال نہیں سکتے تو خدارا ان کی اس فضول خرچیوں کو کنٹرول کریں ورنہ آپ کو ہر بار وسائل کی کمی شکایت رہے گی۔

جناب اپنیکر صوبے کے اندر وسائل کی شکایت اور کمی اس وقت سے شروع ہوئی ہے جب اس ملک میں ۶ اگست ۱۹۹۰ء کو صدر غلام اسحاق خان کا عوامی حاکیت اور جمہوری اداروں پر کھلا کھلا ڈاکہ ڈالا تھا اور اس ملک میں عوامی حاکیت کی بجائے مسلم لیگ کو چور دروازے سے اقتدار میں لا یا گیا۔ اس ملک میں جو کچھ ہوا آگے بات کروں گا اس صوبے میں جو کچھ جو حکومت بنی تھی اس نے غیر ترقیاتی اخراجات شروع کئے تھیں اور حکومتیں بلوچستان کے اندر بینیں ان اخراجات کے بوجھ تھے دینیں رہیں گیں۔ آج جو نئی جاری ایکیمیں ہیں سب ان کی شاہ خرچیوں کی ہیں۔ ۱۹۹۰ء کے انتخاب کو اس لئے رد کر دیا گیا تھا کہ ہبہ پارٹی آئی تو مارشل لاء کے گماشتنے جنوں نے لوٹ مار کے دولت جمع کر رکھی تھی وہ ان سے واپس لی جائے گی اس لئے الیکشن ۱۹۹۰ء کے نتائج کو بھی لوٹا گیا جس کے نتیجے میں مارشل لاء کے دور میں جنم لینے والے سیاست دان اور ماضی کے فرسودہ راہ نما ملک پر مسلط ہو گئے صوبوں کے اندر قومی وسائل کو لوٹا گیا۔ اس وقت اس طبقے کا یہ عالم ہے کہ اس وقت ملک کے اندر انہی لوگوں کے وسائل کا قبضہ ہے اگر ہمارے وزیر خزانہ صاحب اپنا سودا دا کریں تو میں کہتا ہوں کہ بلوچستان کا خمارے کا بیٹ سارے کا سارا پورا ہو جائے گا اور اس کی کمی کو وہ پورا کر سکتے ہیں۔ انہیں شاید صوبے سے کوئی ہمدردی نہیں ہے جناب اپنیکر اچھلی حکومتوں میں یہاں پر نہیں تھا۔ جناب ہمارے وزیر خزانہ کے پاس اتنی دولت ہے اس رقم پر جو سود بنتی ہے وہ سود بھی اگر ادا کریں تو بلوچستان کی پسمندگی دور ہو جائے گی۔ جہاں ترقی کی ضرورت ہے اس پر وہ خرچ کرے۔ تو ایک مسلمان کے پاس اگر اتنی دولت ہے شرعی نیاز سے وہ اگر زکوات ادا کرے عشرہ ادا کرے تو میں سمجھتا ہوں اس سے بھی خوش حالی آئے

گی۔ ہم اپنی حکومتوں کے بینجوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں سے توقع کرتے ہیں وہ یہاں دوست لے کر آئے ہیں۔ اسی طریقے سے اپوزیشن کے اراکین اسیلی کو بھی عوام نے عوای مینڈیٹ ریا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب ان پر مشکل وقت آیا ظاہر ہے کہ ہمارا فرض بنتا ہے گویا کہ یہاں مختلف پارٹیوں کی مخلوط حکومت ہے اور اسی طرح اپوزیشن میں بھی کولیش ہے مختلف پارٹیوں کے جو مختلف سوچ رکھتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ سب کا مفادات مشترک ہے ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ صوبہ ترقی کرے اور بھی چاہتے کہ صوبے کے اندر ترقی ہو لیکن ہم ان سے ضرور یہ توقع کرتے ہیں کہ جس طریقے سے وہ اپنے اپنے علاقوں کو ترجیحاتی بنیادوں پر اسکیمات دیتے ہیں تو ہم چیف مشر صاحب سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ بھی بلا امتیاز ان کے لئے سب برادر ہونے چاہئے کہ عوای مینڈیٹ ہم لوگ بھی لائے ہیں جہاں ضرورت ہو اگر اپوزیشن کے ممبران چیف مشر صاحب سے مل کر یہاں وزیر خزانہ سے مل کر کوئی ایسی تجویز انسیں پیش کرتے ہیں جو واقعی حقیقت پر مبنی ہے جیسخت ہے تو کم از کم انسیں یہ سوچ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہے اسی طریقے سے جناب اسپیکر صاحب کو یہ یاد دلاتا ہوں کہ انہوں نے ستمبر 1993ء ڈیرہ مراد جمالی کا دورہ کیا جہاں ان سے مختلف و فوڈ نے ملاقات کی اور میں نے بھی کئی بار ان سے گزارش کی کہ یہ ہم سب کا ہے اور خان جمالی صاحب کے والد کے نام پر ڈیرہ ہے وہاں حالت یہ ہے کہ پٹ فیڈر کے کنارے پر ڈویٹل ہیڈ کوارٹر ہے تین مینٹیں چانے کہ وہاں لوگوں کو پانی پینے کے لئے میر نہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے خود یہ اعلان کیا تھا اور وعدہ کیا کہ میں ایک واٹر اسکیم دوں گا لیکن معلوم نہیں کہ وہ اپنا وعدہ اب تک کیوں پورا نہیں کرتے تو اس سلسلے میں ان سے عرض کروں گا کہ وہاں کے لوگوں پر رحم کرتے ہوئے کیونکہ وفاقی حکومت نے بھی انسیں ہدایت کی اور (پی اینڈ ڈی) ڈیپارٹمنٹ سے چھٹی بھی آیا کہ جی وہاں سیب کا خصوصی گرانٹ ان کو دیا جائے

ہے اس میں واٹرپلائی دے تو میں توقع کروں گا کہ وہ ہماری اس تجویزک و نظر انداز نہیں کرے گا جناب اپنیکر موافقات کے شعبے میں جب سے موجودہ حکومت بر سرا اقتدار آئی ہے موافقات کے حوالے سے مسلسل ہمارے علاقے کو نظر انداز کیا جا رہا ہے وہاں مساوائے ہائی وے روڈ کے علاوہ کوئی اپنچ سڑک موجود نہیں جب کہ پورا نصیر آباد ڈویژن ایک زرعی علاقہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں تک زراعت ہو یا زرعی علاقہ ہو وہاں کے غریب کسانوں کو جدید سولتین میرکی جائے اس بحث میں بھی اور ماضی میں بھی خود چیف منشہ صاحب نے وعدہ کیا تھا چھتر پولیڈی روڈ کی تغیری کر دیں گے گے لیکن وہ وعدہ پورا نہیں ہوا میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس روڈ کو ضرور ترجیح دیں گے کیونکہ یہ ہر لحاظ سے اہم اور ضروری ہے کم از کم انہوں نے جو خود عوام کے ساتھ اور میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس بات کا خیال رکھ کر پورا کرنا چاہئے جناب اپنیکر میں ایک بات ضرور کروں گا کہ اس اسمبلی میں چتنے اڑائیں موجود ہیں ہر ایک کی خواہش ہے کہ ان کے علاقے میں ترقی ہو اور بلوچستان کو سر بیز اور خوبصورت بنایا جائے اور اسی طریقے سے کوئی ہمارا صوبائی دار الحکومت ہے۔ میں صرف وزیر اعلیٰ صاحب کو ایک گزارش کروں گا کہ یہاں پر بلدیہ کمپلیکس ایک خوبصورت کمپلیکس بنایا گیا۔ اس کی خوبصورتی کو منانے کے بجائے وہاں جو کھوکھے تغیری کئے جا رہے ہیں۔ کھوکے ہوتے ہیں لکڑی کے لیکن اس کے ساتھ اگر وزیر اعلیٰ صاحب خود جا کر موقع دیکھے میں یقین کے ساتھ کروں گا کہ وہ فوری طور پر یہ آرڈر دیں گے کہ یہ کھوکے نہ بنایا جائے کیونکہ یہ کھوکے میں روڈ کے بجائے وہاں آر سی سی کے چھوٹے دکانیں بنائے جائے اس لئے میں ان سے توقع کرتا ہوں کہ وہ خود اگر نہیں بھی کہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ چلیں گے وہ خود دیکھ لیں اگر وہ خود بہتر سمجھتے ہیں تو ہم ان کے اس فیصلے کی تائید کریں گے جناب اپنیکر ہماری خواہش ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہم سب مل جل کر اس صوبے کی ترقی پر خصوصی

طور پر توجہ دے کیونکہ تم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک بلوچستان کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا رہا لیکن یہ فخر ہماری پارٹی کو اور ہماری قیادت کو ضرور حاصل ہے کہ چاہے ذوالقدر اعلیٰ بھروسہ کی دور حکومت ہو یا بے نظیر بھروسہ صاحبہ کی موجودہ حکومت انہوں نے بلوچستان کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے آج بھی اس صوبے کے اندر جو اہم منصوبے ہیں اس کے دور حکومت کے ہیں۔ تو اس کے علاوہ بھی ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حزب اقتدار کے رائکین یا قائد ایوان چاہے ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو صوبے کے مفاہمات کی تکمیل کرے تو ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ صوبے کے اندر ہم چاہئے کہ ماضی میں جو نافدیاں اس صوبے کے اندر رہی ہے اس کا ازالہ ہو سکے اور ہم بھی چاہئے ہیں کہ ہمارا صوبہ رقبے کے لحاظ سے س ملک کا سب سے بڑا ایک صوبہ ہے لیکن یہاں ہمیں جو وسائل میر ہوئی چاہئے وہ وسائل میر نہیں ہیں اب سوال رہا وسائل کا کچھ وفاقی حکومت کی مجبوریاں کچھ صوبائی حکومت کی مجبوریاں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں آج کے اس دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب مل کر بلوچستان کے اندر جو قدرتی وسائل ہیں اگر ہم ان قدرتی وسائل کو نکالنا چاہیں تو وہ قدرتی وسائل خاران میں یا محکن کے کسی علاقے میں چاہے وہ ژوب میں ہو چھے وہ کوٹلو میں وہ صرف ایک فرد واحد کی ملکیت نہیں بلکہ اس صوبے کی عوام کی ہے اگر وہاں سے قدرتی وسائل کو نکالا جاتا ہے تل نکل آتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے عوام کی زندگی اور یہاں سے قدرتی وسائل کو نکالا جاتا ہے تل نکل آتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے عوام کی زندگی اور یہاں کی خوش حالی کا ایک ایسا دور اس صوبے کے اندر آئے گا جو آنے والے شیں ہمارے دوستوں کو ہیشہ یاد رکھیں گے کہ انہوں نے اس صوبے کے لئے ایک بہتر ایسا منصوبہ دیا کیونکہ انسانی زندگی میں یہ اسپلیاں آنی جانی چیز ہے لیکن تاریخ میں ایسی چیزیں ہیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں اس سلسلے میں ٹریوری ہنجڑ پر پہنچے ہوئے دوست خصوصاً قائد

ایوان اس پر خصوصی توجہ دیں گے۔ اور یقیناً اس مسئلے میں جو بھی اپوزیشن سے اور ہمارے پارٹی سے تعاون چاہیں گے ہم ان کے ساتھ ہیں تاکہ یہاں پر قدرتی وسائل کو نکال کر بلوچستان کے عوام کو مال کیا جاسکے اسی طریقے سے جناب اسٹیکر میں یہ بات ضرور کھوں گا جیسے کہ کچھ ہمارے دوستوں نے بات کی کہ وفاقی حکومت M.N.As/M.P.As کو فنڈز فراہم نہیں کرتی میں اس فلور پر کہتا ہوں جناب اسٹیکر کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ جس طریقے سے اپوزیشن میں رہتے ہوئے ہمارے علاقوں میں زیادتیاں ہوتی ہے یا جو ترقیاتی ہمارا جو حق بنتا ہے علاقے کا تو ہم چیف میر کو یا وزیر خزانہ صاحب کو کہتے ہیں کہ ان علاقوں کی اسکیمات شامل کرے ظاہر ہے کہ اگر ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

اگر ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو ضرور ہم یہ بات اپنی پارٹی کی سطح پر اٹھانے کے لئے تیار ہوں لیکن اس فلور پر صاف الفاظ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب اسٹیکر یہاں پر جو گیارہ ایم اے ہیں ان کو پائچ کروڑ پچاس لاکھ سالانہ ان کو نیا جاتا ہے اسی طریقے سے جناب اسٹیکر جو سینیٹر ہے ان کو ترقیاً صحیح اعداد و شمار تو معلوم نہیں لیکن دس کروڑ کے قریب ان کو یہ رقم دی جاتی ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کی بنیاد پر اپنے علاقے کے اسکیمات وفاقی حکومت کو دیں جس طریقے سے صوبائی حکومت ہم سے اپنے اپنے علاقوں کے پچاس لاکھ روپیہ ایم پی اے فنڈز کی گرانٹ ہمیں دہ دے رہے ہیں اور تجاویز مانگتے ہیں تو اس پر عمل کیا جاتا ہے اسی طریقے سے وہاں سے بھی رقم ان کو فراہم کی جاتی ہے اسی طریقے سے جناب اسٹیکر پر اس بات سے ہم اتفاق رکھتے ہیں کہ یہاں بلوچستان جو پاکستان کا سب سے بڑا رقبے کے لحاظ سے ایک اہم صوبہ ہے تو اس کو زیادہ سے زیادہ فنڈ فراہم کر دینے چاہئے تاکہ یہاں پر بلوچستان کی جو خشہ سڑکوں کی جو حالت ہے اس کو بہتر بنایا جاسکے جہاں تک جناب اسٹیکر اسی طریقے سے اپوزیشن ٹریئری پینچھے سے تعلق رکھنے والے اراکین اسیملی نے یہ کہا کہ جی دوسرے صوبوں کو وزیر اعظم نے

خصوصی پہمکچ دیا لیکن بلوچستان کو نظر انداز کیا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب اسٹیکر جس طریقے سے ہماری پارٹی کو لاہور کراچی عزیز ہے اس طریقے سے کوئے ثواب لوار الائی پیش کا وہ ہر علاقہ ہمیں عزیز ہے کیونکہ ہم سیاسی سوچ رکھتے ہیں اور سیاسی بنیادوں پر ہم چاہتے ہیں کہ بلا انتیاز لوگوں کی خدمت کی جائیکے آج بھی پورے اس پختون بلٹ میں ہم بلوچستان کو تاریخی یا جغرافیائی لحاظ سے تقسیم کرانا نہیں چاہتے کیونکہ ہماری پارٹی انسانیت نسلی یا اسلامی تھببات سے پاک اس ملک میں اس صوبے کے اندر اس معاشرے کے اندر ہم ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں پر انسانیت کے جذبے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے گا اسے قائم کرنے کے ہمارے میں ہمارے دوستوں نے جس کا ذکر کیا کہ نظر انداز کیا گیا ہے یقیناً ایسی کوئی بات نہیں ہے وزیر اعظم پاکستان نے اپنے مصروفیات سے وقت نکال کر وہ کوئے آری ہیں یقیناً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئے کو اتنا کچھ دیا جائے گا کہ ماضی میں اس کوئے کو اتنی رقم فراہم نہیں کی گئی ہو اس سے زیادہ رقم فراہم کی جائے گی لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا ایک صحیح استعمال ہو بلوچستان کے مفادوں کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہیں دیکی کوئی بات نہیں ہے لیکن ہم بھی چاہتے ہیں کہ آپ دوستوں کی طرف سے بھی اپوزیشن کو ہر سطح پر نظر انداز کرنے کا جو مرحلہ ہے چاہئے وہ انتظامی امور ہو یا اور مسائل ہو اس کا جو ہے زالہ ہوتا چاہئے اسی طریقے سے جناب اسٹیکر صاحب آج یہاں پر تمام دوست موجود ہیں جنہوں نے عوام سے دوست لے کر یہاں آئے ہیں چاہے اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہوں چاہے ٹریوری ہندھڑ سے ہمارے دوست ہم سب اس بات سے متفق ہیں کہ اس ملک میں اس صوبے کے اندر جو یورپ کیسی کی جو گرفت ہے وہ بہت معبوط ہے یہاں پر یقین جانیں وزراء کو تو چھوڑیں جب ارکین اسمبلی جاتے ہیں وہاں پر ملنے کے لئے تب بھی دفاتر ۲۴۔ د۔ ن۔ م۔ ت۔ س۔ م۔ ۱۷۔ خود گیا میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ

میں چیف نسٹر صاحب کو یہ کہوں گا کہ جو بھی ہو وہاں پہنچے ہو وہ ہمارے بھی دوست ہیں
بھائی ہیں جب ایک آدمی سرکاری ملازم ہے اگرچہ نواب ہے خان ہے وہ اپنی جگہ پر
لے جب ایک آدمی سرکاری ملازم ہے جب گورنمنٹ سے تنخواہ لیتا ہے وہ گورنمنٹ
آف بلوچستان کا یا گورنمنٹ آف پاکستان کا ملازم ہے تو ملازمت کی حیثیت سے عوام کو
تو چھوڑے اداکین اسیلی کی توبین نہیں کرے یہ بات میں چیف نسٹر صاحب کو ضرور
عرض کروں گا کہ وہ ان چیزوں کا سختی سے نولس لیں جناب اپیکر صاحب میں آپ کا
شکریہ ادا کرتا ہوں خاص کر جعفر مندو خیل کا انہوں نے آج بڑی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا
اور ہماری ہاتھیں سینیں اگر وہاں سے بھی روایات کو برقرار رکھا جائے تو یقیناً ہماری
طرف سے بھی وہی روایا ہوں گی ان لفاظ کے ساتھ میں آپ کا اور تمام اداکین کا
شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اپیکر : شکریہ صادق صاحب۔

ظہور حسین کھوسہ : جناب اپیکر صاحب میں آپ کا بہت مخلوق ہوں کہ
آپ نے مجھے موقع دیا سب سے پہلے تو میں اس کی تردید کروں گا کہ محمد صادق صاحب
نے جو ابھی کہا ہے کہ پہلے پارٹی کا جو ہے ہمارے صوبے کے اوپر احسان ہے کوئی ملی
امداد کیا ہے کوئی مالی امداد نہیں کیا ہے بلکہ ہمارا حق ہے اور بلکہ انہوں نے ہمارا حق
غصب کیا ہے بڑے مشکلوں سے اور بڑے جدوجہد کے بعد جو ہے ہمیں کچھ ارب روپے
ملے ہیں اور کچھ جو ہمارے حقوق بنتے تھے وہ بھی نہیں ملے تو بہر حال یہ اچھی بات ہے
کہ محترم اس کے بعد آئے گی اور کچھ اعلان کریں گے وہ بھی ہمارا حق ہو گا نہ کہ کسی کا
احسان ہو گا تو بہر حال میں زیادہ تر جو ہے صوبے سے بھی اور اپنے حلقہ انتخاب تک
کیونکہ وقت بہت کم ہے باقی ساقیوں نے بھی بولنا ہے نام بھی کافی گزر چکا ہے تو جناب
اپیکر ہمارے قبائلی روایات رہن سنن آپس میں اس طرح ہے کہ ہم ایک دوسرے
سے بہت ہی قریب ہیں اور ہماری صوبائی اسیلی ایک گھر کے مانند ہے سال کے شروع

و رسال کے آخر میں ہم حساب کرتے ہیں کس طبع میں کتنا کام ہوا ہے یا ہو گا اور کس حلقة انتخاب میں کتنا کام ہوا یا ہو گا جناب اپنے صاحب جب باہر کا سیال ہمارے صوبے کا حق ایسا غصب کرتا ہے اور ہمارا بڑا بھائی حکومتی پارٹی کے ارکان تمام بھائیوں یعنی حزب اختلاف اور اکٹا کرتا ہے کہ مرکزی حکومت ہمارے حصے کا فذ نہیں دے رہا ہے ہم صوبائی ملازمین کو تشویح کہاں سے دیں گے اس سال کا بجٹ کس طرح بنائیں گے تو جناب اپنے صاحب اس وقت حکومتی پارٹی کو حزب اختلاف یاد آ جاتی ہے تو ہم حزب اختلاف کے اراکین ہر سال اپنے صوبے کے خاطر اپنے بڑے بھائی حکومتی پارٹی کا ساتھ دیتے ہیں اور مرکز کے خلاف اس صوبے کے حقوق کے لئے پورا ساتھ دیتے ہیں اور یہاں تک کہ اپنے صوبے کے حقوق کے لئے اسیلی سے استحقی دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں لیکن جب کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے تو حکومتی پارٹی شتر مرغ کی طرح آنکھیں جو ہے زمین کے اندر دھونس دیتی ہے اور حزب اختلاف سے آنکھیں پھیر لتی ہے اور ہمیشہ یہ چار سال سے ہوتا رہا ہے اور منافقت کرتے ہوئے یک لخت حزب اختلاف کے حلقة کو نظر انداز کر دیتا ہے اور صرف حکومتی پارٹی کے اراکین کے حلقة انتخاب کو فذ دیا جاتا ہے یا پھر ظفر موج وزیروں کے جیبوں کے لئے رقم رکھا جاتا ہے تاکہ یہ لوگ صوبہ بلوچستان کے خون پیڈنے کا کمایا ہوا رقم کو کھا جائے اور راتوں رات امیر بن جنچے جناب اپنے صاحب اس طرح کا ذکر کل سرور خان صاحب نے بھی حکومت میں وزیر ہوتے ہوئے بھی کیا تھا۔

جناب اپنے صاحب اس طرح کا ذکر کل سرور خان صاحب نے بھی حکومت میں ہوتے ہوئے کیا تھا چونکہ اس کابینہ میں شامل ہے چاہئے تو یہ ہے یا تو سرور خان صاحب ریضاخان کریں یا تو صوبائی حکومت کو میرے خیال میں خود یعنی استحقی دینا چاہئے جب ان کا ساتھی ان کے وپر الزام لگاتا ہے جناب اپنے صاحب بلوچستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسی صوبائی حکومت ہے جو کہ کمزور ترین حکومت ہے اور صوبے میں امن و اس نہیں

ہے الزام لگایا جاتا ہے جیت کے میران کو ڈیل پر مست دیا جا رہا ہے لیکن ان کے اپنے پارٹی کے لوگ یہ بول جاتے ہیں ایک ہی وقت میں سانچہ ہزار ڈیل ڈیل جو ہے کس کو دیا جاتا ہے ان کو معلوم ہے اور جب کوئی خباری خبر کی صورت میں یا آرنیکل کی صورت میں کوئی کرپشن کا خبر چھپتا ہے تو حکومتی ٹولہ لکھنے والے کو اخبار مالکان کو اشتہار نہ دینے کی دھمکی دے کر ملازمت سے برخواست کرتا ہے اس طرح کا آرنیکل انتخاب اخبار میں لکھنے کی پاداش میں کاظم مینگل صاحب کو حکومتی پارٹی نے دھمکی دے کر نکلوادیا اور بے روزگار کروایا گیا جناب اپنیکر اس طرح امن و امان کے نام پر پچاس کروڑ روپے کی رقم سے زیادہ امن و امان بجل کرنے کے لئے رکھا گیا جو کہ امن و امان صوبے کے عوام کے سامنے ہیں میں صرف اس کا ایک مثال آگے چلن کر ایک ضلع صرف جعفر آباد کا دوں گا جناب اپنیکر صاحب صوبائی حکومت کا چوتھا بجٹ پیش کیا جا رہا ہے جو کہ ان چار بجٹ کے دوران ایک دفعہ بھی میرے حلقہ انتخاب میں کوئی ترقیاتی کام نہیں رکھا گیا ہے ورنہ ترقیاتی کام اور نہ ہی ان گواینک اسکیم انہوں نے جو ہے کنٹینر رکھا ہے تو جناب اپنیکر صاحب میں کچھ اپنا حلقہ انتخاب کے متعلق کہنا چاہوں گا اپنے علاقے کی ضرورتیں اسیلی کے ایوان کے ذریعے بتانا چاہوں گا آپ کے توسط سے یعنی اس بجٹ کو کسی طرح روایا نہ کر کے جزب اختلاف کے حلقہ انتخاب کو بھی شامل کیا جائے جس میں بالخصوص میرا حلقہ جعفر آباد پچھلے دور میں بھی جمالی حکومت کے دور میں بھی بالخصوص میرا حلقہ کو نظر انداز رکھا گیا اور اسی طرح اور اس دور میں بھی پورے چار سال اور یہ چوتھا بجٹ ہے اس صوبائی حکومت کا میرے خیال میں کوئی بھی ترقیاتی کام میرے حلقے میں اشارت نہیں کیا گیا ہے آخر کیا وجہ ہے میرے ساتھ کون سے ذاتیات ہیں میرا حلقہ تو چیف فشر کے حلقے کے کوئی قریب تو نہیں ہے جو میں ان سے کوئی سیاسی اختلاف رکھتا ہوں یا کوئی میرا ان سے سیاسی مخالفت ہے کیوں میرے حلقے کو نظر انداز کیا جاتا ہے کیا میرا حلقہ صوبہ بلوچستان کا حصہ نہیں ہے حالانکہ

ان گواہیک اسکیمیں وہاں پر کافی ہیں تو اس کو بھی انہوں نے نظر انداز کیا ہوا ہے جب
اختلاف ایک یہاں پر ایسا موجود ہے جو مرکزی حکومت سے بھی فائدہ ملتا ہے ان کو اور
ٹریوری بیچ دیے بھی ان کی اپنی حکومت ہے ان دونوں کو تو کسی نہ کسی بہانے سے
مطلوب کوئی نہ کوئی علاقے میں ترقیاتی کام ہوتے ہیں لیکن واحد وطن جسوری پارٹی ہے
ماسوائے پچاس لاکھ کے کوئی چاہے ملازمت کی صورت میں ہو چاہے ترقیاتی کام کی
صورت میں ہو چاہے کوئی بھی شامل نہیں کیا جاتا ہے بہر حال میں اپنا حلقة انتخاب کے
ضروری مسائل کی طرف اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس بحث کو روایا تذکرے
میرے اس تجاذب کو بھی شامل کیا جائے میرے حلقتے میں صحبت پور ناؤن کی بڑی آبادی
اور ناؤن بھی ہے اور بڑی آبادی کا شر بھی ہے میں ہزار پر مشتمل ہے اور واٹر سپلائی
جو ہے وہ آج سے پندرہ سال پسلے بنائی گئی ہے ایک چھوٹا سا واٹر سپلائی ہے جبکہ ابھی
اس کی آبادی میں ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے تو گرمیوں کے دنوں بالخصوص آخر میں
پانی نہیں ہوتا ہے جب کنال وغیرہ دیر سے پہنچتا ہے تو پھر وہاں پانی کی شماریج ہو جاتی ہے
تو میں چاہتا ہوں کہ صحبت پور کے واٹر سپلائی کو بڑا کیا جائے چوڑا کیا جائے تاکہ وہاں
کے عوام کو پانی مل سکے اس گری کے دوران دس دس میل دور سے پانی ان کو لانا پڑتا
ہے ذرموں میں ہنکری میں ڈیکٹر کے ذریعے وہ بھی کڑوا پانی اسی طرح واٹر سپلائی میرے
حلقتے کے جو ہیں کیونٹی کی صورت میں جو ہے ان کو مکمل ہونا تھا تین سال سے وہ نامکمل
ہیں کیونٹی صورت میں ہم چلانے کے لئے تیار ہیں لیکن کوئی ہمیں مکمل کر کے تو دو تین
سال سے ہمارے واٹر سپلائی نامکمل پڑے ہوئے ہیں ٹھیکیدار اس کو مکمل نہیں کپارہ ہے
ہیں گوٹھ کنڈرانی ہے جس طرح گوٹھ حامی پور ہے گوٹھ میر حسن کا واٹر سپلائی ہے گوٹھ
ملکوار پکھ واٹر سپلائی ایسے ہیں جو کاغذوں پر تو مکمل ہیں اور ان کے اوپر چھ چھ ملازیں
سات سال سے کم کر رہے ہیں لیکن وہ آج تک شروع سے لے کر آخر تک کوئی کام
نہیں کیا واٹر سپلائی سے کسی ایک گھر کو پانی نہیں ملا ہے وہ نامکمل پڑی ہوئی ہیں ٹھیکیدار

نے وہ پیسہ غبن کیا ہوا ہے لیکن وہ اسکیمیں ریکارڈ پر مکمل ہیں ملازمین وہاں پر لگے ہوئے ہیں لیکن وہ واٹرپلائی اسکیم نہیں کر رہے ہیں اس کے نام دیتا ہوں گوٹھ ملکور ہے گوٹھ اکبر خان ہے گوٹھ سکندر خان ہے گوٹھ جعہ خان ہے گوٹھ ہنسور واٹرپلائی ہے صحبت پور گرڈ اسٹیشن گرم ترین علاقہ ہے ہماری سبی، نصیر آباد اور جعفر آباد ہے بالخصوص بھلی کا مسئلہ ہمارے بلوچستان کا ہر کونے کو نے پر ہے لیکن وہی لیج کا مسئلہ بہت ہی زیادہ ہے صحبت پور کے علاقے میں ضلع جعفر آباد مشکنی سائیڈ میں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر ایک بہت لمبی لائن بچھائی گئی ایک گرڈ اسٹیشن ذیرہ مراد میں واقع ہے انہوں نے دو سال پیشتر ایک گرڈ اسٹیشن صحبت پور میں بھی مکمل کرنا تھا جو کہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے ابھی میرا حال ہی میں چیف انجینئر صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے وعدہ کیا کہ 25 جون کو اس کو میں اشارت کروں گا میں امید کرتا ہوں کہ اس 25 جون کو صحبت پور گرڈ اسٹیشن کو کٹھکٹ کیا جائے بحال کیا جائے مکمل کیا جائے تاکہ بھلی کا نظام جو کہ 710 ور 80 کے قریب وہی لیج ہے وہ کم سے کم 120 تک یا 130 تک کو پہنچ سکیں تھوڑا نہ تھوڑا جو ہے علاقے کو فائدہ ہے دوسرے نمبر ہمارا نصیر آباد اور جعفر آباد جو نہری نظام پر مشتمل ہے جناب اسٹیکر صاحب تو آئز گیشن میں سمجھتا ہوں یہ واحد محلہ ہے جو تھوڑا بہت ہرے علاقے میں اس نے کام کیا ہوا ہے پہلے سال حکومتی پارٹی کو ایک ایک کروڑ روپے آئز گیشن کی مد میں ایکریلپکر کی مد میں دیا گیا لیکن ہمارے ہاں بھی لوگ ہیں ان کی بھی ضروریات ہیں ان کی بھی تکالیف ہیں بہر حال پھر بھی آئز گیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے طور پر ایم اینڈ آر سے منجهوٹی کنال کی صفائی کر کے اس کو کافی حد تک ٹیل کے مسئلے کو حل کر دیا ہے میں محلہ آئریہنگشن کا ٹھکر گزار ہوں لیکن پھر بھی کبھی شرکو آئی سی آر پر جس طرح کچھ کینال کو ری ماڈل کر کے اس کو ری انہلیٹ کیا گیا تو اسی طرح مانیشی کنال کو بھی اس میں شامل کیا جائے کسی بھی ایڈ میں تاکہ اس کو ہمیشہ ہیش کے لئے صحیح

نہایا جائے اور اس کو ریز کیا جائے اور اس کا وائڈ کیا جائے تاکہ وہ اپنا مکمل جو بھی
کمیٹی ہے اس کے مطابق چلیں اور نیل کے زمینداروں کو مسئلہ پیش نہ آئیں دوسرا
بات اوج شاخ ہے اوج شاخ کا جو پچھے سال مکمل ہونا تھا وہ کچھ حد تک مکمل ہو گیا ہے
تقریباً "چار حصے وہ مکمل ہو گے پانچواں حصہ اس کا رہ گیا ایک معیار مقرر تھا باہر کی
امداد سے کما تھا کہ اس تاریخ میں مکمل کرنا ہے لیکن وہ مکمل نہیں ہو سکا تو جناب امیر
وہ کچھ کلوا باقی ہے تین چار کلو میٹر کا اتنا اس کو مکمل نہیں کیا گیا تو پھر یہ ہو گا کہ نیچے والا
کوپانی زیادہ ملے گا یا درمیان والے کو تو اپر والے دیکھا دیکھی میں اس کو توڑنا شروع
کریں گے پھر وہ افراد تقریبی پھیل جائے گی بہتر ہے کہ اپنے صوبائی بجٹ سے کچھ یہ جو
تین کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں دس بیس لاکھ ڈال کر اس کو مکمل کیا جائے تاکہ یہ
مسئلہ بھی بیشہ کے لئے ختم ہو جائے تو سیم شاخ وہ فیز جو ہے وہاں نیشنل ڈریچ کا پروگرام
اس بجٹ میں رکھا گیا ہے اور کچھ حصہ صوبائی حکومت بلوچستان کی طرف سے اور کچھ
مرکزی ہے اور باقی جو ہے باہر کی امداد کا ہے ہم امید کرتے ہیں وہاں کے ممبران سے
صلاح مشورہ سے جو ہے وہ سیم شاخ فیز نمبر 1 کو ریجسٹر کیا جائے کیونکہ کئی وفعہ للہ اور
سلٹ پڑنے سے وہ سلٹ ہو چکا ہے خراب ہو چکا ہے اور اسی طرح سیم شاخ فیز نمبر 2 نصیر
آباد سیم شاخ چمنڈا تالاب جو آن گوایک ہے پھیلی وفہ بھی۔

(مداخلت)

ڈاکٹر عبد المالک (وزیر) : معزز ارکان کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ
ابھی اپنی اسی پیش میں اس نے کما کہ بلوچستان گورنمنٹ نے اس کے حلقوں میں کچھ کیا ہے
اب وہ خود مان رہا ہے کہ آپ کے جتنے میہر پروجیکٹ ہیں پٹ فیڈر ہے وہیں پر ہو رہا ہے
ایک سے ڈیڑھ سو کروڑ روپے تو میں نے ایکوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اس کے حلقوں میں ۲۵
کیا یہ تمام جتنے فیڈرل پروجیکٹ ہیں ابھی وہ ایریہ گھسن میں مان رہا ہے وہ ۱۰ دن میں مان
رہا ہے آئی ڈونٹ نو (I dont know) کہ آپ نے نظور حسین صاحب پہلے کما کہ۔

میر ظہور حسین کھووسہ : میں تمیم اس صورت میں اس طرح کرنا چاہتا ہوں کہ جو پاہر کے ممالک نے ایک دیا ہے صوبہ بلوچستان کو کہ کونے کونے علاقے فیروزیل ہیں تو اس حساب سے وہ لوں چل رہے ہیں آپ کا میں شکر گزار ہوں آپ کا بھی وہاں پر اس حساب سے اگر مل رہا ہے کہ پاہر کے لوڑ جہاں جہاں فیروزیل سمجھا گیا ہے تو وہاں پر انہوں نے دیا ہے تو اس حساب سے کام چل رہا ہے لیکن آپ کے صوبائی حکومت کے بجٹ سے تو میرے حلقے میں کچھ بھی کام نہیں ہو رہا ہے نہیں یہ تو ورلڈ بینک کا ہے ایجوکیشن پاہر کا ایڈ ہے مجھے معلوم ہے لیکن دوسرے جگہوں پر بھی تو وہاں پر ہوتے ہیں لیکن ہمارے حلقے انتخاب میں بھی تو کام ہونا چاہئے جتاب ایکثر تر حال میں تو پھر بھی مانتا ہوں کہ ڈاکٹر عبد المالک صاحب یا عبدالحید خان صاحب یا ہمارے سردار طاہر لونی یہ دو تین مشریں جو ہمارے حلقے میں تھوڑے بست کام کرتے ہیں لیکن باقیوں کا ہم جانتے ہیں کسی نے بھی کام نہیں کیا بھر صوبت پور ناؤں میرا برا شر ہے حلقے میں وہاں پر ایک بسک ہیلتھ یونٹ ہے میں ہزار کی آبادی ہے اسے روور ہیلتھ سینٹر کا درجہ دیا جائے ماچھی پور بھی تقریباً "پندرہ ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اس کو بھی روور ہیلتھ سینٹر کا درجہ دیا جائے صحبت پور ماچھی پور کو ایم بولمنس کی ضرورت ہے اور ملکووار کو ہائی اسکول کا درجہ دیا جائے جبکہ وہاں پر سابق ایم این اے نے سات کمروں پر مشتمل بلڈنگ دی ہوئی ہے اور میں فشر کا محفوظ ہوں انہوں نے جیا خان کو ہائی کا درجہ دیا ہے جو اس سال وہ اس کا ہو جائے گا مثمن سے ہائی اسی طرح محمد امین کنوائی کو مثمن سے ہائی کی ضرورت ہے مرید مینگل شادا د گنجانی جنڈا تالاب میں میں نے پانچ پانچ کمرے بنائے ہوئے ہیں اس کو بھی پانچ سال سے نظر انداز کیا ہوا ہے تو پانچ وہاں پر مکمل ہے آپ گرڈیش کے لئے اس کو آپ گرڈ کیا جائے صحبت پور ماچھی پور گرڈ میں اسکول کو ہائی کا درجہ کا بھی میں مطالبہ کرتا ہوں خیر الدین کالج کے لئے ایکس ایم این اے میرنی

بخش کھو سے صاحب نے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) : سر نماز کا نامم ہے آپ پندرہ منٹ کے لئے یا آدھا سکھنے کے لئے چھٹی کر دیں تاکہ لوگ نماز پڑھیں۔

(اس مرطہ پر جناب ڈپی اسپیکر کری صدارت پر مستکن ہوئے)

جناب ڈپی اسپیکر : مردانزئی صاحب ڈھائی بجے نماز کا وقہ کر رہا ہوں پانچ منٹ ہیں ڈھائی بجے میں

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) : پانچ منٹ کے بعد نہیں ہے۔

میر ظہور حسین کھو سے : پانچ منٹ تو پانچ منٹ آف آرڈر میں گزر جائیں گے۔

میر محمد صادق عمرانی : ایک میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ وہ یہاں پر حسب روایت اسمبلی کے تمام اشاف نے اور ہیئت کے جو یہاں پر کام کر رہے ہیں ان کو ایک بونس دینے کا اعلان کریں۔

میر ظہور حسین کھو سے : جناب اسپیکر صاحب نے عرض کر رہا تھا کہ جب الدین میں سابق ایم این اے نبی بخش کھو سے نے جو ہے ایک کروڑ روپے کی عمارت اپنی گھر کا اور اپنا بینچ خانہ دیا ہوا ہے مفت کہ میں اس کو کالج کو دینے کے لئے تیار ہوں جس کا چیف سینکریٹری نے بھی معاونت کیا تھا اور ڈائریکٹر کا ہجز نے فیزیبل روپورٹ اس کے حق میں دیا تھا اور ایک ہزار ایکٹر زرعی اراضی نبی بخش کھو سے وہ دینا چاہتے ہیں اس کو کالج کے لئے تو اس بھی اس میں شامل کیا جائے اس کو بھی کالج بنایا جائے جبکہ ایک مفت میں ہر چیز دے رہا ہے۔

(ذیک بجائے گئے)

اس کے بعد میرا اہم اور ضروری مسئلہ روڈ کا ہے پچھلے بجت میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو اسی اسمبلی کے فکور پر یقین دہانی کرائی تھی کہ ہیر دین صحبت پور ڈیرہ اللہ یار

روڈ اسٹاٹوٹ چکا ہے کہ تمیں میل کا سفر دو سکھنے میں ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ اور اوچی ڈی
سی کا ٹرینک اس پر ہے پٹ فیڈر کا ہے واپڈا کا ٹرینک اس پر ہے اور ریٹ و بجری والوں
کا سارا ٹرینک اس پر ہے۔ اور لاکھوں من شالی گندم چاول چنا اور جو وہاں سے جاتا
ہے تو اس کا سارا لوداں پر ہے۔ اس کے لئے چیف مشر صاحب نے خود وعدے کیا تھا
کہ میں اس کی مرمت کے لئے کچھ ضرور دوں گا۔ اور میں و تمیں لاکھ کے درمیان
دوں گا اور پانچ دفعہ میں خود جا کر چیف مشر داؤس میں ان کو یقین دہانی کرائی۔ چیف مشر
صاحب نے دراز کھولنے کی کوشش کی کہ آپ کے ساتھ جو کھٹمنٹ ہے وہ ٹھیک ہے
آپ کے ساتھ وعدہ بالکل صحیح ہے۔ آپ اس کو نہ کھولیں پھر اس کے بعد مرمت کے
لئے مرمت کے لئے کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ دوسری دفعہ گیا تو انہوں نے کہا میں
دوسرے کام تو نہیں کروں گا البتہ یہ کام آپ کا کروں گا۔ لیکن دوسری دفعہ بھی نہیں
تیسرا دفعہ، چوتھی دفعہ، بھر حال وہ بجٹ گزر گیا اب میں اسیملی فلور سے دوبارہ وزیر
اعلیٰ صاحب کو کہتا ہوں کہ میرے کہنے پر۔ بے شک آپ روڈ کا معاینہ کرائیں کہ روڈ کی
حالت کیا ہے اور ٹرینک اس پر کتنا ہے۔ براہ کرم میں اپنے لئے نہیں مانگ رہا ہوں کوئی
میرا گھر اس پر نہیں ہے۔ علاقے کا عوام کا مسئلہ ہے۔ تو اس روڈ کو ریسٹ کیا جائے اور
پھر اس کے بعد جیز دین سے اور چھ کلو میٹر پر ارٹھ ورک ہو چکا ہے روڈ بننے کے لئے
پہنور گاؤں تک۔ اس کے کلورٹ بھی بننے ہوئے ہیں چھ کلو میٹر ارٹھ ورک ہو چکا ہے
اس کو نظر اندازہ کیا جائے۔

اسی طرح گوٹھ سردار سندر خان سے گوٹھ سردار خان تک ارتھ ورک اور
کلورٹ مکمل ہے چار پانچ کلو میٹر ہے۔ یہ جاریہ اسکیم ہے اس کو بلیک ثاپ کرنے کی
ضرورت ہے۔ پانچ سال گزر گئے ہیں اس پر کوئی بھی کارروائی نہیں ہے۔ مہنپور روڈ
38 کلو میٹر جعفر آباد سے ہے اس کا فڈر فن کا ٹکار ہے مہنپور روڈ گوٹھ دایہ جعفر خان،
وہ دو کلو میٹر نہیں ہوا ہے باقی پیسے ٹھیکہ دار کو ایڈ و انس میں دیئے گئے تھے اور اس وقت

کے ایکش نے مل کر دونوں نے کھا کر اس روز کو تباہ کیا ہے نہ کوئی کارروائی ہے نہ کوئی
گرفتاری ہے نہ اس کو مکمل کرنے کا کوئی بدو بست ہے۔
میرے ہاتھے میں فارم ثومار کیٹ دو روڑ ہیں ایک درگی سے دولت گاڑھی کے لئے
ہے دوسرا بھنڈ سے مانجھی پور تک کے لئے ہے یہ بنتے ہی چھ مینے کے اندر رٹوٹ گئے ہیں
میں نے اس ٹلوڑ کے اندر اسکی اکھواری کا مٹاٹیہ کیا تھا اور اس وقت اس کا سلیم
درانی صاحب نے معاونہ کیا تھا اور انہوں نے واضح رنپورٹ دی تھی کہ شہیکہ داروں
نے غلط کام کیا ہے۔ اور یہ وعدہ کیا گیا کہ اس کو مکمل کیا جائے گا۔ لیکن ابھی تک پہہ
نہیں دیا گیا۔ آخر میں میں اور تھوڑا سا نام لیتا چاہتا ہوں جناب اسٹیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسٹیکر : میر صاحب دو تین منٹ ہیں پھر نماز کا وقہ بھی ہوتا ہے۔
میر ظہور حسین خان کھوسہ : میں اس کو دو تین منٹ میں فائل کرنا چاہتا
ہوں۔ آخر میں جناب اسٹیکر ہماری حکومت وزیر اعلیٰ صاحب ہمیں ترقیاتی کام نہیں
دے سکتے ہیں۔ پانی نہیں دے سکتے ہیں اور کوئی صحت کی اسکیم نہیں دے سکتے ہیں کم از
کم امن و امان کی اسکیمات تو دے سکتے ہیں۔ پچاس کروڑ روپے اس سال امن و
امان کے لئے رکھا گیا ہے لیکن ضلع جعفر آباد میں امن و امان کا کوئی نام نہیں ہے وہاں
شرقی جعفر آباد میں۔ غربی کا تو میر خان محمد جمالی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کیا پوزیشن ہے وہ
زیادہ بہتر جانتے ہیں میں شرقی جعفر آباد کا ہتا ہوں کہ وہاں چوریاں ہیں ڈیکٹیاں ہیں۔
موڑ سائیکل سر عام چھینے جاتے ہیں ٹریکٹر چھینے جاتے ہیں اور اس کے بعد ان باتوں کا تو
ذکر نہیں پولیس وہاں پر خود ڈاکوبن گئے ہیں۔ وہ دن رات اسی وحدے میں پڑے ہوئے
ہیں کہ کس طرح پیسے بنائیں۔

روزانہ ہر تھانہ چالیس ہزار پچاس ہزار روپے کما رہا ہے سوائے صحت پور تھانے
کا۔ وہ بھی سمجھی صاحب کا ایس ایج اور ہے میں اس کا گلہ نہیں کرنا چاہتا وہ ایک اچھا
آدمی ہے اس کا گلہ نہیں کرنا چاہئے۔ وہ سمجھی صاحب ہے۔ باقی تمام تھانوں میں یہ سارا

دھندا چل رہا ہے۔ لوگوں کو پکڑ ہے دھکڑے ہے۔ چار ماہ پہلے جعفر آباد کے ایس ایچ او ایک موضع گورا نازی وہ خود گھر میں جا کر رات کو گھستا ہے اور وہاں گھر کے اندر جا کر بے حرمتی کرتا ہے اور اس کے گھر کے خواتین کی عصمت دری کرتا ہے بعث پولیس کے بعد رپورٹ داخل کی جاتی ہے کوئی رپورٹ سننے والے نہیں ہوتا ہے تو ماہ کے بعد یعنی پکار کے بعد میں وہ رپورٹ داخل ہوتی ہے وہ کارروائی بھی اب تک نامکمل ہے۔ پولیس اور دیگر ایں ایچ او اسی طرح دندناتے پھر رہے ہیں۔ یہ ہے ہماری جعفر آباد کی امن امان کی حالت۔ آخر میں یہ تھوڑا سرا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے اسکلی اشاف اور اسکلی کے ساتھ مسلک سی اینڈ ڈبلیو اور ہمیتھ اشاف کو ان کی غیر معمولی محنت اور تسلی بخش کارکروگی کے طور پر ایک ماہ کی بولن تجوہ وی جائے و زیر خزانہ سے میں یہ گزارش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : شکریہ میں ظہور حسین خان کھوسہ صاحب اب اجلاس کی کارروائی آدمی گھنٹے کے لئے نماز کے لئے ملوثی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی دو بجکر تین منٹ پر آدمی گھنٹے کے لئے ملوثی ہوئی اور دوبارہ کارروائی جتاب اسپیکر کے زیر صدارت تین بجکر دس منٹ پر شروع ہوئی)

مولانا عبدالباری : تو اس حوالے سے جناب اسپیکر سے پہلی بات یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ بجٹ لفظ کوئی زبان کا لفظ ہے اور بجٹ کوئی استعلاء ہے ہمارے اسکلی میں اسکلی کے لاہبری میں ایک کتاب اس میں لکھا ہے کہ بجٹ فرانسیسی زبان کا ایک لفظ ہے اور اس لغوی معنی ہے سالانہ آمدی اور اخراجات کا گوشوارہ یا میراث یہ یا بجٹ لفظ کا لغوی معنی ہے اور جہاں تک بجٹ لفظ کا انتہائی ہے یا بجٹ لفظ کی جو تعریف ہے اقتصادیات کے ماہرین بتا رہے ہیں کہ کسی حکومت کی سالانہ اخراجات اور آمدی پر مبنی ہوئی احصا بات کو بجٹ کہا جاتا ہے جناب اسپیکر تیسری چیز جو جہاں پر ضروری ہے وہ بجٹ کا مقصد ہے عوام کے منتخب نمائندہ گان جو عوام کی رائے سے اور عوام کے رائے

سے اور عوام کا ووٹ سے منتخب ہو کر عوام کی اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں تو یہ منتخب نماہندرہ گان حکومت وسائل اور خزانے کی رقم عوام کے رجحانات اور ضروریات کے مطابق خرچ کرنا چاہتے ہیں تو اس حوالے سے اقتدار اور خزانے کے وسائل اپنی سرت پر لگانا عوای رجحانات اور عوای ضروریات کے مطابق لگانا یہ بجٹ کا مقصد ہے چھوٹی چیز جتاب اپنیکر بجٹ کا رو ہے ہر چیز کا ایک مادہ ہوتا ہے اور دوسرا روح بجٹ کا روح ہے مفاد عامہ بجٹ بنانے وقت بجٹ تقسیم کرنے وقت مفاد عامہ کو ملحوظ نظر رکھنا ہے جہاں تک جتاب اپنیکر یہ بات ہے کہ بجٹ کا ابتداء کب سے ہو چکا ہے تو بعض مورخین نے بجٹ کو فرانسیسی حکومت کو منوب کیا گیا ہے لیکن اکثر مورخین بتا رہے ہیں اور اکثر مورخین کا یہ قول ہے کہ دراصل بجٹ کا ابتداء حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر کے دور مبارک سے ہو چکا ہے حضرت امیر المؤمنین کے دور حکومت میں بجٹ چار تھکنوں پر تقسیم ہوا کرتا تھا اور دوسرا پولیس اور تیرا جو ہے انجوکیشن اور چوتھا جو ہے تھکمہ احصاپ لیکن اس وقت بجٹ کا جو حصہ تعلیم کے لئے مختص کیا جاتا تھا اس انجوکیشن میں مذہبی تعلیم و تبلیغ کے لئے کافی حصہ بجٹ میں مختص کیا جاتا تھا تو جتاب اپنیکر آپ کو بہتر معلوم ہے جس طرح میں حضرت عمر اللہ تعالیٰ کا قول مبارک پیش کیا تھا سخن قوم حاذن اللہ مل اسلام کہ مسلمان وہ قوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی قوم کو اسلام کی برکت سے مالا مال کیا ہے اور اسلام کی برکت سے مسلمان قوم کو برکت دیا ہے تو جتاب اپنیکر جب بجٹ کا ابتداء ہو چکا ہے حضرت امیر المؤمنین کے دور مبارک سے وہاں امیر المؤمنین کے دور مبارک سے وہ امیر المؤمنین کہ اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو قیصر اور قدری کے تاج اور تخت کا وارث بنایا تھا لیکن امیر المؤمنین جب وفات پا رہے تھے تو اپنے بیٹھے کو بلا یا کہا کہ ہمارے گھر اور بار بھیج کر قرض ادا کیا کریں یہ ہے اسلامی تعالیٰیات کا ایک روشن ولیل جتاب اپنیکر ہمارے اسلاف اور اکابر حضرت عمر اور حضرت عمر ابن عبد العزیز زحمت اللہ ایسے اسلاف اور اکابر کے قولوں

اور سنت پر جن قوموں نے عمل درآمد کیا ہے اسی قوم کو اللہ تعالیٰ نے ترقی یافت قوم بنایا ہے لیکن ہم نے ایسے اکابرین کے سیرت اور سنت سے کوئی سبق نہیں لیا ہے جناب اپنیکر ایک حدیث شریف میں پیغمبر ان اسلام فرماتے ہیں کہ جب اقتدار طبقہ اپنی پالیسی قرآن کریم کے دستور کے خلاف بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسی مقدار طبقہ کے اقوام کے آپس میں لڑائی اور رنجیشیں پیدا کرتے ہیں جس طرح مسلمان قوم کے درمیان میں ہم حسوس کرتے ہے کہ ہم ایک سوراخ کو بند کرتے ہیں اور پھر رات تک 100 سوراخ اور کھول جاتے ہے جناب اپنیکر جمورویت کو اسی لئے ہتر نظام کما جاتا ہے کہ جمورویت میں احتساب کا ادارہ مضبوط ہوتا ہے اور جمورویت میں احتساب کا امن نہایت نے خوف اور بے خنزیر ہوتا ہے جناب اپنیکر قوم اور وطن سے محبت اور خلوص کی نشانی یہ نہیں ہے کہ قوم اور وطن کے لئے جذبات نہ رے لگاہیں سیاسی تقریبیں کر لیں بلکہ اصل میں جو ہے وہ ذاتی اعمال کا ہے اور خلوص کا امتحان اس وقت شروع ہوتا ہے یعنی کسی حکمران کا محاملہ اپنی ذات کا ہو تو جناب اپنیکر قادر اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کو بنایا اخبار میں میں نے پڑھا ہے اور پرانے لوگوں سے سنا ہے کہ قادر اعظم محمد جناح جب بیمار تھے زیارت میں پڑیں ہوئے تھے تو حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ چونکہ ہمارے گورنر جنرل جو ہے وہ بیمار ہے تو اس کے لئے جو باہر کے ڈاکٹر جو ہوتے ہیں تو اس کا انتظام کرنا پڑے گا لیکن قادر اعظم محمد علی جناح نے انکار کر دیا تھا کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے غیر ملکی ڈاکٹروں کو مت بلاو یہ میرے غریب ملک کے خزانے پر بوجھ ہے۔ لیکن اس کے بر عکس ہمارے حکمران اور قادر اعظم پیروکار سب کچھ کر رہے ہیں جناب اپنیکر ایک اخبار کے کالم میں نے خود پڑھاتا تھا کہ خفیہ مکملہ کا ایک ڈی اسی پی اور ان کی کلی اور بازار میں وہی نہیں ملتا ہے تو تمیں کلومیٹر دور سرکاری خرچ پر گاڑی بھجوا کر کے صرف ایک پاؤ وہی لانے کے لئے یہ بات آفیسروں کی مجلس میں ہوئی تھی تو

ایک افسر جواہار کما تھا تو فتح ایک مگلین روزانہ کے فضول خرچی پر رونا رو رہے ہو
ہمارے تو یہ ہے کہ فلاں ایزیر مارشل صاحب کے بیگم صاحبہ پیاری بیگم صاحبہ کسی شر کے
دورے پر ٹھنڈی ٹھنڈی سیر اور صحت کے لئے تو انکار جو تھا ایک قیمتی جوتا بھول آئی تھیں
جس کے لئے ایزیر مارشل صاحب نے خاص انتظام کیا تھا باقاعدہ جہاز بھجوایا تھا جناب
اپنکر پاریمانی دور حکومت میں سادگی کی ایک زندہ فرنٹنٹھو کے ایک سابق وزیر اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم تھے کہ انہوں جب وزارت اعلیٰ کا جب چارج لیا تھا تو
وزیر اعلیٰ ہاؤس میں زیب اور زیبا نئی اور نئے فرنچ پر کو گوارہ نہیں کیا بلکہ اس نے
پرانے اور بوسیدہ پر اقتداء کیا اور جب کوئی وفد ملاقات مکرنے کے لئے آتے تھے وزیر
اعلیٰ ہاؤس کا جو سبزہ تھا۔

وہاں وہ پیدل جاتے تھے۔ تاکہ سرکاری تبلیغ کی بچھت ہو۔ ان کی کلامیت شعراً کا
یہ عالم تھے اور یہ مثالیں آج کل کے دور میں ناپید ہو کر رہ گئی ہیں جناب اپنکر اس
حوالے سے عرض ہے بجٹ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ہم دل میں رکھیں اور زبان
سے نہ کہیں وزیر خزانہ صاحب نے جتنی محنت اور کوشش کاوش کی ہے وہ یقیناً "قابل
تعریف ہے۔ اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی رہبری کی اور جو کچھ ہم سے ہو سکا اور ہم
نے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا۔ کل بجٹ کا جناب اپنکر جنم تھا۔ وہ سترہ ارب ۹۱
کروڑ ہے۔ جس میں ترقیاتی اخراجات کے لئے پانچ ارب ۴۹ کروڑ اور غیر ترقیاتی
اخراجات کے لئے بارہ ارب ۴۰ کروڑ ہے اور خسارہ تقریباً "دو ارب کے لگ بھگ
ہے۔ تو جناب اپنکر یہاں پر بجٹ دو قسم کے ہوتے ہیں بیلن اور خسارہ کا بجٹ پچھلے
سیشن میں بلوچستان میں فاضل بجٹ پیش کیا تھا اس پر بھی میں نے اعتراض کیا تھا کہ
فاضل بجٹ کا یہ معنی ہے کہ بلوچستان میں سب ٹھیک ہے ہم دنیا کے کسی مالی ادارے کے
محاج نہیں ہیں۔ میں نے کہا فاضل بجٹ کی بجائے خسارے کا بجٹ پیش ہونا چاہئے۔ اور
اس بجٹ کی وزیر خزانہ صاحب نے خسارہ کا پیش کیا ہے۔

جانب جس طرح بحث یا اقتصادی نظام کا اصول ہے کہ ہم پلے اپنے اخراجات کو شمار کرتے ہیں۔ اور پھر اخراجات کے مطابق آمدنی کا کا انظام کرتے ہیں جس طرح عام آنکام کے ماہرین ہیں وہ اس طرح سے بناتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں اور طریقہ اپنا با جا رہا ہے پلے ہم آمدنی طرف جاتے ہیں۔ ایک وہ ہے جو وفاقی محصولات کا اپنا حصہ ہے مختلف نیکسون میں ہے۔ اور کچھ وہ ہوتا ہے ہماری گیس سے بلوچستان سے ملتی ہے وہ برا صوبائی نیکس میں ان سے دن ہوتی ہے۔ تو جناب اپنیکر مجموعی محصولات کا یہ اندازہ ہے وفاق سے ملا ہے چھ ہزار چھ سو اے کیا ون ملین۔ اور وفاق کا جو گرانٹ ہے سات ملین۔ گرانٹ اس وجہ سے اس صوبے کو ملتا ہے جس طرح آئین میں اس کا ذکر ہے یہ صوبہ جو ہے پسمندہ ہے میں سمجھتا ہوں ہماری پسمندگی وہ سات ملین سے ہماری پسمندگی دور نہیں ہو جاتی ہے تیری چیزاں اپنیکر گرانٹ ہے کیونکہ ہمارے بحث جب خسارے میں جا رہا تھا تو یہ کام کیا کہ سترہ سو ملین اپنیکر گرانٹ بجٹ خالدے کو پورا کرنے کے لئے دیا ہے۔ جہاں گیس کی ہماری آمدنی ہے دو ہزار آٹھ سو ملین ایکسا نیز ڈیوٹی۔ اور گیس سرچارج ہے اور رائلٹی میں ملا کر چار ہزار نو سو چھیاٹھ ملین بنتا ہے تو جناب اپنیکر یہ ہے وہ آمدنی جو گیس کی آمدنی 96-97ء کی ہے۔

پچھلے سال گیس کی مجموعی آدمی سات ہزار تر اسی ملین۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس سال گیس کی آمدنی دو ارب کم ہے۔ اس فرق کو جو ہے ختم کرنا ہے جب تک یہ فرق ختم نہ ہو یہ صوبہ ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ جناب اپنیکر یہاں پر جو میں نے گیس کا ذکر کیا ہے ہماری جو آمدنی ہے اس کی تین صورتیں ہیں گیس جو ہے بلوچستان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عطا یہ ہے جتنا شکر ادا کرنا چاہئے۔ وہ کم ہے یہ ہیشہ ہم فلور پر ہتاتے ہیں پہنچنے اور چلاتے رہتے ہیں۔ گیس کے حوالے سے جو بڑی ترقی کے لئے وہ گیس ہی ہے ہماری معلومات کے مطابق 60 فیصد گیس بلوچستان سے لکھتا ہے۔ پاکستان اپنے آئین میں اس چیز کا ذکر ہے کہ کوئی بھی معدنیات جس صوبے سے لکھتا ہے تو پلے

ای صوبے کے لئے ضروری ہے اس سے استفادہ کرے لیکن یہاں سے گیس سائل فیصلہ لکھا ہے اور ہمارے زیر استعمال اٹھائی نیصد ہے۔ تو جناب اسیکر جو اہم بات ہے آپ نے محسوس کیا ہوا کہ گیس کا جو ہیئت آفس ہے کراچی میں ہے ہم نے بار بار گزارش کی تھی مطالبہ کیا تھا پر انہم مشرے اور مقلدہ مشرے سے کہ گیس کے زیادہ حصہ بلوچستان سے لکھا ہے تو ہیئت آفس کوئی میں ہونا چاہئے تو جناب اسیکر اپ کو بہتر معلوم ہے اس میں مختلف و ہمکنسپل نکتی ہیں جس میں چھڑا سی ہے۔ وغیرہ ہے ہر ایک پوسٹ کے لئے آرڈر اسلام آباد سے لینا پڑتا ہے۔

ہمارے جو امید اوار ہیں بے روزگار ہوتے ہیں ایک دفعہ کراچی جاتی ہیں پھر اسلام آباد جاتے ہیں اس کے لئے کئی چکر لگاتے ہیں۔ بعض دفعہ چار چار دفعہ چکر لگاتے ہیں میں کہتا ہوں بلوچستان میں اس کا ہیئت آفس ہونا چاہئے یہ ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے جناب بلوچستان کا جو وکیل ہے وہ جمورویت کے حوالے سے پارلیمانی حوالے سے اس حکومت کو سمجھتے ہیں۔ تو حکومت کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ہے وفاقی محصولات ہیں یہیں ہیں۔ یا گیس کی آمدی ہے اس کو رقبے کی بنیاد بھی منوائے۔ تو جناب اسیکر ہم تو یہ ظاہر سمجھتے ہیں وہ پاکستان کا آدھا ہے روڈ جو یہاں سے جاتا ہے آبادی کی بنیاد پر نہیں جاتا ہے ہمارے سروں پر نہیں جاتا ہے وہ زمین پر لکھتا ہے واپڈا کے حوالے سے وہ ہمارے سروں پر نہیں لگاتے ہیں۔ نہ عوام کے سر پر لگاتے ہیں وہ زمین پر لگاتے ہیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ ترقی یافتہ صوبہ بنے تو ترقی کے لئے ضروری ہے مرکز کے جو وسائل ہیں ہماری گیس کی جو آمدی ہے۔ وہ رقبے کی بنیاد پر دنیا چاہئے۔

جناب اسیکر! اگر وہ اس پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ بلوچستان کا جھنپن مطالبہ ہے۔ جس پر سب پارٹی متفق ہے اور اکثر حکومتوں نے یہ مطالبہ کیا تھا۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ دوسری صورت جو ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ رقبہ اور آبادی دونوں کو سامنے رکھ کر اس کا جو مشترکہ تناسب ہے مشترکہ تناسب کے حوالے سے بلوچستان کو گیس

اور اس کی آمدنی مخصوصات ملی چاہئے۔ جناب اسپیکر کم تناسب تو اس طریقے سے بنتا ہے کہ پچھلے اجلاس میں بھی میں نے یہ بات کی تھی لیکن ہمارے جو افسر صاحبان ہیں یا جو ہمارے وزیر خزانہ صاحب ہیں وہ ہماری محنت پر کبھی توجہ نہیں دیتے ہیں۔ نہ ہمارے مطالعے یا محنت کو دیکھتے ہیں بلوچستان کے جو کچھ کل آبادی وہ 5.3 فیصد ہے۔ اور بلوچستان کا کل رقبہ کل ملک کا 43.0 فیصد ہے۔ تو ان دونوں کو جمع کریں تو یہ ٹوٹل 48.3 بنتا ہے۔ اس کو جب ہم دو پر تقسیم کرتے ہیں اس کا ٹوٹل 24.15 فیصد بنتا ہے۔ لہذا 5.3 فیصد جو ہماری آبادی ہے بلوچستان حکومت کو چاہئے جو ہماری آبادی بجائے مشترکہ تناسب کے حوالے سے جو 24.15 فیصد کے حساب سے بنتا ہے۔ وفاق سے اپنا حصہ طلب کر لے یہ مطالبہ پنجاب نے منوا تھا۔ یہ بات جناب ہم مشترکہ تناسب کی نہیں ہے۔ اکثر ہم اڑے ہوتے ہیں رہنے کی بیاند پر بات کرتے ہیں۔ پتہ نہیں ملے گا یا نہیں ملے گا۔ قیامت آئے گا ملے گا یہ آسان سا طریقے ہے وہ مشترکہ تناسب کا ہے۔ مشترکہ تناسب کے حساب سے آبادی کی بیاند پر اسی سال کے جو محصولات ہے وہ پانچ ارب روپے ملا ہے تو مشترکہ تناسب کے حوالے سے اگر لے لے تو بلوچستان کو تقریباً "چھیس ارب روپے مل سکتے ہیں۔ تیری بات جو اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے گیس کی قیمت جو ہے وہ بہت کم ہے 90ء کے بعد ہم بینٹھے تھے۔ ہم لوگوں نے ایک اندازہ لگایا تھا کہ بلوچستان سے جو گیس لکھا ہے اس کا جو فی مکعب فٹ ہے وہ پانچ روپے ہے سندھ سے جو لکھا ہے وہ گیارہ روپے پر ہے۔ اور پنجاب سے جو لکھا ہے وہ 22 روپے ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں اور دنیا کے جو گیس اور معدنیات کے جتنے ماہرین ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بلوچستان گیس کی جو کوائی آمدی ہے وہ تمام صوبوں سے بہت ہے یہ جو محصولات سے ہیں جو وفاق سے ہیں گیس کی صورت میں یا معدنیات میں ملے ہیں۔ یا مختلف نیکسوس کی صورت میں۔ جہاں تک صوبائی محصولات کا تعلق ہے تو صوبائی محصولات میں تینیں مددات میں 62 کروڑ روپے آمدی ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں اتنے بڑے بڑے مددات صوبائی

ایکسائیز کی جو آمدنی ہے صوبائی ایکسائیز کا جو نان ڈولپٹھ ہے ان کی تجوہیں ہیں۔ اور ایکسائیز انسپکٹر کا جو سالانہ آمدنی ہے وہ دو کروڑ سے بہت زیادہ ہے پورے محکمہ کا آمدنی دو کروڑ ہے اور اپک جو ملازم ہے کہ آمدنی اس سے بہت زیادہ ہے یہ مجھے اس لئے بنائے گئے تھے کہ صوبے کے لئے صوبے کے خزانے کے لئے آمدنی کی وصولی کا ذریعہ بنیں لیکن یہاں پر یہ نہیں ہوا رہا ہے اور دوسرا جو لکھا ہے لینڈ روینیوں کے لئے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے ہیں۔ پر اپرٹی ٹکس ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے زراعت آمدنی 15 کروڑ یہاں پر لکھا ہے ان محکموں کی جو آمدنی ہے وہ بہت کم ظاہری کی گئی ہے یا شاید ان محکموں کا کم ہے یا خورد برد کا فکار ہو چکی نہ ہے جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کچھ ایسے مجھے ہیں ابجوکیش کے حوالے سے جن کے انتخابات کی فیس ہوتی ہے وہ ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے۔ میرا تو یہ مشورہ ہے کہ اکثر جو ابجوکیش کے میں سرکاری اداروں میں پڑھتے ہیں وہ غریب لوگ ہوتے ہیں ان کی امتحان کی جو فیس ہے وہ معاف ہونا چاہئے جیسے یہ آمدنی کا اتنا بڑا ذریعہ نہیں ہے جناب اسپیکر۔ پچھلے سال میں نے بجٹ میں یہ تجویز دی تھی کہ انکرچہ ہماری تجویز پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے کچھ نہ کچھ وزیر خزانہ کر لیتے ہیں ہم ان کے لئے دعا گو تو ہیں اور مگری صاحب کے لئے بھی۔ تو جناب ان محکموں کو اگر پر ایسوٹھائیز کریں۔ کہ یہ جو مجھے حکومت کے پاس ہیں ان کو پر ایسوٹھائیز کرے اگر واپس پر ایسوٹھ بن سکتا ہے میں ہو سکتا ہے تو دوسری تیسرا چیزیں ہو سکتی ہیں تو ان محکموں کو پر ایسوٹھائیز کرے تو اچھا خاصا آمدنی کا ذریعہ بنے دوسری صورت یہ ہے کہ دوسرے تیرے ہیں۔ یہ آمدنی کے مجھے ہیں جناب اسپیکر کچھ دن پہلے حکومت نے ہسپتال کی میڈیکل چیک اپ کے لئے فنڈ رکھے۔ ایکرے کے لئے یلمارٹی کے لئے دوائی کے لئے علیحدہ چار جز ہے ہم اس کے لئے مخالفت کریں گی۔ کیوں کہ عام ہسپتالوں میں جانتے ہیں وہ اکثر غریب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے جیب میں پانچ روپے بھی

نہیں ہوتے ہیں۔ ان چار جزو کو ختم کرنا چاہئے جناب اپنی صوبائی حکومت و فاقہ حکومت سے اپنے اخراجات حاصل کرنے کی ناکامی کے ساتھ ساتھ صوبائی محصولات میں بے بن نظر آتی تھی جس کی تفصیل میں نے آپ کو بتا دی ہے۔ واس کے لئے ایک دوسری صورت میں دوسری صورت یہ ہے کہ صوبائی حکومت جو اپنے اخراجات پر نظر ٹانی کرے اور عوام کی بھلانی کے لئے اس پر نظر ٹانی کرے اور عوام کی بھلانی کے کے لئے اس پر نظر ٹانی کرے۔ جناب اپنی بجٹ میں غیر ترقیاتی اخراجات کا پڑا جھکا ہوا ہے۔ ترقیاتی اخراجات کا پڑا ہوا میں لہرا رہا ہے لہذا ایک شعر جو میں نے کتاب سے لکھا ہے۔

خدا نے اس قوم کی حالت آج تک نہیں بدی
نہ ہو خیال جس کو اپنی حالت کے بدلتے کا
جناب اپنی بجٹ میں میں خود محسوس کرتا ہوں یہاں پر جو بجٹ پیش کیا گیا تھا اس
بجٹ میں توازن نہیں ہے وہ اس لئے دنیا کے جو مسلمہ اصول ہیں بجٹ کا یا بجٹ سازی
کا وہ کہ توازن برقرار رکھنا چاہئے ہیں ترقیاتی اخراجات میں اور غیر ترقیاتی اخراجات
میں لیکن یہاں پر توازن کا بالکل فقدان ہے وہ سب ممبر صاحبان محسوس کرتے ہیں۔
بولتے ہیں یا نہیں بولتے ہیں یہ ان کی اپنی مجبوری ہوتی ہے۔ لیکن سب ممبر صاحبان اور
وزرائی محسوس کرتے ہیں۔ کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی میں توازن ہے نہیں۔
جناب اپنی وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ تقریری میں کہا تھا کہ ہم نے غیر
ترقبیاتی اخراجات میں نہایت معمولی اضافہ کیا ہے۔ لیکن 12 فیصد میں سمجھتا ہوں کہ اتنا
پسندیدہ صوبہ اور آپ کی نظر میں اللہ دولت دے آپ کو یہ اضافہ میں معمولی نہیں سمجھتا
ہوں۔ بلکہ یہ بہت بڑا اضافہ ہے خاص کر بلوچستان کی پسندیدگی کے حوالے سے۔ جناب
اپنی میرا ایک مشورہ ہے۔ وزیر خزانہ صاحب اس کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے ہیں۔ ہم
تو اپنی ذمہ داری پورا کرتے ہیں۔ کاش وزیر خزانہ جن کے پہامے بجٹ کا خسارہ دو

ارب ان کے سامنے ہے۔ یہ کاسہ گدائی کے بجائے وفاقی حکومت کے سامنے رکھنے کے لئے بجائے ان کے اپنے جو شاہی اخراجات ہیں بڑی بڑی جو فضول خرچیاں ہوتی ہیں جس کو ہم اسراف سمجھتے ہیں۔ پچھلے سال بھی ایک لفظ میں نے استعمال کیا تھا۔ تذری ہے۔ (عرب) جناب اپنیکروہ اپنی غیر ترقیاتی اخراجات کی تجویز ہم بھی کبھی پیش کرتے ہیں میں تو قسم نہیں کھا سکتا ہوں میں یہ حقیقت سے یہ بتا سکتا ہوں۔ ہم اس پر بد نیت نہیں ہیں کہ کتنے وزرا ہیں۔ پیسے کم ہیں یا زیادہ ہے مشکلات زیادہ ہے ہم اس پر بد نیت نہیں ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اور زیادہ کرے اللہ تعالیٰ آپ کو سیکریٹری کو بھی وزرا بنائے۔ جب تک ہم اپنے شاہی اخراجات پر کثروں نہ کریں۔ تب تک ہم خود کفیل نہیں ہو سکتے ہیں اور جب تک ہم خود کفیل نہیں ہوں گے ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو جناب اپنیکر بقول شاعر۔

ہمیت ہے تو پیدا کر فردوس برس اپنا

کہ ماگی ہوئی جنت سے دوزخ کا عذاب اچھا

یہ غیر ترقیاتی اخراجات کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت اپنے وزرا کی جو تعداد ہے وہ کمی کرے اس بارے میں میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی نیک نیتی کی بنیاد پر اور کیفت میں ہمیں کبھی کبھی دھکلوائے کے لئے بلا تے ہیں۔ اور اپنے حالات کو بتانے کے لئے کہ ہمارے کے پاس کچھ نہیں ہے ہم کبھی جانتے ہیں تو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ جناب اپنیکر بات یہ ہے یہاں پر میں نے پچھلی تقریر میں بھی یہ واضح کیا تھا کہ دنیا کی جو حکومت نہیں ہیں وہ نہ آبادی کی بنیاد پر نہ رقبے کی بنیاد پر نہ مسائل نہ مشکلات کی بنیاد پر وہ نہیں ہیں وسائل کی بنیاد پر۔ آپ کے وسائل بہت کم ہیں لیکن آپ کی کیفت کا جو سایز ہے وہ رقبے کی بنیاد ہے جناب اپنیکر یہ ایک ایسا نظر ہے وفاق سے ہمارے جو محصولات ہیں وہ آبادی کی بنیاد ہے اور یہاں پر جو حکومت نے کیفت بنایا ہے وہ رقبے کی بنیاد پر ہے۔ ہمارے بلوچستان کے جتنے اضلاع ہیں ہمارے وزرا صاحبان 26 سے

زیادہ ہیں۔ ہمارا ہر وزیر جو ہے اب کا پورا بیانہ پورا صوبہ نہیں ہے ان کے لئے ضلع ہے ہمارے وزرا صاحبِ کے دفتروں میں وقار نہیں۔

آپ اس کے لئے دیکھیں تو ایک وزیر ہے جو ہے اس کی حیثیت ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کی ہے اس وجہ سے بھی ہمیں وہ دفتر میں جاتے ہیں کبھی آپ کی پیور و کرسی آپ کی بات نہیں مانتی ہے۔ کبھی ہمیں بھی وزیر کہتے ہیں کہ آپ اسمبلی فور پر ہماری طرف ہے یہ کہیں۔ پھر بھی ہم نے سب کا پردہ رکھا ہے جناب ایک آسانی سے یہی تجویز ہے۔ یہاں جzel ایڈ مشریش انتظامی معاملات کے لئے خطیر رقم رکھا ہے میں یہ جانتا ہوں یہ ملکے کا کام ہوتا ہے انتظامی بندیاں پر استنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر اس کا ڈائنسپلینگ ہوتا ہے ہمارے ضلع پیشیں میں کتنے میتوں کے اندر ڈپٹی کمشنر تبدیل کیا ہے تین چار دفعہ استنٹ کمشنر کو تبدیل کیا تھا۔ صرف انتظامی بندیاں پر۔ کچھ دوست تارہ ہے تھے کہ قلعہ عبداللہ ڈپٹی کمشنر کے آفس میں باقاعدہ ایک پابرٹی کے لیڈر صاحب کا تصوری آؤ زیاد ہے۔ قائد اعظم کی تصوری کی بجائے ایک لیڈر صاحب کی تصوری ہے۔ ان کی مجبوری ہے اگر وہ یہ نہ کریں چندے نہ دیں تو ان کا ڈائنسپلینگ ہوتا ہے۔ جناب ہمارے کچھ ایسے اضلاع ہے یہ سرو سزا یہ مشریش جس کے لئے خطیر رقم رکھا ہے وہ ان استنٹ کمشنر ڈپٹی کمشنر کو نک کر کے اپنے پارٹی کے ورکر کے ذریعے سے اس کو پریشیاڑ کرے۔

جناب اسٹیکر : مولانا صاحب جتنا بول سکتے ہیں بولیں حمید خان نہیں بیٹھا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسٹیکر آپ کو پہنچے ہے یا نہیں ہے ہماری تواب حمید خان سے دوستی ہے۔ بات یہ ہے کہ ایس ایڈٹنی اے ڈی کا کام یہ ہے ہار بار ان افروں کے تبادلے کرے۔ میں نے بار بار یہ درخواست کی کہ آپ ان سے یہ اختیار لے لیں وزیر اعلیٰ صاحب اپنے پاس یہ اختیار رکھے۔ یہ تو ایک پارٹی ہے اور صرف علاقائی پارٹی ہے۔ پورے بلوچستان میں اس کی پارٹی کا وجود نہیں ہے۔ ادھر کسی کو نہ

میں اللہ تعالیٰ نے ادھر پیدا کر دیا ہے۔

یہاں پر لاءِ ایڈ آرڈر کے لئے کل رقم بارہ ملین اتنا خلیر رقم جو سراسر بلوچستان کے ساتھ سراسر بے انصافی ہے۔ یہاں پر کوئی قانون نہیں ہے اگر کوئی قانون ہے تو بڑے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اس قانون سے اپنے آپ کو بڑے لوگوں نے بری الذمہ سمجھا ہے۔ اور اس قانون کو ہمیشہ اپنے خالقین ہے اس کے خلاف استعمال ہو رہا ہے جہاں تک اس قانون ساز ادارے کا تعین ہے تو ہمارے دوست اس وقت جو قانون ساز ادارے میں بیٹھے ہوئے باہر انقلامیہ کا فوج ظفر موجود ہے ملشاہی فکل میں ہے مگر صاحب ان کو لاایا جاتا ہے۔ آس پاس پولیس کا پورہ ہے جب ہمارا قانون ساز ادارہ محفوظ نہیں ہے اور ہم پولیس کے تحفظ میں ہے ہم کیا قانون سازی کر سکتے ہیں ہمارے ذہن میں یہ بات ہے کہ اسیلی کے دو کام ہوتے ہیں ایک قانون سازی دوسرا بجت سازی۔ قانون سازی یہاں پر بالکل نہیں۔ کوئی مگر صاحب خواری نہیں کرتے۔ جب ہم سوال کرتے اس کا جواب ایسا ملتا ہے جس پر شرم و حیا سے ہم دوسرا سوال نہیں کر سکتے ہیں۔

پھر ہم آرام سے بیٹھے مہر سے ورد پڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں پر کوئی قانون نہیں۔ یہاں پر زیادہ کوشش ہے کہ یہ سب کو معلوم ہے یہ ایک ایسی چیز نہیں کہ نظرؤں سے غائب ہے۔ ایک ایسی چیز نہیں کہ ایسے خوردین کے ذریعے معلوم کر سکتے ہیں۔ بلکہ سب کو معلوم ہے ہمارے جو انصاف فراہم کرنے والے ادارے ہیں مجسٹریٹ صاحبان وغیرہ ان کا جو منہ ہے جو جیب ہے انہوں نے رشوت لینے کے لئے کھلا رکھا ہوا ہے۔ مگر ان کی منہ میں کچھ آجائیں مانکہ ان کی جیبیں رشوت سے اور دسری چیزوں سے بھر جائے جناب اسپیکر۔ یہ حالت ہے ایک پڑاواری کی جو آمدی ہے پاکستان کے مشور سانیسڈان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اس سے بھی آمدی زیادہ ہے کار گاڑی اس کے پاس ہوتی ہے باقاعدہ بغلہ ہوتا ہے ہمارا بغلہ بھی نہیں ہے ویسے پھر رہے ہیں ایک پڑاواری کا سب کچھ

۔۔۔

جناب نہ یہاں قانون ہے نہ آرڈر ہے۔ کچھ نہیں ہے۔ سب کچھ استعمال ہو رہا ہے لاءِ اینڈ آرڈر سے عرض ہے جو یہاں لیویز ہوتے ہیں وہ اتنے سادے ہوتے ہیں ایک دفعہ تکمہ عبد اللہ میں حید زی اور خبیزی کا جھگڑا ہوا تھا۔ حید زی نے بندوق اٹھایا جو اس سے تعلق رکھتے تھے خبیزی سے ان پر چلایا۔ خبیزی نے حید زی پر بندوق اٹھایا جب وہ ٹرمینیٹ ہو گئے تو ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ نہیں جانتے تھے اس میں آپ کی نوکری چلی جائے گی وہ بتا رہے تھے کہ جب جھگڑا چل گیا دونوں قبیلے جب جنگ پر شروع ہو گئے تو ہمارے ذہن سے سرکار کی ملازمت نکل گئی ہماری دماغ میں حید زی اور خبیزی کی بات آگئی ہے۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان جو ہے ایک قبائلی صوبہ ہے اور بلوچستان کے جو عوام ہے پہلک ہے اس کا جو مزاج ہے ان کی جو نفیات ہے ان کا یہ نظام قبائلی نظام سے بہت قریب تر ہے۔ تا اس حوالے سے میں لاءِ اینڈ آرڈر کے حوالے سے مشورہ دیتا ہوں کہ ہمارے جو لیویز ہے اس اسماہ ہے جن کا نہ کوئی ڈی اے ڈی اے ہوتا ہے ہمارے ڈپٹی کشز صاحبان ان کوئی ڈی بھی نہیں دیتا ہے میں نے تو سنا ہے ان کا فشر بھی دور بیٹھا ہوا ہے۔ کہ ان کے فشری ڈی اے ڈی تو سب جلتا ہے باقاعدہ ریلیز ہوتا ہے ڈپٹی کشز کے نام سے لیکن ڈپٹی کشز صاحب اس کا کبھی باقاعدہ روم بناتے ہیں کبھی کچھ کرتے ہیں کبھی لیویز کو ان کا جو اپنا حق ہوتا ہے وہ ڈی اے ڈی اے نہیں دیا جاتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنا جو لیویز ہے وہ جدید آلات سے اور جدید چیزوں کو باخبر کرنے اور جدید آلات سے اس کو لیں کرے۔ سب سے مضبوط فورسز ایف سی اور فرنٹلینر کور سے بھی زیادہ جو ہے امن و امان کے لئے لیویز سب سے زیادہ بہتر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا انتظامیہ جو ہے وہ بھی بے اس ہے ڈپٹی کشز کا چلتا ہی نہیں ہے۔ اسنٹ کشز کی کوئی حیثیت ہے نہیں۔ جس علاقے کا ایم پی اے ہوتا ہے سب کچھ اس کا ہوتا ہے۔ جس

علاقے کا وزیر ہوتا ہے سب کچھ اس کا ہوتا ہے۔ بلکہ آپ برا محسوس نہ کریں میں سمجھتا ہوں کہ انتظامیہ جو ہے وہ صرف ہرے لوگوں کا بغل پچھہ بن چکا ہے۔ انتظامیہ کے ہاتھ میں کوئی پاور ہے نہیں ہے۔ انتظامیہ کے ہاتھ میں کچھ ہے نہیں ایک قانون ہے قانون ہے قانون چلانے والے قانون نافذ کرنے والے ہو ہے وہ بے بس نظر آ رہے ہیں۔

تجانب اسیکر ہمارے پیشیں کے ایں پی صاحب نے ایک میٹنگ بلا یا تھا مجھے بھی کہا تھا میں بھی کھانے پر گیا تھا اگرچہ اس کھانے سے بیار بھی ہو چکا ہوں۔ پڑھنیں کھان سے لایا تھا۔ اور بھی ہرے ہرے لوگ تھے وہ بتا رہے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر ہمارے اضلاع ہیں جو بی آر پی کو حوالہ کیا جائے خالوزی کا نام لیا تھا۔ سرانان کا نام لیا تھا یارو کا نام لیا تھا۔ میں نے کہا جہاں پر پولیس کا جہاں پر اسٹیشن ہوتا ہے وہ براہی کا سامنی اور معاشرتی براہی کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ جس طرح اس دن سرور خان نے ہات کی تھی اور ڈاکٹر صاحب نے بھی فرماتا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کرتے ہیں رکونیٹ کرتے ہیں۔ کہ آپ بھی نواب ہے قبائلی آدمی ہے سب سے پہلے آپ نواب ہے اور پھر وزیر اعلیٰ ہے۔ تو آپ جو ہے اس حوالے سے اگر بجٹ میں پولیس اسٹیشن کے لئے فنڈ رکھا ہے۔ تو اس کے بنانے کے لئے یہ بی آر پی کو حوالہ نہ کریں۔

وہ بی آر پی کو حوالہ نہ کریں وہ فنڈ جو ہے ہمارے بی آر پی کے حوالے کیا جائے۔ جناب اسیکر کیونٹی سرو سر ز کے لئے فنڈ رکھے ہیں جس میں پی انچ ای بھی آتا ہے واسا ہے دیگر ہے۔ اس کے لئے تیرہ سو تینتیس ملین۔ جناب اسیکر اس بارے میں میرا ایک شجوپر ہے وہ یہ ہے کہ جتنے بھی مجھے ہے خاص کرو اس کے واسا سے کوئی کے جتنے بھی فکاری ہیں فریاد۔ آرہ وزاری سب اس سے شاقی ہیں اس سی شکایت کرتے ہیں۔ خاص کر ہماری حکومتی پارٹی ہے پتوں خواہ ملی عوامی پارٹی۔ ان کی ایک عادت ہے کہ وہ حکومت میں ہوتے ہوئے سب کچھ فیصلے خود کیپٹ میں کرتے ہیں عوام کو اندھیرے

میں رکھنے کے لئے عوام کو مگراہ کرنے کے لئے کبھی واسا کے خلاف ہڑتاں کرتے ہیں بھائی واسا تو گل زمان کا سی کا ملکہ ہے وہ آپ کا شریک کارہے حکومت میں کینٹ میں آپ کا اپنا ساتھی ہے اس کے خلاف آپ کیوں ہڑتاں کرتے ہیں جلوس نکالتے ہیں سب کچھ کرتے ہیں۔ تو واسا سے سب کی نکایت ہے ہمارے گھروں میں ہمارے محلے کو اس کے کئی مل آتے ہیں اور ابھی تک پانی کا ایک گھونٹ جو ہے کسی کو نہیں دیا ہے اور مل آتے رہتے ہیں تو ایسا ملکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے ملکے مل ملا کر کوئی ایک ملکہ بنایا جائے۔

ابتدہ ایک چیز ہے کہ وہ پتہ نہیں کہ وہ وزیر اصلاحان کا پھر کیا کرے۔ ایک صورت ہے کہ وہ پھر ان کو وزیر اعلیٰ کے ساتھ اٹھج کریں۔ جس طرح ملازمین کو اٹھج کر سکتے ہیں اور اس کا اٹھج منٹ ہو سکتا ہے اس کو بھی اٹھج کریں۔ جس طرح وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ہاشمی صاحب کا بھی اٹھج منٹ ہے۔ سرور خان کا بھی اٹھج منٹ ہے۔ آپ محسوس نہ کریں تو ایسی کوئی وزیر اکے لئے صورت نکالیں۔ تو جناب پی انج ای کا مسئلہ ہے یہ پہلک سیکیوریٹ میں صفحہ نمبر 74 میں رکھا ہے غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے پندرہ کروڑ 56 لاکھ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ کا سترہ فیصد وزیر اکی عیاشیوں پر صرف ہوتا ہے اور باقی جو تمیں فیصد پہچا ہے وہ فہیک دار کے کھانے میں جاتا ہے کلرک اور استنشت ڈائریکٹر ایکسین اور ایس ڈی او کے جیب میں جاتا ہے کبھی ادھر جاتا ہے کبھی ادھر عوام کے ناس کچھ نہیں جاتا ہے۔

جناب اسیکر پھلے سال پی انج ای کے حوالے سے ڈسٹرکٹ پیشین کے حوالے سے میں نے ایک سوال کیا تھا پی انج ای فشر سے پوچھا تھا کہ سال 1995-1996ء میں آپ نے ڈسٹرکٹ پیشین کو نان ڈولپمنٹ میں کتنا رقم دیا ہے۔ جواب ملا تھا کہ 38 لاکھ میں نے کما کہ کس اسکیم کو دیا تھا تو وہ ہمارے تھے کہ شادیز ای اسکیم کو دیا ہے۔ فہرستی اسکیم کو دیا ہے میں نے کہا کہ وہ اسکیم ابھی تک ان گونہ میں شامل ہے وہ ابھی تیار ہونے

والا ہے تو آپ نے کس طرح سے اس کو نان ڈولپنٹ میں شامل کر دیا تھا۔ کس طریقے سے اس نئی اسکیم کا مرمت کر دیا ہے۔ مرمت اس چیز کا ہوتا ہے جو پرانا ہوتا ہے۔ جو خراب ہوتا ہے اس کا مرمت ہوتا ہے ہماری وہ واٹر پلائی جو نئی ہے اور جاری پروگرام میں شامل بھی نہیں ہے۔ وچھلے سال تو ہماری کچھ اسکیموں کو شامل بھی نہیں ہے۔ وچھلے سال تو ہماری کچھ اسکیموں کو شامل بھی کیا تھا اس سال پلک اسکیٹر پروگرام میں ضلع پشین کا ایک اسکیم بھی شامل نہیں کیا ہے۔ تو جناب اپنے کی حالت ہے مرمت کے نام سے بھلی کے نام سے بلڈنگ کے نام سے پانیب لائیں کے نام سے۔ سب کچھ ہو رہا ہے۔ جناب ہماری یہ حالت ہے ہم کبھی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ کبھی دوسرے اور تیسرے کو جاتے ہیں۔ کہ فلاں آفیسر سب کچھ ک رہا ہے ہمارے ضلع پشین میں جو پی انج ای کا عملہ ہے وہ واقعی چور ہے۔ جناب اپنے اگر حکومت اس کو سزا نہیں دے سکتی ہے تو ہم پر چھوڑ دے ہمارے پاس بھی اپنے طریقے ہوتے ہیں۔

جناب اپنے میں خود ایک رات گیا تھا کہ ایک ٹھیکیدار نے دس لاکھ کا پانیب لائیں اٹھا کر کے اپنے گھر میں چھپایا تھا۔ میں اندر گیا تھا گھر میں جب دیکھا تو اس رات گھنٹے کے اندر اٹھایا اس پاپ لائیں کو اٹھایا کسی اور جگہ لے گیا تھا۔ پھر جب عمرے میں گیا اور رمضان میں واپس آیا تو لوگ بتا رہے تھے کہ اس نے اس پانیب کو چھپا چھپا کر کے رکھ دیا تھا آخر تک نہیں لگا آیا۔

جناب اپنے میں : مولانا صاحب آپ نے 45 منٹ کا کہا تھا۔ ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔ **مولانا عبدالباری :** جناب بجٹ کا تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ نہ وقت کی پابندی ہے۔ جناب یہ حکومت کے فائدے میں باعث ہیں اس میں ہمارا تو کوئی فائدہ اس میں ہے نہیں۔ نہ اس پر کوئی تنخواہ دیتا ہے ہم صاف صاف مشورے دیتے ہیں۔ ہمارے مشورہ وزیر خزانہ صاحب نوٹ بھی کر رہے ہیں۔

تو جناب اپنے ایک اے کے حوالے سے یہ عرض کیا ہے ایسا نہیں ہو رہا ہے

وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ میں کچھ ایسا کیا ہے۔ صفحہ نمبر 54 جو ہے اس میں ضلع پشین کا جو تفصیل دیا ہے۔ یہ صفحہ نمبر 54 جو ہے اس میں ضلع پشین کا جو انہوں نے تفصیل دیا ہے۔ کہ ضلع پشین میں فلاں فلاں اسکیم جو ہے جاری ہے۔ اس میں دو نام دیئے ہیں ایک حاجی نذر محمد کا اور دوسرا کرم خان لکھ کا حالانکہ دونوں کا تعلق قلعہ عبد اللہ کے ساتھ ہے۔ پشین کا بجٹ ابھی آپ نے بنایا ہے پلک سکر کی کالی ابھی آپ نے دی ہے۔ تو جناب اسیکر کی چیزوں میں انہوں نے قلعہ عبد اللہ کھا ہے اور موی خیل ہے وہ علیحدہ ضلع ہے اور اس کے نام کے حوالے سے جاری اسکیموں کی تفصیل دی ہے یہ پہلے اضلاع نہیں تھے اب بنے ہیں۔ آب نو شی کی دوا اسکیمیں ہیں قلعہ عبد اللہ کی اور ان کو ضلع پشین کی لست میں تاکہ وہ اس کے لئے کہ ملک غلام سرور خان یا میں آپس میں لڑ جائیں۔ ہو جائیں۔ ہم تو ایسے اندر میرے میں نہیں ہیں تو جناب اسیکر کچھ ہمارے اسکیمیں تھیں ضلع پشین کی تقریباً 15 اسکیمیں تھیں۔ تو میں نے وزیر اعظم صاحب کو درخواست کا تھا کہ ہمارے ضلع پشین میں آب نوی کی 15 اسکیمیں ہیں جس کا آپ مریانی کر کے منظور کریں۔ تو اس وقت انہوں نے بلوچستان کے پی اینڈ ڈی کے افسران کو بلا یا تھا۔ اور یہاں کے پی انج ای والوں کو اسلام آباد بلا یا تھا۔ اسلام آباد میں اس کی باقاعدہ میٹنگ ہوتی تھی۔ پلانگ کے جو چیزیں تھے وہ خود چیز کر رہے تھے۔ صدارت کر رہے تھے۔ انہوں نے 122 اسکیموں میں سے صرف 15 کو فریبیل بنایا تھا اور پھر یہاں پر میں نے پی انج ای والوں سے بات کی تھی کہ انہوں نے یہ بتایا کہ ہم پیسہ آپ کو سیف پروگرام میں دے رہے ہیں۔ صرف ان اسکیموں کو اپنے پروگرام میں شروع کریں یہ میرا ان سے ملے ہے کہ پی انج ای میں ضلع پشین کا کوئی نام ہے نہیں۔ کوئی نام ہے تو ضلع قلعہ عبد اللہ کا یہاں پر رکھا ہے جو ایک میکنیکل کرپشن ہے۔ جناب اسیکر جہاں تک سیف کا تعلق ہے تمام اپوزیشن والے گئے تھے ہم بھی گئے تھے۔ ادھر ہم بیٹھے تھے کہ سیف پروگرام میں بچھلے سال نے حکومت بلوچستان ڈیماڈ کیا تھا مرکز سے چھ ارب

روپے کا۔ چھ کی بجائے انہوں نے پانچ ارب خرچ کیا ہوا تھا۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہو خرچ کرنے والے ادارے ہیں۔ وہ ہیں ایسے جناب ایمیکریہ مال پر جو ہمارا دفتر پر اس ہے ہمارا جو دفتری نظام ہے وہ بہت ناکارہ ہے۔ سیکریٹری کے پاس جو کافی لے جاتے ہیں وذیع اعلیٰ صاحب جو کوئی کافی ہاتھ میں دیتے ہیں۔ تو سیکریٹری کے پاس میں جاتے ہیں تو وہ ادھر ہی پڑا ہوا ہوتا ہے۔ ان کے آفس میں یا پی اے کے پاس پڑا ہوتا ہے ہر ایک دفتر میں خود اپنے ہاتھ سے کام نکلوانا ہوتا ہے۔

وپنی سیکریٹری سے ذا ریکٹر سے آگئے۔ ذا ریکٹر سے آگے خود آگے چلانا ہے یہ جو افر صاحبان میشے ہوئے ہیں یہ کس چیز کی تنخوا، لیتے ہیں۔ مختلف الاؤنسز مختلف سب کچھ کر رہے ہیں۔ لیکن رشتہ میں بدنام سیاہی لوگ ہیں کہ یہ صوبائی حکومت کر رہے ہیں۔ اور ہمارے پاس یورو کرسی کے ہوائے سے اور خاص کر ناپ کے لوگوں کے ہوائے سے اس کے ہوائے سے میرے پاس وہ معلومات ہے کہ ہم کبھی بھی ٹکوڑ پر اس کو اوٹ کر سکتے ہیں۔ کہ سارا کرپشن کا جو مجموعہ ہے اور کرپشن کی جو ہدایت ہے ہمارے وزرا صاحبان ہے جو دفتری کام ہے یا دفتری پر اس بالکل شخص پڑا ہے۔ عوام بے چارے کبھی دور سے آتے ہیں کبھی خدار سے آتے ہیں ہولوں میں رجتے ہیں جیب خرچ ختم ہوتا ہے کبھی وہ جعفر صاحب کے پاس جاتے ہیں کبھی کسی کسی دور سے کے پاس جاتے ہیں کہ جیب کا خرچ دے دے کبھی ملتا ہے یا نہیں ملتا ہے یہ وجہ ہے کہ ہمارا جو دفتری پر اس ہے وہ بہت کمزور ہے۔ سو شل سرو بزمیں جونان سیف میں تین ہزار سا تو سو سالہ رکھے ہیں۔ تعلیم کے دوارب 64 کروڑ چھ سو چھیسی۔ جناب ایمیکر میں سمجھتا ہوں تعلیم عمارت بنانے کو نہیں کہتے ہیں نہ صرف اساتذہ کی بھرتیاں نہ صرف لبائی تعداد۔ بلکہ تعلیم جو ہے ایک شور ہے۔ تعلیم کا معنی ہے شور پیدا کرنا ہے یہ شور اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جبکہ آپ کے نظام تعلیم ہو کوئی سشم ہو۔ اور نظام کا بنیاد اسلام اور سائنس ہوا اجب تک آپ اپنے نظام کو اسلام اور سائنس کے نظام پر

استاد نہ کریں پھر جتنا خرچ آپ کی تعلیم ہو ہے بے مقصد رہے گی
جناب اسٹاکر سخت عامہ کے حوالے سے ۹ کروڑ ۵۹ لاکھ ۳۱ ہزار چھ سو سینتالیں۔ جناب
سیف پروگرام میں ملکہ ایلوٹھ کو جو پیسہ ملنا تھا حکومت یہ بتانے اس پیسے میں انہوں نے
آپ تک کتنا خرچ کیا ہے۔ اور سمجھتا ہوں کہ اس پیسے سے ایلوٹھ کا یا ملکہ کا جو طریقہ کار
ہے وہ بالکل کمزور ہے تھا ہے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کوئی پیسہ خرچہ نہیں کر سکتے ہیں
اور جو پیسہ مرکز سے بلوچستان کو ملا ہے وہ بلوچستان کو وہ واپس ری سریڈر ہوتا ہے جناب
یہ دو ایساں کے لئے مچھلے سال میں کروڑ سوں ہسپتال کے لئے رکھا تھا۔ لیکن ہماری جو
دو ایساں ہوتی ہیں یا علاج کی جو صورتیں ہوتی ہیں۔ وہ تو خاص خاص دی آئی لی لوگوں
کے لئے ہے۔ وہی آئی لی لوگ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن علم سے ہمارے جب جاتے ہیں
تو ان کو سرور دی کوئی بھی نہیں ملتی ہے جناب اسٹاکر ہمارے میڈیکل اسٹوروں کی یہ
حالت ہے جو خاص خاص دو ایساں ہیں وہ ذاکٹر صاحبان پر ایسویٹ میڈیکل پر فروخت کر
رہے ہیں۔

ہاتھ اعدہ پیشیں میں اپنے ضلع افسر کو بتایا جو ہمارے پاس کافی ثبوت تھے وہ بھی
تھا۔ ہمارے ضلع پیشیں میں ایک دفعہ زائر ہوا تھا۔ تو چیف منٹر کو میں نے دعوت دیا
تھا وہاں گئے تھے۔ تو انہوں نے مہماں کر کے ایک لاکھ نہیں ہزار کارروائی دیا تھا وہاں
کے جو مہماں تھے وہاں کے میڈیکل افسر لے گیا تھا اسٹور میں رکھا تھا جب دوسرے
دن میڈیکل جو تالے سے بند تھا دوسرے دن میڈیکل اسٹور میں سے کس نے لیا ہے
کسی اور حقوق نے لی ہے وہ ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ انٹر کرپشن میں کیس چل رہا ہے
اور مختلف آدمی بھی ملازمت میں بدستور ہے۔ دو ایک چلی گئی عوام کو کچھ نہیں ملا میں
سیکریٹری صاحبان سے ملا تھا۔ کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی دو اپنی مہماں تھی وہ بھی مہماں
نہیں چھوڑتے ہیں اس کو بھی لے جاتے ہیں۔ میڈیکل اسٹور بند تھا تالا بھی لگا ہوا تھا۔
پھر بھی وہاں دوسرے دن کچھ نہیں تھا۔ جناب یہ حالت ہے۔ یہاں سوچل سروز کے

لئے رکھا ہے ایک کروڑ پانچ ہزار تین یہ ملکہ اوقات کے ہیں۔ اس پر مجھے تعجب لگتا ہے جتنی ہماری مساجد ہے جتنے ہمارے مدارس ہے اس کو اوقاف کے ساتھ مددی وزارت کے ساتھ فسلک کیا جائے۔

جناب اسپیکر یہاں اوقاف کے لئے مساجد کے لئے ایک نکھل بھی نہیں رکھا ہے۔ صبح کے اجلاس میں تقریر فرمارہے تھے۔ کہ فلاں جگہ میں اتنے درست بنائے ہیں ایسے ہمارے ممبر صاحب انہیں رہے تھے کہ ان مدارس میں تو کوئی کام کے لوگ نہیں ہیں۔ ان مدارس میں جو اساتذہ پڑھاتے ہیں یا طالبان پڑھتے ہیں انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان کے حوالے سے بجٹ میں کوئی حق نہیں ہے۔ جناب مجھے اس پر تعجب ہے اسکو لوں پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اسکو لوں بجٹ کی بھرمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کو دو سکر ان اداروں کا بھی ضرور خیال رکھا جائے۔ آج کل معاشرہ تبدیل ہو چکا ہے اور حکومت کے پیسے بھی اور راستے میں جا رہے ہیں۔ پاکستان کی مملکت ہوتے ہوئے مسلمانوں کی مملکت ہوتے ہوئے تمام چار جزوں کو کر رہے ہیں جناب اسپیکر انگریزوں کے دور حکومت میں ہندوستان کے قوت مدارس کے بختے چار جزوں تھے پانی کی بجلی کے حوالے سے سب معاف تھے۔ جب پاکستان میں مسلمانوں کی حکومت نے اس سے یہ پیسے لیتے ہیں۔ انگریز کچھ اسلام کر رہے تھے۔ آپ کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ صحت کے حوالے سے پچاس بستروں کے ضلع پشین کے لئے حمزی کے لئے سول ہسپتال رکھے۔ سیف پروگرام میں یا روول ہیلتھ سینٹر کے پچھلے سال بھی میں نے یہ اسکیم دیا تھا۔ پچھلے سال ۱۹۶۴ء سے میں یہ تجویز دیتا رہتا ہوں۔

اووقاف کے حوالے سے جناب اسپیکر جو ایک کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔ وہ صرف ملازمین کے تنخوا ہوں کے لئے مساجد کے لئے اداروں کے لئے کچھ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ روڈ پر مسجد نہیں بنائے تو پھر وہ آپ کو دیں گے۔

مولانا عبدالباری : جناب اپنیکر آپ ساتھ تھے اور ہم لوگوں نے فیصلہ کرایا اور آپ کا حلقة انتخاب بھی ہے۔ جناب اپنیکر یہاں پر زراعت کے حوالے سے تو پچھلے سال بھی اکنامکس سروس میں تیرہ سو بائیس میں اور اس میں زراعت ہے فوڈ ہے فوڈ ہے فوڈ کے حوالے سے جب میں خود فوڈ کا منستر تھا۔ اس وقت بھی میں تجویز دیا تھا۔ کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت ہے نہیں فوڈ کی جو وزارت ہے اس کو سرے سے ہی ختم کیا جائے۔ گندم کی جو مارکیٹ ہے۔ دنیا کے ساتھ عام مسئلہ کیا جائے اور گندم کو پرائیویٹ کیا جائے اس پر اس وقت جناب اپنیکر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا جو بجٹ تھا ڈولپمنٹ اور نان ڈولپمنٹ دونوں کو مل ملا کر دوسروڑ روپیہ بجٹ تھا۔ اس وقت میاں صاحب وزیر اعظم تھے مجھے اسلام آباد بیا تھا۔ اور میں نے اس وقت بھی میاں نواز شریف صاحب کو یہ تجویز دیا تھا کہ اس مسئلے کی کوئی ضرورت ہے نہیں اور پھر جناب اپنیکر یہاں پر جو فوڈ کے لئے سب سیلی رکھا گیا ہے۔ ایک تو آپ لوگوں نے پرمٹ پر پابندی لگایا ہے۔ بھائی جو جائز پرمٹ ہے اس پر پابندی نہ لگائی۔ ابھی تو ضرورت ہے افغانستان کی ضرورت اور ہر سے پورا ہو رہی ہے ابھی آپ لوگوں نے کنجوی دیکھائی آپ تھوڑا اس پر آزادی رکھی خاص کیا وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست ہے کہ دنیا میں جو ہے مجبوریاں ہوتی ہے۔ اور فوڈ میں سب سیلی کے لئے رکھا گیا ہے چھ سو سترہ میں جبکہ جب تقریر میں وزیر خزانہ صاحب فرمائے تھے۔ کہ ہم لوگوں نے رکھا ہے پہنچنے کروڑ تو جناب اپنیکر یہ فرق کیوں نظر آتا ہے فرق کیوں ہے وائٹ ہپر میں دیکھایا گیا ہے چھ سو سترہ میں اور تقریر میں وزیر خزانہ فرمائے تھے پہنچنے کروڑ جماں تک جناب اپنیکر زراعت کا مسئلہ ہے پچھلے سال بھی میں نے تجویز دیا تھا۔ کہ ہمارے صوبے میں فروٹ کو بہتر استعمال کرنے کے لئے طریقہ یہ ہے کہ ہمارے جتنے بھی میوے ہوتے ہیں۔ ہمارے جو میوہ جاتا ہوتے ہیں۔ اس کے لئے باقاعدہ ایک پلاٹ باقاعدہ صنعتوں کا کارخانوں کا انتظام کرنا چاہئے تاکہ ہمارے فروٹ سے جوں بننے مروجہ بننے چھٹی

دوسرے تیرے چیز بینیں تاکہ ہمارا فروٹ بھی ضائع نہ ہو اور دوسری جانب انڈسٹری بننے سے مقابی لوگوں کو کچھ نہ کچھ روزگار مل سکتا ہے جس طرح ایران میں اور عرب ممالک میں اسی طرح کا پروگرام ہے۔ ماہی گیری کے ہوالے سے مچھلے سال میں نے تجویز دیا تھا کہ یہاں پر جتنی بھی مچھلی ہے۔ اکثر جانور بلوجستان سے جو نکلتے ہیں خاص کر گوادر مکران کے ساحل سے وہ کل پاکستان کی بانیت آدھا جانور بلوجستان سے لکھتا ہے۔ تو اس کے پروگرام اور تحفظ کے لئے بہتر صورت یہ ہے کہ اس کے لئے پلانٹ بنایا جائے اور پلانٹ کے ذریعے مچھلیوں کو ڈبوں میں بند کر کے تاکہ اس سے نہ صرف گوادر اور مکران کے لوگ استفادہ لے بلکہ کوئی ٹوب لور الائی پیشیں والے لوگ بھی چکلے تو اگر کھانیں سکتے مچھلی تو دیکھ لے تو اکثر صاحب سے یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی انتظام ہونا چاہئے اور جناب اپیکر میں نے یہ تجویز مچھلے سال بھی دیا تھا۔ اس پر کوئی غور نہیں ہوا نہ ثابت نہ منفی غور ایریمکشن کے لئے مچھلے سال میں یہ تجویز دی تھی۔ کہ ایریمکشن کا جو مسئلہ ہے۔ جس طرح حید خان صاحب ہمارے وزیر ایریمکشن ہی شہ اس چیز پر زور دیتے ہیں جس کو میں بھی حقیقت سمجھتا ہوں۔ کہ پانی کا جو سطح ہے جس طرح عالی سطح کا تقاضا یہ ہے۔ کہ سالانہ جو ہے میں فٹ پانی سالانہ نیچے جا رہا ہے۔ تو اس کے لئے ایک اچھا انتظام یہ ہے۔ کہ ڈیلے ایکشن ڈیم بنائے چیک ڈیم بنائے اور دوسرے تیرے ڈیم کا انتظام ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ شجر کاری کا اور جنگلات کا بھی انتظام ہونا چاہئے تاکہ ماحول بھی صاف اور سریز ہو اور بارش کی زیادتی کا سبب بنے جناب اپیکر یہاں پر صادق صاحب نے ایک کروڑ کی بات کی تھی تو جناب اپیکر جب مچھلے سال بجٹ پیش ہوا تو ہمارے محمد ایریمکشن کے کچھ افسر صاحب ہمارے پاس آئے تھے کہ اپنے علاقے کے تباویز دے دے تو ہم سب نے تباویز دیا تھا۔ زراعت اور آپاشی کے مقصود کے لئے اور پھر حکمہ (پی۔ اینڈ۔ ڈی) کا لیٹر بھی دیکھایا کہ اس میں ایک ایک کروڑ روپے لکھا گیا تھا ممبر صاحبان کے لئے تو میں نے

باقاعدہ تجویز دی تھی ایریکیشن والوں سے باقاعدہ میٹنگ بھی کی تھی اور مجھے اس پر تجربہ ہوا کہ ایریکیشن میں کس طرح گھنٹے دے سکتے ہیں۔ تو افسر صاحب نے بتایا کہ فلاں نے گھنٹے دیئے ہیں۔ ہم نے باقاعدہ تجویز بھی دیا تھا اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے اپوزیشن کے جتنے بھی ممبران صاحبان ہے لیکن بد قسمی یہ رہا کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اور جواب یہ دیا ہے کہ آپ کو مرکز سے سب کچھ مل رہا ہے۔ آپ کے پاس سو شل ایکشن بورڈ کا رقم ہے۔ تو جاب اپنیکر ہمارے دوست تو چلے گئے۔ حکومت میں شاہک جتنی بھی پارٹیاں ہیں۔ ہماری جو ڈسٹرکٹ بورڈ ہے سو شل ایکشن بورڈ ہے پشین کا اس کا جو ہے سالانہ رقم پچاس لاکھ روپے ہیں۔ اس کے لئے یہ طریقہ کار رکھا گیا ہے کہ پچیس لاکھ پشین کا ہے اور پچیس لاکھ ملک سرور خان کے علاقہ پر شور اور خانو زی کے لئے۔ تو ہماری جتنے بھی سارے سو شل ایکشن بورڈ کے وسائل اور سورس ہے وہ پچاس لاکھ ہے تو اس حوالے سے میں حکومت پارٹیوں کو شرکت کی دعوت دیتا ہوں کہ آپ کے جو (As M.N) اور سینیٹر صاحبان ہے اگر واقعی ان کو فذ نہیں مل رہا ہے مرکز سے ایم این اے کو سینیٹر کو تو میں اس کا باقاعدہ شرکت کی دعوت دیتا ہوں۔ کل ہمارے ساتھ آجائے سو شل ایکشن بورڈ کا مہینگا ہے اس میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائے تو ہم ان کے تجویز پر اسکیمیں دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میران میں ذیم بن سکتا ہے اگر قوبہ اچنگی میں ذیم بن سکتا ہے اگر جمل مگسی میں ذیم بن سکتا ہے۔ تو خضدار، قلعہ سیف اللہ اور پشین کے لوگوں کا کیا قصور ہے کیا یہ بلوچستان کا حصہ نہیں۔ یا ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب صرف حکومت پارٹی کا وزیر اعلیٰ ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ مگسی صاحب پورے بلوچستان کا وزیر اعلیٰ ہے۔ کہ یہ بے انصافی جو آپ لوگ کر رہے ہیں سارے اضلاع کے ساتھ یکساں رو یہ آپ لوگوں کا نہیں تو کم از کم آپ لوگ اپنے گریبان میں دیکھ لیں اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کرے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ میران ہے۔ آپ کو سب کچھ ملے گا۔ وزیر اعظم صاحبہ آرہی ہے۔

جس طرح صادق صاحب نے کہا تھا وہ انشاء اللہ خصوصی بحکم کا اعلان کرے گے اور آپ کے بھٹ کا خسارہ پورا ہو گا۔ تو جناب اپنیکر جو ایک کروڑ روپے کا مسئلہ ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے ہم لوگوں نے گزارش کی تھی وزیر اعلیٰ صاحب فرم رہے تھے کہ یہ کیفیت کا فیصلہ ہے۔ دوبارہ اس کو کاہینہ میں لے گیا یا نہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک کروڑ جو ہے یہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران کے حلقہ انتخاب کا حق ہے۔ یہ کروڑ روپے ہم اپنے لئے خاندان کے لئے نہیں مانتے بلکہ اپنے حلقہ انتخاب کے عوام کے لئے طلب کر رہے ہیں۔ جو آپ کا بھی عوام ہے۔ جس کا آپ وزیر اعلیٰ ہے۔ تو اس پر تھوڑا سربازی کر کے ذرا رحم کرے۔ آپ کا جو شفقت کا جذبہ ہے آپ اس کو وہ کرے اور ہمارا جو پیسہ ہے ان کو ریلیز کرے جناب اپنیکر یہ سودی قرضہ جات جو دو ہزار تین سو چھیانوے ملین ہیں۔ اس ضمن میں پچھلے سال بھی میں نے وزیر خزانہ کو مشورہ دیا تھا۔ کہ آپ قرضہ پر سود سے سرے سے انکار کرے۔ میں نے وزیر خزانہ سے کہا تھا کہ آپ مرکز کو ہتائے کہ ہم مذہبی لوگ ہیں اور ہمارا صوبہ مذہبی صوبہ ہے۔ اس حوالے سے ہم آپ کو سود کی مد میں کوئی پیسہ ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ممبر صاحب نے مولانا عصمت اللہ صاحب کا نام لیا تھا۔

گمسی صاحب اس کو بہتر جانتے ہیں ان کا دوست بھی ہے اور گمسی صاحب میں بھی کچھ خوبیاں ہے خاموش آدمی بھی ہے اور وعدے کا بھی لپا ہے تو جناب اپنیکر مولانا عصمت اللہ صاحب جب وزیر خزانہ تھے تو انہوں نے باقاعدہ مرکز کو انکار کر دیا تھا اور اس وقت کا سکریٹری فائل شاید اس وقت بھی سکریٹری فائل تھا انکار کر دیا تھا اور باقاعدہ میں نے خود پڑھا تھا اگرچہ میں اس وقت میں نے خود پڑھا تھا اگرچہ میں اس وقت میں نے کیونکہ ہم مذہبی لوگ ہے اور ہمارا صوبہ مذہبی صوبہ ہے کیونکہ سود دینا اور سود لینا جو ہے اللہ اور رسول کے خلاف اعلان جنگ ہے وزیر خزانہ صاحب کو میں

مشورہ دیتا ہوں کہ یہ جنگ بنت آسان ہے مرکزی حکومت سے اگر آپ لڑے ہم اثناء اللہ آپ سے آگے آگے ہوں گے تو اگر آپ جو ہے اللہ اور رسول اعلان جنگ جو ہے یا ان کے مخالفت میں جنگ اتنا آسان نہیں ہے جتنا جنگ جو ہے آپ لوگوں کا مرکز کے ساتھ ہے تو آپ لوگ مرکز کو انکار کرے کہ ہم سود کے مد میں آپ کو ایک نکھل بھی ادا نہیں کریں گے ہم آپ کے ساتھ لڑکتے ہیں اللہ اور رسول کے ساتھ ہم نہیں لڑکتے ہیں یہ آسان سا جواب ہے قبائلی جواب ہے صوبہ بھی قبائلی ہے جناب اسٹریکر فوذ اور زراعت کے لئے ترقیاتی مد میں رکھا ہے تین سو اٹھائی ملین موالات اور تعمیرات کے لئے رکھا ایک ہزار بائیس ملین جناب اسٹریکر میں سمجھتا ہوں کہ اقتصادی لحاظ سے ہزاروں کی جو جال بچائی معاشی سرگرمی کی علامت ہے اور ذرائع آمد و رفت کی جو قوموں کی ہوتی ہے وہ ترقی کی علامت ہوتی ہے جناب اسٹریکر یہاں پر کل سرور خان صاحب کے تجاویز کے حوالے سے وہ ڈش ڈش کا لفظ جو بتا رہے تھے اس کو میں نے خود دیکھا تھا کچھ ایسی تجاویز ہے جمل مگسی سے گندادہ کے لئے رکھا ہے ایک کروڑ کوٹ مگسی کے لئے رکھا ہے ایک کروڑ روپے سیف آباد اور طارق روڈ کے لئے رکھا ہے 65 لاکھ یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جن کا تعلق ضلع جمل مگسی سے ہیں اس پر ہم بد نیت نہیں ہیں ہم بھی چاہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا حلقة انتخاب جو ہے وہ ترقی کریں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب جو ہے وہ صرف جمل مگسی کا وزیر اعلیٰ نہیں ہیں بلکہ پورے بلوچستان کا وزیر اعلیٰ ہیں جناب اسٹریکر یہاں پر جو ہمارا شماں بلوچستان ہے اس کو مکمل نظر انداز کیا گیا ہے میں نے نا ہے اور دیکھا ہے کہ صرف دکی اور سنجاوی روڈ کے لئے پتے نہیں ستر لاکھ رکھا ہے یا کتنا جعفر صاحب کا اپنا جو ثوب کا روڈ ہے بست خراب ہے وہ بھی تجاویز میں شامل ہے جناب اسٹریکر ہمارا ڈسٹرکٹ پشین کا جو روڈ ہے بند خوشدل خان روڈ اور کربلا سر امان روڈ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بست پرانے آن گونہنگ اسکیموں میں شامل ہے جمالی حکومت میں بھی اس وقت ریسمانی صاحب وزیر خزانہ تھے دس کروڑ روپے با قاعدہ اس

کے لئے رکھے تھے لیکن وہاں پر کچھ نہیں ہو رہا ہے کبھی ادھر سے مرمت شروع ہوتا ہے
کبھی ادھر سے دو گز سڑک شروع ہوتی ہے کبھی دوسرا ٹھیکیدار لیتا ہے تو جناب اسپیکر یہ
کریلا ہر مزئی کا جو روڈ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ٹرینیک کے حوالے سے بھی حق ہے ان کا
اور دوسری بات پاپولیشن کے حوالے سے ان کا حق بتتا ہے جناب اسپیکر ہمارے ہاں تو
ایک بد قسمتی ہے گلستان کا جو جھگڑا ہے حمید زئی اور غمیبی کا جب یہ جھگڑا چھڑ جاتا ہے
تو افغانستان اور جنوبی وسط ایشیاء سے لے کر چون تک جتنا ٹرینیک ہوتا ہے وہ کربلا اور
 Hormuzی کے راستے سے آتے ہیں سارا ٹرینیک پھر اس راستے سے آتا ہے تو جناب اسپیکر
یہ بہت احساس روڈ ہے تو اس کے لئے وزیر خزانہ صاحب نے شاید ایک کروڑ کی مہرانی
کی ہے اور زیادہ مہرانی کرے ہم انشاء اللہ آپ کے لئے دعائیں کریں گے اللہ تعالیٰ
آپ پر اور مہرانیاں کریں گے تو جناب اسپیکر یہ ہمارے جو روڈ کا مسئلہ ہے یہ بہت
احساس ہے یہ آپ ذرا شامل کرے اے، ذی، پی میں پھر ہم کوشش کرتے ہیں پیسے
انشاء اللہ مل جائے گا آپ کو یہ واسابی، ذی، اے اور کیو، ذی اے یہ کوئی محکمہ ہیں
نہیں جناب اسپیکر ان کو ملا کر ایک محکمہ بنایا جائے تو جناب اسپیکر اسی بحث میں انصاف
ہے نہیں۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ کو پانچ منٹ اور دینا ہوں تقریباً "ڈیڑھ گھنٹہ
ہو رہا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صاحب ایک بات یہ ہے کہ یہاں پر اسی
بحث میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مدت میں توازن ہے نہیں اسی بحث کو میں غیر متوازن
بحث سمجھتا ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح چھٹے سال تمام اضلاع کے ساتھ
مساویانہ لوک نہیں کیا گیا آئندہ بھی مجھے خدا ہے اور انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں کریں
گے تو اس بحث کو میں غیر منصفانہ بحث سمجھتا ہوں اور دنیا کا یہ اصول ہے کہ بچاں فیصلہ
جو آدمی ہوتی ہے وہ جاری انسکوں پر خرچ کرتا ہے اور بچاں فیصلہ ہو ہے وہ نئی

اسکیوں کے لئے ہمارا جتنا پیسہ ہے وہ آن گونینگ اسکیوں پر خرچ ہوا ہے لہذا یہ بحث جو ہے پجٹنگ اور بجٹ سازی کا جو اصول ہوتا ہے اس کے اصول اور ضوابط سے بھی خلاف ہے یہ ہماری بیورو کسی بحث سازی بھی نہیں کرتے نہ وزیر خزانہ کو بہتر طریقے سے سمجھا سکتے ہیں اور میں نے مشورہ دیا تھا۔ کہ یہ ہمارے لئے سولت ہو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے کچھ ممبر صاحبان تو انگریزی بول سکتے ہیں کچھ الفاظ یاد ہے میں بھی کچھ بول سکتا ہوں لیکن سمجھتے نہیں میں اختanaxا" سب ممبران سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ بجٹ کوئی زبان کا لفظ ہے اور کیا آپ لوگ جو ہیں وزراء صاحبان اور ممبر صاحبان وائٹ پپر سمجھتے ہیں کہ وائٹ پپر میں ہے کیا چیز نہ کسی نے دیکھا ہے صرف وزیر خزانہ کو کچھ پڑھے تو جناب اسیکر اسی بحث میں نے ایک تجویز دی تھی کہ اسلامی ماہرین کو بلایا جائے فقہ کے جو ماہرین ہوتے ہیں تو یہ بحث جو ہے اس بحث میں پاکستان کے آئین کو نظر انداز کیا گیا ہے جس میں باقاعدہ اسلامی و فعات کا ذکر ہے پاکستان کا مطلب پاکستان کے قرار داد و مقاصد نظر انداز کیا گیا ہے لہذا اسی بحث کو جو ایک انگریزی کا پلڈہ ہمیں دیا ہے اور ہمیں اندر ہیرے میں رکھا ہے اسی بحث کو میں غیر اسلامی بحث سمجھتا ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر میں چیز کرپشن کی ہے جناب اسیکر ہمارے افسر صاحبان لوکل گورنمنٹ لی، اینڈ آر ایریگمین دھڑا دھڑا کے جو افسر ہوتے ہیں ایں، ذی، او اور ایکسیں باقاعدہ جو ہے کرپشن دیتے ہیں کسی کا 16 پر سنت ہے کسی کا 20 پر سنت ہے یہ سب کچھ ہوا ہے تو جناب اسیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا معاشرہ جو یونیورسیٹی سے لے کر بالا تک سارا کرپشن کا کنکشن بن چکا ہے اصلاح معاشرہ اور اصلاح احوال کے لئے یہاں پر کچھ رقم نہیں رکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا مسئلہ ہے تو یہاں پر کرپشن کے خاتمے کے لئے میں نے وزیر اعلیٰ ساحب سے یہ کہا تھا کہ اپوزیشن اس حوالے سے باقاعدہ آپ کے ساتھ ہے جس طرزِ صوبائی حقوق کے حوالے سے ہم آپ کے ساتھ ہے تو کرپشن کے خاتمے کے حوالے سے بھی آپ کے ساتھ ہے آپ اس کے لئے ایک جامع

فارمولہ نہائے تاکہ کرپشن اگر ہم ختم بھی نہ کرے کم تو کرے جناب اسپیکر صاحب جماں
تک ایم، پی، اے فنڈ کا مسئلہ ہے تو ایم، پی، اے فنڈ تو ہر وقت اکثر وزراء صاحبان کا
بھی یہ مطالبہ ہے کہ ایم، پی، اے فنڈ جو پچاس لاکھ روپے ہیں پتہ نہیں کب سے پچاس
لاکھ ہے 1988ء سے ہیں یا 1985ء سے پچاس پچاس لاکھ آرہا ہے جناب اسپیکر منگانی تو
اوپر جاری ہے سب کچھ جو ہے وہ منگا ہو رہا ہے لیکن ہمارا جو ایم، پی، اے فنڈ ہے وہ
اسی پچاس لاکھ پر کھڑا ہے تو آپ مریانی کر کے اگر آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے آپ کے
جو شایی اخراجات ہیں جو دوسرے تیرے چیزیں ہیں وہ کم کر کے ہمارے ایم، پی، اے
فنڈ جو ہے پچاس لاکھ کی بجائے اس کو ایک کروڑ کرے جناب اسپیکر آخر میں جس طرح
اور ممبران صاحبان نے کہا تھا کہ اسمبلی ملازمین چاہے اسمبلی کے ہیں ہیلٹھ کے ہیں بلی
ایڈ آر کے ہیں سب کے لئے ایک اضافی تنخواہ کا اعلان کرے وزیر خزانہ صاحب میں
سمحتا ہوں کہ ہمارے ممبر صاحبان جب اس طرف سے خواست کرتے ہیں وزیر خزانہ کو
اور وزیر خزانہ پھر پتہ نہیں کس طریقے پر کبھی اعلان کرتا ہے یہ خواست کا کیا فائدہ ہے
جناب اسپیکر 1990ء کی جو اسمبلی بنی تھی اس قت ہمارے جتنے بھی صوبے کے چاروں
صوبے کے اسپیکر صاحبان آئے تھے باقاعدہ اس پر اجلاس ہوا تھا اور اسپیکر ز کانفرنس
میں یہ اضافی تنخواہ انہوں نے پاس کیا تھا تو وزیر خزانہ صاحب اس کو خواست نہ کیں
 بلکہ یہ ایک حق ہے اسپیکر صاحبان نے اس کو پاس کیا ہوا ہے باقاعدہ ایک اضافی تنخواہ
کا اعلان کرے مریانی جعفر صاحب نے مان لیا بڑی مریانی آپ کی تو بڑا شکریہ جناب
اسپیکر ہم نے بھی کچھ بول دیا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اس پر عمل در آمد کی توفیق

دیں۔

جناب اسپیکر : شکریہ مولا نا صاحب قادر ایوان اگر بولنا چاہیں آپ تقریر کریں
گے وزیر خزانہ جناب جعفر خان مندو خیل صاحب
شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) : بسم اللہ الرحمن الرحيم شکریہ جناب

اپنے آپ کا اور تمام ممبروں کا خصوصی طور پر ثریٹری اور اپوزیشن پینچھہ کا سب جو اہم اراکین ہیں جنہوں نے اچھے تجاویز دیئے ہیں بجٹ میں کیونکہ بجٹ ایک تنخیلہ ہوتا ہے آمدی اور اخراجات کا ایک گوشوارہ ہوتا ہے اس کو جتنا بھی بتر انداز سے اور زیادہ مشوروں سے تیار کیا جائے تو اتنا ہی عوام کے مفاد میں زیادہ خرچ ہوتا ہے بجٹ پر جتنی تقریبیں ہوئی ہیں عام طور پر سب ممبران نے یہ محسوس کیا ہے یا ان کے تقریروں میں یہ آیا ہے کہ اس حالات میں جس حالات میں ہم نے بجٹ پیش کیا یا بجٹ ہم نے پریڈنٹ کیا بلوچستان اسمبلی کے سامنے ہمارے لئے بڑے مشکل حالات تھے حقیقت میں جیسے میں نے پہلے بجٹ سے پریس کانفرنس میں بھی کہا تھا اور اسمبلی میں بھی کہا تھا کہ ہم بجٹ پریڈنٹ کرنے کی پوزیشن ہی میں نہیں ہیں کیونکہ ایک صوبے کی آمدی میں اگر اتنی ڈرائیکٹ کٹ آجائیں پانچ ارب روپے کی کمی آجائے تو آپ کو آمدی اور گوشواروں سے اس کو کس حد تک آپ پورا کر سکتے ہیں تو اس حالات میں بجٹ ریہشو کرنا ہمارے لئے ہذا مشکل تھا اور ہمارے سب ساتھیوں کا بلکہ اکثر پیور و کرسی کا بھی یہ خیال تھا کہ ہم اتنا ہی اخراجات اس میں شوکریں جتنے ہمارے پاس ہیں میں کہا تو پھر ہم ماں نہیں میں جائیں گے ہماری یہ کوشش تھی خاص کر مولانا ہاری صاحب کی جو پلا منسلہ تھا لاست بجٹ میں بھی انہوں نے دی تھی کہ بھی ہم کو ڈینی سیٹ بجٹ پیش کرنا چاہئے ایڈیسٹ ہمارے جو منصوبے ہیں وہ تو سامنے آئیں لوگوں کو پتہ لگے اس کا تو اس حساب سے ہم نے اس داری کو شش یہ کیا ہے کہ بجٹ جتنی ہمارے ساتھ آمدی تھی یا جتنی ہمارے ساتھ اس کا گنجائش تھا اس حساب سے ہم لوگوں نے ریونیو میں ڈرائیکٹ کٹ لگایا ہے ریونیو بجٹ کو ہم لوگوں نے کبھی عیاشی کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش نہیں کی ہے اگر آپ دیکھیں 1993-94ء میں ہم لوگوں نے دس پر سنت پر اس کو کمپیشن رکھا اور 1994-95ء میں 1995-96ء میں ہم لوگوں نے بازار پر سنت پر اس ایکسپریس بریکو سنبھال کر رکھا جبکہ ان سے پہلے سالوں میں جب تھے مجھ سے پہلے مطلب یہ وزارت

خزانہ کے 25 پر سنت تک بھی یہ ایک سپنٹ چونا ہوئے ہیں ہمارے روپ نبوجت کے تو ہم نے اس وار بھی سب سے زیادہ زور اسی پر دیا ہے جبکہ ہم نے ملازمتیں ختم کی کوئی ایک ملازمت بھی نہیں دی ہم جو نان ڈولپنٹ ایکسپنٹ پر تھے ان کو ڈرائیور کٹ لگائے پانچ پر سنت اس وار بھی لگائے پانچ پر سنت کے بعد بھی ہم اس کے اوپر مزید کٹ لگائیں گے انشاء اللہ اس کو سنبھالنے کی کوشش کریں گے تاکہ ہمارا روپ نبوج سریلس ہے جو کچھ پچتا ہے وہ ہم ڈولپنٹ سائیڈ پر استعمال کرائیں اس میں یہ اعتراض سب سے زیادہ سامنے آیا ہے کہ ہے بجٹ واقعی میں مانتا ہوں کہ ہے جتنا ہم سریلس دنیا چاہتے تھے ڈولپنٹ سائیڈ میں اتنا سریلس ہم نہیں ہوئے سکے ہیں ہم کو اندازا "اس درک سریلس میں تین سو کروڑ یا سو کروڑ کا نیک سریلس دنیا چاہئے تھا اگر ہم کو روپ نبوج پر این ایف سی ایوارڈ پر بھیشہ بجٹ کا ایک قادرہ ہوتا ہے کہ زور جاتا ہے اُخر ڈولپنٹ سائیڈ جو پچتا ہے وہ ڈولپنٹ سائیڈ کو دیا جاتا ہے تاں ڈولپنٹ کو پلے پرولیکٹ کیا جاتا ہے ایک طریقہ کار ہے وہ آن ڈیواڈبل اخراجات ہیں اس کو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں ڈیشی مواقعے پر وہ لوگ کاٹ لیتے ہیں تنخوا ہیں آپ نے دینے ہیں الاؤنسس آپ نے دینے ہیں دفتری اخراجات آپ لوگوں نے پورے کرنے ہیں دوسرا فیصلہ ہیز آپ نے دینے ہیں فوذ سب سیڈیز اس کو آپ نے دینا ہے بھیشنز آپ نے دینے ہیں اس کو آن ڈیواڈبل اخراجات کہا جاتا ہے لازماً "جب بھی آپ کی ٹوٹل آمدی میں جب کی آتی ہے تو اس کا زور ڈولپنٹ سائیڈ پر جاتا ہے اس وقت جو ہم نے پانچ پر سنت تنخوا ہوں پر کٹ لگایا ہے۔

مولانا صاحب جو ہم لوگوں نے شو کیا ہے کہ سانچھ کروڑ پر ہم لوگوں نے ایک آمدی دی وہ تنخوا ہوں پر بھی ہم نے کٹ لگایا اس کے بعد ہمارے پاس یہ پوزیشن بنتی ہے

کہ ایک ارب ہمارے ساتھ پچتا ہے انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ دوران سال آپ لوگوں کے مشوروں کی روشنی میں ہم مزید اس کے اوپر جا کر کے کوئی سات، آٹھ، دس پر سنت تک اس کو کٹ لئے آئیں تاکہ ہمارے بجٹ کی وہ پوزیشن ہے وہ تھوڑا سا سنبھالنے میں آجائے کیوں کہ اس وقت دو سو کروڑ روپے کا ڈینیسمٹ ہے اس کی ہم کوشش کریں کہ پچاس سانچھ کروڑ روپے مزید کاٹ پیٹ کر کے کوئی ڈرائیور کٹ لگا کر کے اخراجات کی جاریہ میں اس کو کم کر کے ڈبلپنٹ سائیڈ کو مزید دے سکیں۔ اچھا دراصل بہت کم معمروں نے ہمارے پراؤنسل بجٹ پر بات کی ہے اکثر ممبر صاحبان نے فیڈرل بجٹ کے اوپر زیادہ بات کی ہے تو اس سے یہ لگتا ہے کہ ہماری مجبوریوں یا ہمارے بجٹ کنسلنٹ ان کو زیادہ پتہ ہے ان کو پتہ ہے اس کے اوپر جتنا بھی تقریر کرائیں گے مخفائقش اتنا کم ہے کہ مشکل صورت حال ہے تو فیڈرل بجٹ کے حوالے سے ادھر تقریریں زیادہ آئی ہیں سپلیمنٹری بجٹ کے اوپر یہاں اعتراض کیا سردار اختر مینگل صاحب نے اکثر ممبر صاحبان نے جو باتیں سنائی تھی وہ تو سنا دی اور خود رفوچکر ہو گئے ابھی کوئی بھی نہیں ہیں میں ان کو کیا بتاؤں کہ آپ نے کیا کیا باتیں کی ہیں اس کے کیا جواب ہیں جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کا میں پھر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں سپلیمنٹری بجٹ لا زدی ہے آپ کے بجٹ کا کوئی بھی اخراجات کوئی بھی آمدی کسی بھی ایک گمراہ مستلی خیچہ آپ دیکھ لیں کبھی بھی ایک لیوں پر نہیں رکھ سکتے ہیں اگر آپ کا پانچ ہزار روپے تنخواہ ہے کبھی بھی آپ پانچ ہزار کے لیوں پر نہیں رکھ سکتے ہیں یا مینے وہ چھ ہزار تک پانچ جائے گا اگلے مینے ساڑھے چار ہزار تک آجائے گا اس وجہ سے ایک بجٹ اسٹینٹ ہوتی ہے یہ سکلی ابھی جو ہم نے پریزیڈنٹ کی یہ اسٹینٹ ہوتے ہیں سپلیمنٹری جب آ جاتے ہیں وہ بجٹ کے ایک چوں فیکٹر جب آ جاتے ہیں جتنا خرچ ہوتا ہے اس میں جو فرق ہوتا ہے اس کو سپلیمنٹری کہا جاتا ہے سپلیمنٹری میں بھی ہم نے زور دیا تھا زیادہ

ہمارا توجہ تھا کہ ہم رینو سائیڈ کے اوپر زیادہ خرچ نہیں کیا تھا ہم نے ڈولپنٹ سائیڈ کے اوپر زیادہ خرچ کیا تھا کوشش کی تھی اکنامک کٹ لگا کر کی وہ ڈولپنٹ سائیڈ کو ہم لوگوں نے کور کیا تھا اس میں تو ایک لازمی جز ہے جو آن وائیڈیوبل ہے کیا گیا ہے یہاں آر نیکل 27-60 کے تحت آپ ڈینی سیٹ بجت نہیں پیش کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کے قرضہ کی الہمنٹ جو ہے اسٹیٹ بینک کے ساتھ میں کروڑ روپے ہے اسٹیٹ بینک کے ساتھ ہمارے قرضہ کا کوئی الہمنٹ نہیں ہے وہ صرف ایڈ جمنٹ کے لئے انہوں نے میں کروڑ رکھا ہوا ہے کہ ایک مینے یا کسی مینے اگر آپ کے اخراجات زیادہ ہو جائیں تو میں کروڑ روپے آپ کو ہم زیادہ allow کر دیتے ہیں اگلے مینے وہ واپس کٹ جاتے ہیں مسلسلی وہ قرضہ نہیں ہوتا ہے ایڈ جمنٹ کے لئے اسٹیٹ بینک نے ہمارے لئے ایک رہلاکسیشن رکھی ہوئی ہے نہ ہم ہوڑی لے سکتے ہیں آئین میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ آپ ڈینی سیٹ بجت ہی پیش کریں سب صوبے اور مرکز ہر ایک ڈینی سیٹ بجت پیش کرتا ہے دوران سال اگر کوئی امپرومنٹ ہوتا ہے بجائے اس کو سپلیمنٹری بجت میں کور کرنے کے لئے اسی انسکیم کو جو بجت میں پرولٹکنڈ ہوتے ہیں اسی کوئی آگے لئے جا کر کے پرولٹکٹ کیا جائے انہی کو ہی وہ پیسے دیئے جائیں ابھی ہمارے یہ کوشش ہوگی کہ ہم سال میں جتنے بھی اکنامیکل میجرز ہم لوگوں نے کئے ہیں وہ پیسے ہم نکال کر کے ایسکی ڈینی سیٹ کو دین گے میں تو سمجھتا ہوں ایک صوبے کے لئے ڈینی سیٹ بجت یہی فائس مشری میرے میڑا یہ تیرا سال ہے اور یہ میں نے پرنسل خود ہی یہ دلوائے تھے ڈینی سیٹ حالانکہ میرے مشری والے اس کے قائل نہیں تھے میرا سیکریٹری اس کا قائل نہیں تھا زبردستی کروائے انہوں نے کہا ہم زیادہ سے زیادہ ڈینی سو کروڑ تک جاسکتے ہیں تو ہم نے تین سو کروڑ کھوائے زبردستی ہم نے کیا دوران سال ہمارے پاس کوئی وجہ تو ہوگی۔

ہم فیڈرل گورنمنٹ کو تو تباہیں کہ بھتی اس چیز میں ہمارے ساتھ کی ہے وہ کہیں

گے بھی آپ کا ذیرہ سو کروڑ آپ نے پیدا کرنے ہے پچاس کروڑ اور تھوڑا بہت محنت کر کے پیدا کر لیں آپ کو کوئی ضرورت نہیں لیکن آج ایک قسم کا گوشوارہ تو ان کے سامنے تو پیش کر سکتے ہیں کہ یہ ہمارا گوشوارہ ہے یہ ہمارے اخراجات ہیں اس کو ہم کس طرح پورا کر لیں لازماً" ان کی آئینی ذمہ داری بھی بنی ہے کہ ہماری ڈینی سیٹ کو پورا کر لیں اور اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے ہمسکلی ہم کو اس سال گیس ڈولپمنٹ سرچارج میں کوئی سات سو سے لے کر آٹھ سو کروڑ تک لٹے چاہئے تھے جو کہ آکر کے 285 کروڑ روپے روک گئے ابھی پانچ سو کروڑ کا فرق ہے جبکہ میں کس طرح ایڈ جشنٹ کرلوں لازماً" یہ فیڈرل گورنمنٹ اپنے پروجیکشن میں پورے کرتے ہیں این ایف سی ایوارڈ انہوں نے کی ہے چاروں پروانسیز نے سب نے ڈاکومینٹس پر سائیں کرتے وقت اس کی نیک نیت کا سب سے بڑا عمل دخل ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں فیڈرل گورنمنٹ اس میں نیک نیت نہیں ہے کیونکہ جہاں ٹیکسیز آتے ہیں ڈیوریبل پول آتا ہے وہاں فیڈرل گورنمنٹ نے اتنے اپروج کی ہیں اتنے ایفوسیٹ کے ہیں اس کو اوپر لئے گئے ہیں جس میں دوسروں صوبوں کا مفاد ہے کیونکہ ڈیوریبل پول میں سے سانچھ پر سنت پنجاب کو جاتا ہے 27 پر سنت سندھ کو جاتا ہے اسی طرح 14 پر سنت اس کو جاتا ہے ہم کو صرف 5.3 فیصد آتا ہے اس کو انہوں نے اتنا پروٹیکٹ کیا ہے کہ اس کے مالک ہیں جو اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ خوش قسمت ہے پنجاب کہ اسٹبلشمنٹ اس کی ہے لیڈر شپ سندھ کی ہے انہوں نے تو اپنی مدت کو تو پروٹیکٹ کر لئے لیکن جہاں تک ہماری گیس ڈولپمنٹ سرچارج کی ہے اس کو پروٹیکٹ نہیں کیا مولانا صاحب خوش ہوتے ہیں کہ اس کے ایک آدمی کی ملازمت ہوئی وہ فیڈرل نظر پیشہ ویم نے یا کسی نے آرڈر دے دیا ہے کہ یہ ملازم ہے مولانا تو وہ نہیں دیتے ہیں ہم کو آپ کو ایک دے دیتے ہیں سرور خان کو تو پانچ دے دیتے ہیں وہ سالانہ سوئی ناردن میں

بھی دو ہزار لگاتے ہیں سوئی سدرن میں بھی دو ہزار لگاتے ہیں کیونکہ سب ہمارے پیسوں سے جاتے ہیں وہ سکتے ہیں این ایف سی بلوچستان کے حق میں بڑا برا ہوا براسک نے کیا برآپ نے کروایا آج مجھے اس کا اختیار دے دیں میں آپ کو آٹھ سو کروڑ جرمنیت کر کے دوں گا حقیقت میں ابھی جتنا بھی ڈولپنٹ ہوتا ہے پنجاب میں جتنا بھی ڈولپنٹ ہوتا ہے سندھ میں جتنا بھی ڈولپنٹ ہوتا ہے فرنٹنٹر میں گیس کی مد میں وہ پیے ہمارے کثتے ہیں اگر دوسری سائیڈ پر ریکھا جائے پنجاب کو پچھلے سال گیارہ ارب روپے زیادہ ملے ہیں ڈیوزبل پول کا کیونکہ ان کو انہوں نے مجمع پرولیمکٹ کیا ہے ادھر سندھ کو کوئی چھ ارب روپے زیادہ ملے ہیں فرنٹنٹر کو ڈھائی ارب زیادہ ملے ہیں جب کہ ہم کو پچھلے سال کے پروجیکشن اور اس سال کے پروجیکشن میں ایک سو باکیں کروڑ روپے کی کی آتی ہے کیونکہ ان کے ڈولپنٹ سب ہمارے پیسوں سے نکل ہو رہے ہیں ان کے آدمی دیے وہ فتنی بے ایمان ہو گیا یہ جو کنٹرول ان کو دیا ہے میں یوز کر رہے ہیں بلکہ ریپ کر رہے ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں ایک ایسی وجہ سے ابھی جو گیس کی فروخت کی بات آئی تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہو گا میں آفرین پیش کرتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کو کہ اس کو ثابت کے باوجود انہوں نے یہ قدم اٹھایا کورٹ تک گئے ہمارے اسمبلی کی کسی نے پرانیں کیا ہمارے سیاسی پارٹیوں کے کسی نے پرانیں کیا ہمارے کیپٹن کی کسی نے پرانیں کی لیکن کورٹ کو بھی شاباش پیش کرتا ہوں کہ اتنی بڑی پارٹی کے سامنے وہ ڈٹ گیا اس میں یہ میں نے بتایا کہ وجوہات یہ ہیں کہ ہمارے بحث میں دو سال بعد تو آپ کوئی بجٹ کو چھوڑ کر کے ادھر کوئی آپ کے ساتھ ملازموں کی تختواہ کے لئے بھی پیسے نہیں ہوں گے تو یہ میں نے بتایا کہ وجوہات یہ ہیں کہ ہمارے بحث میں یہ کسی آئی اور ہم اپنے اوپر کیوں یہ لاگو کرائیں کم سے کم یہ کر سکتے ہیں کہ احتیاج تو کر دیں لوگوں کو دکھا تو دیں کہ بھنی یہ ہمارے کم سے کم آن گونہنگ اسکیمعز ہیں۔ کوئی نیا

اسکیم ہم نے نہیں ڈالا ہے میران صاحبان سب ناراض ہیں ہر ایک نے یہ تنقید کی ہے کہ بھتی آپ لوگوں نے ہمارے علاقے کو کنسسٹر نہیں کیا ہمارے علاقے کو کنسسٹر نہیں کیا آپ کی ایس ڈی پی ویکسیں ۔ 94-99ء سے لے کر 96-97ء تک مجھے کون روک سکتا ہے کوئی اسکیم ڈالنے سے یعنی حقیقت میں وزیر خزانہ دس میں پیچیں کروڑ سال کا اس کے لئے کوئی بات نہیں کسی بھی بجٹ سے کاث پیٹ کر کے لے جائیں لیکن آپ کے سامنے اپنا کوئی بھی اسکیم میں نے نہیں دلوائی اس لئے آج تک ہم سب ایک طرح کی پہمانہ ہے یہ نا انصافی تھیک نہیں کہ میں ڈوب کو دون قلعہ سیف اللہ کو نہ دوں یا موئی خیل کو نہ دوں اس وجہ سے یا اسکیم کوئی آیا ہی نہیں ہے مساوائے سیف پروگرام کے جو آتے ہیں جیسے ابجوکیشن میں ہم لوگ دیتے ہیں یا پیک ایلٹھ میں دیتے ہیں یا تھوڑی بہت الہیت کے کسی طرح اسہنند ہوتے ہیں ان کے ہیں اس کے مساوائے آپ کو کوئی نیا اسکیم آیا نہیں وہ ڈوب گل کچھ روڑ ہے جو 1991ء یا 1992ء سے آ رہا ہے آج تک وہی کربلا حرمنی روڑ ہے یا سرانا روڑ ہے جو اس زمانے سے آج تک چل رہے ہیں بلکہ اس کی عی کھلیٹ نہیں کر کتے ہیں یہ تاثر میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں سب میران صاحبان کی کہ ہم لوگوں نے ان کے اسکیمات کو پروٹیکٹ نہیں کیا ہے ان کے ایریا کو پروٹیکٹ نہیں کیا ہے وہکہ ہر سے اسکیم جو ہمارے ساتھ پی ایچ ای کے آ رہے ہیں اس کی میں تفصیل ہتا ہوں گا اس میں آپ کو قطعاً یہ تاثر نظر نہیں آئے گا کہ انہوں نے حکومتی حلقوں کو زیادہ پروٹیکٹ کیا اور غیر حکومتی حلقوں کو کم پروٹیکٹ کیا ہے سڑکوں کے ہارے میں سردار اختر صاحب ایسے مار دیتے ہیں کہ جن کا ہم کو بھی سمجھ نہیں آتا ہے میرے میں اسی وجہ سے جب دوباری اس لے پھر دیکھا ہو گا انہوں نے کہا کہ اسیلی جاومت ان باتوں کا جواب بھی سننا پڑے گا 35 ارب روپے 35 ارب روپے مولا نا صاحب نے میرے خیال میں سب سے زیادہ ڈاکو منشیں پڑھے ہیں میرے بعد بلکہ ہماری جو بھی اسکیم پی ایچ ای کی آ رہی ہیں میں ان کی تفصیل میں بعد میں

تاؤں گا اس میں قطعاً آپ کو یہ تاثر نظر نہیں آئے گا کہ حکومتی حقوق کو زیادہ پروٹکٹ کیا ہے اور غیر حکومتی حقوق کو کم پروٹکٹ کیا ہے۔ سڑکوں کے بارے میں سردار اختر صاحب ایسے مار دیتے ہیں جس کی تھیں سمجھ نہیں آتی میرے خیال میں جب انہوں نے دوبارہ چینہز دیکھے ہو گئے انہوں نے کہا ہو گا اسیلی میں جاؤت کہ ان پاتوں کا جواب سننا پڑے۔ ۳۹ ارب روپے مولانا صاحب میرے خیال میں مولانا صاحب نے میرے بعد سب سے زیادہ ڈاکو منٹ پڑے ہیں۔ ۳۵ ارب روپے کا کدھرہ ذکر بھی نہیں ہے۔ ہمارے نوٹ ۴۷ کروڑ ہیں۔ ان کا تخمینہ ۵ ارب ۴۱ کروڑ ہے۔ جس میں ابھی تک جس میں ہم خرچ کرچے ہیں دو سو چودہ کروڑ اور اگلے سال کے لئے بھی ہم لوگوں نے اس کے لئے بیانوے کروڑ ۸۵ لاکھ روپے رکھے ہوئے ہیں یہ نوٹ ہمارے روڑ کا تخمینہ ہے یہ نوٹ بلوچستان میں پھیلے ہوئے ہیں یہ جاری اسکیوں میں ہے جو پچھلے سالوں سے ہے یا ان میں ایک دو اسکیوں ہیں جو فارم ٹومار کیت روڑ ہیں جو ایشین بینک کے تعاون سے بنارہے ہیں۔ وہ شامل ہو گئے ہیں۔ جمل مکسی کا کہا گیا ہے کہ ہم تین ارب روپے اور سڑکوں کے لئے دی دی دیتے ہیں۔ میں نے سمجھتا ہوں کہ اس نے کتنی صفریں لگا دی ہیں ایک صفر سے تو کام نہیں چل رہا ہے ۲۵ کروڑ سے پھر کتنا ہو جائے اور دو دو صفریں اور لگائی ہیں۔ سردار اختر مینگل صاحب نے چار کروڑ ۲۵ لاکھ روپے جمل مکسی کی روڑوں پر خرچ ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کچھ زیادہ ہے انشاء اللہ آمندہ کوشش کر لیں گے کہ آندہ کنٹرول کلیں اور سارے علاقوں کو یکساں ترقی دیں۔ زراعت میں انہوں نے کہا ۳۶ کروڑ رکھے گئے ہیں روپیوں خرچ زیادہ ہے کل نوٹ ۳۸ کروڑ ہے ان میں ۳۲ کروڑ یورو نی امداد ہے۔ بقایا ۱۱ کروڑ ہیں۔ انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس کو کنٹرول کریں اور سارے علاقوں کو یکساں ترقی دیں۔

زراعت میں ہم نے پہلے کوشش کی ہے کہ فارم ایڈ پروگرام کو پہلے کنٹرول کر لیں۔ بہت زیادہ پیسے باہر سے آتے ہیں جو قرضے کی صورت میں ہم کو ملتے ہیں۔ اور

ایک حصہ جو معاملہ چلانے کے لئے دیتے ہیں کہ چلو ایک کروڑ کا کام کرنے سے بعد میں
تمن یا چار کروڑ کا کام کر سکیں گے۔ فارم ایڈڈو اسی وجہ سے ہم لوگوں نے پروٹھکٹ کیا
ہے۔ بچوں کے ہسپتال کا ذکر انہوں نے کیا ہے اس میں ذکر ہے اگر وہ پڑھ لیں تو کلیر
ہے۔

یہ وہی ہسپتال ہے اس کا آخری حصہ رہ گیا ہے انشاء اللہ اس سال میں اس کے
لئے ہم لوگوں نے رقم رکھی ہوئی ہے۔ جو کہ پہلے کواری روڈ بن رہے ہیں۔ اسی ہسپتال
کو ہم انشاء اللہ مکمل کریں گے۔ تاکہ یہ سولت میر ہو اس میں آدھے سے بھی زیادہ
پیسے جو منی میا کر رہی ہے گرانٹ کی صورت میں۔ یہ بچوں کے ہسپتال کے وہی پیسے
ہیں۔ جو بچوں کے بیکوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ 45 لاکھ ڈوز زدیے گئے ہیں اس کی
ہمیادی طور پر تفصیل یہ ہے کہ اس میں تعداد بچوں کی اتنی نہیں ہوتی ہے یہ ڈوز ز کی
تعداد دی گئی ہوئی ہے کیونکہ گیارہ میئنے تک جب پچھ پیدا ہوتا ہے اس کو ایک ڈوز دا
جاتا ہے۔ پھر چھ ہفتے میں اس کو دو ڈوز دیے جاتے ہیں دس ہفتے کے بعد اور ڈوز دو
دیے جاتے ہیں۔ 14 ہفتے میں دو ڈوز دیے جاتے ہیں پھر تو میئنے میں اس کو آخری ڈوز
دیے جاتے ہیں اس طرح یہ آپ کی جو 21 لاکھ کی ڈوز ز دیے جاتے ہیں۔ یہ پولیو ڈوز
ہے جو انہوں نے کما کہ 41 لاکھ پیسے ہیں۔ بنا دی طور پر 41 لاکھ پھر مختلف نیکے لگائے ہیں جو
بچوں کو حفاظت کے لئے لگائے جاتے ہیں ری اپروپریشن کے لئے انہوں نے کما ہے یہ
گورنمنٹ کا ایک مستقل سشم ہوتا ہے۔ یعنی کہ بعض ایکیموں کے لئے ہم رقم
رکھ دیتے ہیں۔ کہ یہ ایکیم آرہی ہے اس کے لئے اب سے پیسے رکھیں گی۔ کسی ایکیم
کی یو ٹیلا نیشن زیادہ ہو جاتی ہے کسی ایکیم کی کم ہو جاتی ہے یعنی کہ ڈیزائننگ وغیرہ
میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ تو وہ پیسے ری اپروپریٹ کر کے اسی ایکیم کو اٹھا کر کسی
اور ایکیم میں کر دیا جاتا ہے جو ٹیلا نیشن زیادہ ہوتی ہے یہ مستقل سشم جاری رہتا

ہے۔ ہماری حکومت کا اور سارے صوبوں کا اس میں بھی طریقہ کار ہوتا ہے۔ پھیلوں کا ذکر کیا ہے سب سیلی کا ذکر کیا ہے سب سیلی ایک ناگزیر عمل ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ریٹ روائیز کئے ہیں جیسا کہ میں نے اس دن بھی کہا ہے کہ ڈاسہکٹو۔ انہوں نے 1990-1991ء سے انہوں نے ریٹ روائیز کئے ہیں جو ہمیں "مجبورا" دینے پڑتے ہیں۔ آٹھ جو پاسکو کا ہوا ہے وہ جو لے آئے ہیں۔ اس میں اضافہ جو ہوا اسی وجہ سے ہوا ہے۔ پشن میں اضافہ اس وجہ سے ہوا ہے اس کے لئے ہم لوگوں نے 31 کروڑ رکھا ہوا ہے۔

اس پر تقریباً اسی کروڑ روپے فرچہ آیا ہے۔ اس کی کیمیٹریشن کی جو امداد ہوتی ہے یعنی پشن کے دو دفاتر ہوتے ہیں ایک ایڈوانس کے طور پر جو ملازم ریٹائر ہوتے ہیں اس کو یکمیت جاتے ہیں۔ آدمی تنخواہ اور آدمی تنخواہ اور آدمی تنخواہ ماہانہ طور پر ملتی ہے۔ ان کیمیٹریشن میں جن لوگوں نے رضا کارانہ طور پر پشن لے لی ہے کہ یہ بھائی ختم کر رہے ہیں ایڈوانس جس کو کیمیٹریشن کہتے ہیں۔ وہ کیمیٹریشن ختم ہو رہی ہے ڈھائی ہزار ملازمین نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے اس میں ہم لوگوں کو چالیس کروڑ روپے زیادہ دینے پڑے ہیں اس کو بھی ہم نہیں روک سکتے ہیں۔ کسی بھی ملازم کا یا جو اسیل کے ملازم ہیں کوئی ہیں ان کو یہ حق ہے کہ بھائی جس نامم پر وہ ریٹائرمنٹ لے لیں آپ ان کو انکار نہیں کر سکتے ہیں ماسوائی لازمی خدمات والوں کے۔ تھوڑی بہت جستیکشنا دینا پڑتا ہے۔ بی ڈی اے کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ افادیت کھوچکا ہے حقیقت میں بی ڈی اے کے لئے ہم لوگ بھی سیریس لی سوچ رہے ہیں افادیت وہ کھوچکا ہے بلکہ کئی ایسے محکمہ جات ہیں جس کا مولانا صاحب نے بھی ذکر کیا ہے دوسرے مجر صاحبان نے بھی اس کا ذکر کیا ہے ان کو منج کر کے ایک محکمہ بنایا جا سکتا ہے۔ یا ان کو سرے سے ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت یہ پرائم آسکتا ہے۔ کہ اگر آپ لوگوں کو نوکری سے نکالیں گے تو پھر ان کو یک مشت پیسے کدھر سے دیں گے۔ یا نکال

لیں گے۔ ان کا معاشری یا سیاسی حالات پر جو فرق پڑے گا ان کا یہ مسئلہ ہے یہ بتتا ہے بصورت دیگر اس بات پر ایگری منٹ ہے کہ بعض مجھے جو منج ہو سکتے ہیں اور بعض مجھے سرے سے ختم کئے جاسکتے ہیں۔ واسا کے متعلق سردار صاحب نے ذکر کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے گھر میں بھی پانی نہیں آتا ہے۔ پانی کا ایک گھنیمیر مسئلہ ہے۔ خاص طور پر پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے اور اس کا ہر ممبر نے اس کو محسوس کیا ہے اور خصوصی طور پر کونہ ولی کا۔ کونہ ولی کے متعلق تورپورٹ ہے کہ یہ نہ سکست ڈیکھدی میں ڈرائی اپ ہو جائے گی بالکل ڈیزیرٹ ہو جائے گا اسی صورت میں کوئی رکورڈ نہیں ہو رہی ہے اور ۶۱ نیصد ریکورڈ ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے پانی ڈاؤن جا رہا ہے۔ کونہ کا یہ پر ابلم ہے وزیر اعلیٰ صاحب کے گھر میں بھی نیکر سے پانی آتا ہے میرے اپنے گھر میں نیکر سے پانی آتا ہے۔ اس کا واحد حل جو میرے سمجھ میں آتا ہے وہ برج عزیز خان ڈیم ہے۔ آدم سے فاضل تانی آئے گا تو کونہ شر میں اپنی ہو گا بصورت دیگر یہ اپنا وجود کھو دے گا اور یہاں ایک ریگستان ہی ہو گا جس کے اوپر ہماری حکومت کافی سیریس ہے اور ہر سال باوجود اس کے ہم نے اس کی فرامیں روپورٹ اور کنسٹیلنمنٹ کی روپورٹ پر غور خوس کیا ہے۔ توجہ کی ہے۔ اور ابھی ایڈیکشن ٹلی ہے ایشین ڈولپمنٹ بینک سے کہ وہ بھی ان ڈاکو منٹ کو پرچیز کرنے کے لئے تیار ہے تو اثناء اللہ امید یہ ہے جب اس منصوبے پر کام ہو گا اور یہ کامل ہو جائے گا تو پھر کونہ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بصورت دیگر کچھ منٹ کے لئے ہم نے ڈیز بنائے ہیں جس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا ہے کیونکہ اتنی ڈیلیز ہی نہیں رہی ہیں۔ اتنا کچھ منٹ ایسا یا ہی نہیں رہا ہے جس کو آپ بند کر کے پانی کی سطح اوپر لا سکیں۔ ڈیز ٹل ہیڈ کوارٹر کا کہا گیا ہے یہ وہی پانچ کروڑ روپے ہیں یا جو پچھلے سال کے پانچ چھ کروڑ روپے تھے اس میں آدھے خرچ ہو گئے ہیں کیونکہ ہماری اسکیمات جن کے لئے آدھے اس سال ریلیز کر رہے ہیں جو اسکیم جو جاری ہیں وہ ختم ہو سکیں۔

بلک الکیش کے بارے میں مولانا واسع صاحب نے بھی کہا ہے اور سردار اندر مینگل صاحب نے بھی کہا ہے دوسرے معمروں نے بھی کہا ہے۔

یہ ایک ترتیب رہی ہے اگر آپ ہر اسکیم کو پروجیکٹ کر رہے اس میں جس کا کوئی دس ہزار جس کا کدھر پانچ لاکھ کا بھی ذکر ہو جس کا کوئی بھی دولاکھ کا بھی ضرورت ہو جدھر کوئی Estimate یا منگائی آجائے وہ سینکڑوں کے تعداد میں اسکیمیں ہوتے ہیں جس کے لئے ہم لوگ رکھ لیتے ہیں کبھی دو کروڑ کبھی چار کروڑ ابھی سال پانچ کروڑ ہم نے رکھے ہیں کہ باقی فلاں اسکیم Complete ہونے کے لئے اس کو دولاکھ چاہئے اس کو بجائے اے ڈی پی میں بجائے انفرادی اسکیم Refllet کر کے ایک لبا پنڈہ بنایا جائے وہ بھی اس کو نہیں پڑھ سکے اس کے باوجود اے ڈی پی Reflection کے بعد بھی ایسے اسکیم دوران سال آتے ہیں جس کو Pending completion کے لئے چھوٹی چھوٹی رقمات کی ضرورت رہتی ہے پی اے ڈی کو Process کر کے ان ہی پانچ کروڑ میں سے ان کی ضروریات پوری کرتی ہیں پسندی پادر پروجیکٹ کے لئے انہوں نے 71 کروڑ روپے کی ضرورت ہے بولتا ہے دس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں Basically یہ جو ایک ارب تیس کروڑ روپیہ میں شروع کیا گیا تھا پسندی پادر پروجیکٹ اور یہ ایک ڈولپمنٹ پروگرام کے تحت شروع کیا تا جب محترمہ پہلی مرتبہ پرائم نشر تھی انہوں نے اس کا افتتاح بھی کیا تھا اس کا ایک سو تیس کروڑ روپے میں اس نے Complete ہوتا تھا لیکن انہوں کے وہ بعد میں این ایف سی ایوارڈ کے تحت پر کما گیا کہ بھائی آپ اسپیشل ڈولپمنٹ پروگرام کو کیونکہ آپ کو اضافی رقم ملنے تھے واقعی جو Provision تھی اس میں اضافی رقم تھی اس میں ہم یہ چلا سکتے تھے ہمارے صوبے نے اس کو تعلیم کر لیا وہ اضافی رقم ہم کو مل ہی نہیں لذا یہ رقم بند ہو گی پھر بھی ایک اسرار کے تحت ہم لوگوں نے دس لاکھ روپے صرف ٹوکن میں نہیں رکھا ہوا ہے چونکہ release Effect نہیں ہوتا ہے تاکہ اسکیم کا وجود برقرار رہے اسکیم میں Delete اتنا وجہ ہے

اہمی وہ اسکیم آدھے میں ہم کس طرح چھوڑ سکتے ہیں اس میں ہمارے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ نہ اکرات ہو رہے ہیں ایک تجویز آئی تھی کہ One third گورنمنٹ جو ہے گورنمنٹ بلوجستان طے کریں One third جو ہے وہ واپس One third جو ہے فیڈرل گورنمنٹ طے کریں یہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے تجویز آئی تھی یہ قاضی طیم اللہ صاحب ہو ہے ڈپٹی چیئرمین پلانگ کمیشن ہم نے تو تسلیم کر لیا تھا۔ کہ او کے ہم agree کرتے ہیں آپ کے اس پروپوزل کے ساتھ لیکن دوبارہ وہ اپنے proposals Written کو انہوں نے کوئی نہیں کیا امید یہ ہے کہ شاید کوئی ہو جائے کیونکہ انہی کو خود ہی پتہ ہے کہ اس کے بغیر مکمل کرنا برا مشکل ہو گا ارجمن داس صاحب اور سترام سنگھ صاحب نے یہ کہا ہے کہ بھائی اقلیتوں کے لئے رقم اقلیتوں کے لئے آپ مبہرے آپ کو ہم نے پیسے دیئے ہیں چائے ایجیکشن سیکریٹری میں بھی ہو آپ کو پچاس لاکھ روپے ملتے ہے چاہے ایم پی اے فنڈ میں بھی ہو آپ کو پچاس ہزار روپے ملتے ہیں چائے واٹر پلائی اسکیم میں ہو آپ کو پچیس لاکھ روپے ملتے ہیں حالانکہ کدھری پی انج ڈی پی میں اقلیتوں کے لئے یا مسلمانوں کے لئے یا کسی کے لئے بھی پی انج ڈی پی میں الگ رقم نہیں کر سکتے ہیں کہ بھائی ٹھیک ہے مسلمان بھی اسی حالت میں رہ رہے ہیں اگر میں نے کوئی کالوں بنائی ہے تو دونوں کا حق ہے اس میں میں سمجھتا ہوں سب کا برابر حق ہے اس میں ہاں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو کہ اقلیت اکثر نظر انداز ہو گیا ہو گا وہ ہم آپ کو خوش آمدید کیں گے۔ اس پر ہم لوگ آپ کے ساتھ کام کریں گے Other wise Cooperate کا مکمل اڑاں طرح ہو جس سے ہر ایک Black allocation کے مستند ہو مولانا واسع صاحب نے کہا کہ Black allocation اے ڈی پی میں رکھی گئی ہے وہ بھی میرے خیال میں سردار صاحب کی طرف چلا گئے لگانے انہوں نے پی انج ای میں کہا کہ ایک سو پچاس کروڑ روپے Allcation ہے مجھے تو کوئی فکر نہیں آئی تعلیم کے لئے ایک

ارب سے اوپر صحت کے لئے بھی ایک ارب پچاس ارب کروڑ رکھے گئے ہیں کاش
 ہمارے پاس اتنا بجٹ ہوتا کہ ہم ہر ایک ایک کے لئے اتنے میسے رکھ سکتے پھر عیاشی ہوتی
 مولانا صاحب پھر اسی عیاشی میں کیونکہ سب سب پر برادر تقسیم ہوتا آپ بھی شامل
 ہوتے لیکن ہمارے بجٹ میں نہیں میں آپ کو بتایا ہوں مولانا صاحب یہ پی ایچ ی ہی
 میں ہم لوگ بیس کروڑ روپے رکھے ہے وہی جو چیزیں پچیس لاکھ روپے ممبر صاحبان جو
 تجویز دیتے ہے کچھ وہی والبندیں یا دوسروں کے لئے جو ہے واٹر پلائیز کے لئے تعلیم میں
 دس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ دوران سال آپ لوگ پھر دیتے ہیں کہ بھائی یہاں
 شہری کروڑ روپے شہری کروڑ روپے شہری کروڑ روپے Sheltarless School
 کے تجاویز سے ڈاکٹر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اچھی طرح عمل درآمد کر رہے ہیں
 اگرچہ ہم کو ضرورت تھیں ان کی کنڈیشن بھی تھیں کہ نئے سال کی اسکیمات کے لئے
 تھوڑا زیادہ رقم رکھا جائے کیونکہ Speed میں پھر ہمارے لئے یہ سوت ہوتی ہے جو کہ
 ہمارے جیب سے نہیں جاتی ہے اسی طرح صحت کے جو ہے جو اسکیمات ہے ان کے
 لئے بھی ہم لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں ڈسپینسری یا دوسروں کے لئے وہ جو صحت کے یا
 ان کے جو پروگرام کہ Improvement کے لئے کافی ہے یا دوسرے ہیں ان کے
 Improvement کے لئے دس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں غالب یہ غلط فہمی ہوئی تھی
 ڈیرہ مراد جمالی کے انڈسٹریل صحت میں 75 لاکھ خود برد کا انہوں نے واقعی ذکر کیا ہے یہ
 واقعی صحیح ہے یہاں خود برد ہوا ہے میں نے خود یہ اسٹیٹ ویکھا ہے اس میں خود برد
 ہوا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کا تین سال پہلے آرڈر دیا تھا کہ اس کی انکو ارزی کی
 جائے میرے خیال میں وہ انکو ارزی مکمل ہو گئی ہے شاید ان لوگوں کے خلاف بھی
 کارروائی ہو جائے حقیقت سے ہم منہ نہیں چھپائیں گے سرور خان کا ڈکٹر صاحب نے کہا
 کہ ایس ڈی پی دوبارہ شروع کیا جائے حقیقتاً " میں نے اپنے بجٹ Speech میں بھی یہ
 کہا کہ ہم کو ایک بیکج دیا جائے یا ایس ڈی پی دوبارہ شروع کیا جائے تاکہ وہ

پروجیکٹ جو کہ بیچ میں رک گئے تھے جس کا ابھی میں ذکر بھی کر سکتا ہوں پہنچی پاور پروجیکٹ وہ ختم ہو جائے بلکہ این ایسی کے ہر میٹنگ میں اس بات پر ہم لوگوں نے زور دیا ہے کہی وفعہ مختصر ہے تھی بھی جاتی ہے کیونکہ نازک مزاج کی ہے اس کو باقی بھی بعض وقت گراں گزرتی ہے مولانا صاحب کو زیادہ تجربہ ہو گا کیونکہ ہم تو این ایسی کی شیم پر اس سے ملتے ہیں لیکن ہم جب بلوچستان کی بات کرتے ہیں تو یہ تھی جاتی ہے کہ بھائی ہماری مرضی ہے جو جدھر ہم دیں جدھرنہ دیں تو این ایسی میں ہم نے یہ کہا کہ بھائی ان کو شامل کیا جائے یہ پی ایچ ڈی میں جو اشارہ لگایا گیا ہے کہ بھائی بعض ضروری اسکیمات کے سامنے اشارہ نہیں لگایا ہے اس میں میرے خیال میں بجت جیسا ذکر ہوا ہے اکثریت اس کا پالیسی ہم دیتے ہے تیار یورو کسی کرتبے ہیں اور وہ لوگ بھی چھلانگ لگانے گئے لیکن میں یقین دہانی کرتا ہوں کیونکہ بجت میں خود Release کرتا ہوں اس کی Releases اپنے ساتھ میں منگاؤں گا جو ضروری ہو گا وہ دونوں گا جو ضروری نہیں ہو گا وہ نہیں دونوں گا جس طرح آپ نے اپنے تقریر میں ذکر کیا تھا جو ضروری ہو گا وہ دیکھنے جو ضروری ہو گا وہ نہیں دیں گے جو پالیسی ہم لوگ کی تھی کہ بھائی ہم ان اسکیمات کو پہلے پڑائے تھی کے اور اسی پالیسی کے مطابق چلے گے جس میں کہنٹ کو ہم نے انشورنس دی تھیں وہ پروجیکٹ ہم لوگوں نے اسی وجہ سے کئے کہ اس سے ہم وستبردار بھی نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ ہماری going on اسکیم ہیں تو ہم نے پروجیکٹ کیا ہوا ہے اور ہم کو امید ہے کہ مزید رقم جس وقت ملے گی اس میں ہم کو ڈاکٹر گلیم اللہ صاحب نے کہا کہ شمالی بلوچستان کا بجت کا بچتیں نیصد خرچ ہوتا ہے میں اس تاثر کو کرنا چاہوں گا جہاں تک میں فناں نہ ہوں میں ایسی بات کروں میں نوکری پر چھوڑ کر جانے کے لئے تیار ہوں گا اور اس طرح کوئی وہ نہیں کروں گا تصلب قطعاً نہ بلوچ کے ساتھ کروں گا نہ پھان کے لئے کروں گا نہ براہوی کے ساتھ کروں گا نہ کسی اور کے ساتھ لیکن ہمیں جو درست سے میں ملے ہیں۔ جو اسکیم شروع ہے اس کے لئے لازماً

وینے پڑتے ہیں اس کو چلانا پڑتا ہے ہماری حکومت کی یہ پالیسی نہیں ہے اسیشلی میں وزیر اعلیٰ صاحب کو میں خود سمجھتا ہوں کوئی خوشامد کرنے کی بات نہیں ہے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے ان کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہمیں کوئی ایسا تاثر نہیں مل رہے کہ ہے آپ پیدا نہ کریں۔ فلاں ایریا کو کم فنڈ دیں یا فلاں کو زیادہ دیں۔ پہلے سے کچھ واقعی تاب کم ہے۔ ایکسائی ڈکو تھوڑی رقم دی گئی ہے۔ ایک سائیٹ کو زیادہ میں خاص طور پر ذکر کروں گا مولا نا باری صاحب نے چھ کروڑ کا ذکر کیا ہے پہلے سال کے بجھے میں۔ وہ نوٹل سیکریٹری صاحب نے ایک سائیٹ کو دے دیا اس کا مولا نا صاحب نے پھر اپنی تجاویز میں ذکر کیا میں نے دور آن سال بچت کر کے پھر اس کو پورا کر کے دے دیا تھا۔ انشاء اللہ کوئی کمی ہم سے پوری ہو سکتی ہے ہماری حکومت سے پوری ہو سکتی ہے اس کے لئے ہم پوری کوشش کریں گے کہ اس کو پورا کریں۔ یہاں زیادہ تر فیڈرل گورنمنٹ پر بحث کرتے رہے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کے ہی سلسلے میں سب سے پہلے میں بیشل ہائی وے کا ذکر کروں گا۔ کیونکہ اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کے بجٹ سے اس پر بارہ ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ رہ گیا ہے وہ مزید اخراجات جو لوں وغیرہ کی صورت میں آتے ہیں یا جیسے موڑوے کے لئے وہ خود ہی کمی قرضے حاصل کر رہی ہے۔ یہ اس سے ایڈیشنل ہے اس میں لوگوں کو جیسے ذکر ہوا ہے۔ اس میں ایک سو چھپن کروڑ ملے تھے۔ وہ بن رہے تھے چودہ پر سنتہ وہ اس وقت ہمارے لئے کافی تھے کیونکہ پروجیکٹ نئے شروع ہوئے تھے جب پروجیکٹ نئے ہوتے ہیں پہلے سال میں وغیرہ کا کام ہوتا ہے کم اخراجات آتے ہیں۔ تو وہ اس وقت میں سچھلی حکومت کی تعریف کروں گا کہ انہوں نے یہ کیا ہے دوسرے اخراجات اسکیمیں جو خپدار سے شہزاد کوٹ تک روڈ موڑوے بننے گا۔ بعض نے کہا یہ ہوا میں بننے گا لیکن میں آپ کو اس کے ڈاکو منش دکھان سکتا ہوں گوای دے سکتا ہوں اس کے مذذر بھی ہو گئے تھے۔ میرے رشتہ دار اور بھائیوں نے بھی اس میں شرکر دیا تھا۔ گوارنر سے لے کر تربت بندک 140 کروڑ روپے اس کے ریٹ آگئے

تھے۔ بعد میں وہ حکومت ختم ہو گئی اور ان اسکیمات کے اوپر عمل درآمد نہیں ہوا سکا اب موجودہ حکومت کی اپنی نئی ترجیحات ہیں۔ ہماری کوئی نہیں سنتا ہے ہم نے ہر فرم پر کیس اٹھایا ہوا ہے۔ چیف مفسر کے سامنے۔ این ایسی میں ہے۔ بیشل ہائی وے کونسل میں بھی اور ہر جگہ اٹھایا ہوا ہے لیکن جن اسکیمات پر یہ کام شروع ہو گیا تھا۔ اس میں کوئی والبندین روڈ۔ والبندین کراچی روڈ۔

یہ کچھ پروجیکٹ۔ پہلے سال 156 کروڑ روپے پہلے سال کے لئے یہ کافی رقم تھی۔ جو بعد میں زیادہ ہوئی تھی۔ بجائے نئے ٹھڈر آنے کے نئے کام شروع ہونے کے۔ پرانے رقومات بھی انہوں نے کم کر دی۔ ہمارا 35 فیصد حصہ روڈ کے حساب ہے بنتا ہے۔ کیونکہ 43 فیصد ہمارا صوبہ ہے۔ صوبے سے صوبے تک 35 فیصد سڑکوں کا ہمارا حصہ بنتا ہے۔ یعنی بارہ ارب میں سے تین چار ارب روپے ہمارا حصہ بنتا ہے لیکن جیسا کی کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ پیسے نہیں ہیں۔ یہ ان پیوں میں سے مل رہے ہیں جو پہلے سے انہوں نے بیشل ہائی وے کو دیئے ہوئے ہیں۔ ایک جگہ وہ خود ہی تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ہم مدوا کریں گے۔ اگلے سال پہ نہیں کیا کریں گے۔ لیکن اعتراض ہوتا ہے کہ آپ کی اپنی لنسٹر کشن کمپنی ہے۔ آپ روڈ پر اتنا زور دے رہے ہیں لیکن میں یہ تاثر زائل کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے بلوچستان میں اتنا کام نہیں ہے دوسرے صوبوں میں ہمارا زیادہ کام ہے۔ ان کا میں نے کبھی ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اس کو بھی تخفید کا نشانہ بنایا۔ پرانی بہرح ایک سال سے ٹوٹا ہوا ہے اس کے ابھی سے ٹھڈر کر دیئے ہیں پہنچ نہیں کب تک مکمل ہو سکے گا روڈ کے سلسلے میں زیادہ تر دچھی رکھتے ہیں۔ اس کے لئے پندرہ کروڑ رکھے گئے تھے لیکن ریپو کو الٹی جیسا ممبران صاحبان نے کہا انتہائی خراب ہے جو کام آج کرتے ہیں وہ کل خراب ہو جاتا ہے میں اس سے متفق ہوں میں اس ایوان کے توسط سے مطالبه کرتا ہوں اس کی کو الٹی بہتر بنائی جائے۔ بی ایم

سی ہپتال کا ذکر اور تمام ممبران نے ہپتالوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ بی ایم سی نامکمل ہونے کی وجہ سے اس کا زور سول ہپتال پر زیادہ ہے۔ اس وقت بیٹھ لگانے کی جگہ نہیں ہے۔ جب تک بی ایم سی ہپتال کام شروع نہیں کرے گا اس وقت تک کوئی کے صحت کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ دوسرا طرف یہ کالی تو بن گیا ہوا ہے اب ہپتال بنتا ہے۔ اس کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے اس کے لئے تو ہم نے یہاں تک کہ دیا تھا کہ کسی ہمارے دوسرے سیکڑ سے کاٹ لیں۔ روز میں تم پچاس کروڑ دیتے ہو چالیس دو پرواہ نہیں، لیکن خدا را اس ہپتال کو مکمل کرلو۔ شرم کی یہ بات ہے۔ چوبیں سال ہو گئے ہیں اس کے لئے مزید رقم نہیں ملی ہے وہی پانچ کروڑ ہیں۔ ہماری بھی یہ پوزیشن ہے ہمارا بجٹ خسارے میں ہے ہم اس کی کوئی مدد کر سکیں۔ پچھلے سال تو ہم نے اس کے لئے کچھ برج فائننسنگ کر لی تھی۔ ہر نائی روڈ کا انہوں نے ذکر کیا ہے فارم ٹومار کیسٹ روڈ ہوا تھی یہ زرعی علاقہ ہے وہ بہترین پیداوار ہو رہی ہے جا ہے وہ منزل کی صورت میں ہو زراعت کی صوت میں ہو۔ اس کا یہیش سے کوئی بد نیختی سے کوئی نمائندہ نہیں آیا ہے۔ پھر آجاتے ہیں کوئی دلچسپی نہیں لیتا ہے۔ اس روڈ کی ضرورت ہے انشاء اللہ وزیر اعلیٰ صاحب کا پہلے لیبرل بھی آپکا ہے اس کے لئے ہم کوشش کریں گے کہ اس کو ہم اکاموڈیٹ کر سکیں۔ شیر جان کی بہت اچھی تقریر تھی میں نے اس کو بہت پسند کیا کیونکہ اپنی پارٹی کے خلاف تقریر کرنا بڑا اور مانگتا ہے پھر فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف بولنا بہت زور مانگتا ہے اس کا مجھے پتہ ہے جب میں بولتا ہوں کہ مجھے کتنا تکالیف دیتے ہیں۔ اس کا کسی اور کوپتہ نہ ہو۔ یا شیر جان صاحب کوپتہ نہ ہو اتنا دلیری سے تقریر کرنے سے میں اس کے اس تاثر کو ختم کر دوں گا کہ حزب اقتدار کو زیادہ رقم ملتی ہے حقیقت یہ نہیں ہے۔ میں پھر قلور میں کہتا ہوں کہ کدھر بھی ہم نے حزب اقتدار اور اختلاف کا فرق نہیں کیا ہے بلکہ یہ واحد صوبہ ہے۔ اس کا مثال کے طور پر بھی ذکر کر سکتے ہیں۔ ہر شے میں حزب اختلاف کو برابر قوم ملتے ہیں۔

پی ای اسچ ای میں ہر اسکیم میں جو جاری ہے یا نئی برائیر کا حصہ دیا جاتا ہے۔ یہاں ایم پی اے فٹر برائیر دیئے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کے علاوہ صرف اپریمگیشن میں کچھ زیادہ حکومت کو دیا ہے کیونکہ ہم حکومت میں ہے لوگ ہم سے توقعات رکھتے ہیں۔ اپریمگیشن کے پاس لوگ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں جاؤ وزیر صاحب سے لو۔ وزیر صاحب کے پاس آپ جاتے ہیں اور ہر تو آپ نے انصاف کا ترازو رکھا ہوا ہے دونوں کے پڑوے برائیر ہے۔ ادھر اپریمگیشن کو محترمہ سو شل ایکشن بورڈ کے ذریعہ دے رہے ہیں۔ ہم نے حساب لگایا اتنی رقم ہی ان کو دیں جو برائیر ہو۔ اگلے سال بھی بجٹ میں اس پر شمار ہے۔ شاید اتنے ہی پیسے خرچ ہوں جتنے پہلے ہوئے۔ اس کے مساوی اگلے سال آگئے تو جو آپ کی تجویز ہیں اس کو بھی اکامڈیٹ کریں گے غور کریں گے انصاف سے یہ دیکھا جائے جو ممبران صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔ یہ محترمہ سے کہتے کیوں کہ وہ بڑی سخت مزاج والی عورت ہے۔ کہتے کہ ان غریبوں کا بھی خیال رکھوں یہ حکومت میں ہیں لوگوں کی ان پر توقعات زیادہ ہیں۔ کچھ خیال کرو اگر وہ بات نہیں مانتے۔ تو یہ کہتے کہ ہمیں بھی نہیں چاہئے تاکہ انصاف ہو ستم خراب نہ ہو۔

اگر ایک دنہ خراب ہو جائے تو ایک خرابی دور کرنا مشکل ہوتی ہے یہ درخواست ہے۔ انہوں نے این ایف سی نہ ہونے وجہ سے بلوچستان کا جو نقصان ہوا ہے یہ بجٹ خسارہ جو ہے۔ اس وجہ سے ہوا ہے۔ سرور خان نے ذکر کیا کہ ہمارے کم ملازم کہتے ہیں۔ اس ملک میں منطق ہی عجب اور نرالا ہے چاہے فٹہ ہو۔ وہ بھی کہتے ہیں پاپولیشن پر تقسیم کرو۔ چاہے ملازمتیں ہوں وہ بھی پاپولیشن پر تقسیم کرو۔ اس میں جس کی پاپولیشن کم ہے یا جو بہتر میخت کر سکتا ہے۔ وہی مارا جاتا ہے۔ مولانا صاحب کا اپنا نظریہ ہو گا کیونکہ بغلہ دیش کے مولانا صاحبان نے فتویٰ دیا ہے کہ پاپولیشن پر کنٹرول کرو۔ آج کل پوری دنیا یہ کہہ رہی ہے ہماری حکومت بھی یہ کہہ رہی ہے کہ آپ پاپولیشن کو کنٹرول کریں۔

مولانا عبدالباری : جعفر صاحب ایک بات ہے کہ آپ پاپولیشن کی بنیاد پر ہے طارق صاحب وزیر بہود آبادی کی چھٹی کریں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) : یہ کرنا پڑے گا۔ میں نے کہا اس ملک میں عجیب ہی منطق ہے۔ جو خلاف ورزی کر رہا ہے۔ غالباً اداروں کا خیال نہیں رکھ رہا ہے۔ لیکن زیادہ فائدے اسی کو مل رہے ہیں۔ جس کی آبادی زیادہ ہے۔ ملازمتیں بھی ان کو ملتی ہیں۔ ابھی مولانا صاحب کی تجویز پر عمل کرنا پڑے گا زیادہ شادیاں کرنی پڑیں گی اور مولانا صاحب کی تجویز پر عمل کرنا پڑے گا۔ ماہی گیری کا ذکر ہوا ہے واقعی ہمارے سندھ میں پھیل کم ہو رہی ہے اور جو نکل رہی ہے اس میں ہمارے لوگوں میں گیری کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ کراچی کے یا باہر کے لائسنس گئے جا رہے ان کو زیادہ فائدہ ہو رہا ہے اس میں ہمیں کوشش کرنی چاہئے انشاء اللہ صوبائی حکومت کی حد تک کوشش کریں گے جہاں تک صوبائی حکومت کی کوشش ہو گی کہ اپنے لوگوں کو زیادہ فائدہ ہو اپنی آبادی میگریت نہ کر جائے۔ ان کو مزید سوتیں ملیں۔ سیندھ کے منصوبے کا ذکر ہوا ہے سیندھ نے ابھی تک پیداوار شروع نہیں کی یہ نقصان میں ہے اگر نقصان میں تھا تو بارہ ارب روپے خرچ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں تو یہ سمجھتے ہوں اس کو پرائیوریٹ کرنے اور خریدنے کے چکر میں ہے لیعنی بارہ ارب کے منصوبے کو ناکارہ کر کے سامنے کروڑ ستر کروڑ میں دے دو کیونکہ یہ نقصان میں جا رہا ہے اور بند ہے۔ اس کو چلا میں تاکہ پتہ چلے آپ سے کس طرح کی فیصلہ بخشی بنائی ہے۔ کہ چلانے سے پہلے آپ کو پتہ چل گیا ہے اور پتے تو ہمارے اس کے اوپر گئے ہیں۔ دو تین سال سے ہمارے فیڈ اس پر گئے ہیں کیونکہ سالاگ ب فیڈرل بجٹ سے سیندھ پروجیکٹ پر ہمارے کھاتے سے دیئے دو فیصد روڑوں پر خرچ نہیں ہوئے۔ وہ پتے جو کسی اور مد میں دینے تھے سیندھ پر خرچ کئے ہیں۔ ہم بھی یہ سمجھتے رہے کہ سیندھ ہمارے لئے سونا پیدا کرے گا بلوچستان خوشحال ہو جائے گا میں کہتا ہوں اس کو چلانا چاہئے اور اس کے

مطلوبہ فنڈ دینے چاہئیں۔

ملازمتوں کا یہاں ذکر ہوا ہے۔ حکومت کبھی جاب پورے نہیں کر سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے ہمیں فنڈ رکھنے چاہئیں۔ جو مطلوبہ ہیں ملازمتوں کا یہاں بھی ذکر ہوا ہے حیدر خان جو ایک پڑھا لکھا ہے آدمی ہے ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ مگر ہماری حکومت اب کبھی بھی جاب پورا نہیں کر سکتی ہے۔ یعنی ہمارے بجٹ پر سب سے بڑی تقید ہے ہوری ہے کہ بھائی یا ان ہنسنڈ ہے۔ جس کو میں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ ان ہنسنڈ ہے۔ ہم لوگوں کو ایسے اخراجات ہیں جن سے ہم جانب ہی نہیں چھڑا سکتے ہیں۔ یعنی ان کے ملازم ہیں ان کو نکالیں بھی حیران ہیں تنخواہ نہ دیں بھی حیران ہیں دیں بھی حیران ہیں۔ ۱۳ ارب روپے ان کی تنخواہ گاڑیوں اور اخراجات پر جا رہے ہیں۔ ایک ارب روپے ہم سن ہلکی ڈولپمنٹ کے لئے دے رہے ہیں۔ تو اس وجہ سے ہم نے کوشش کی ہے کہ اگلے سال کے لئے کوئی ملازمت نہ رکھیں۔ کیونکہ ہم ویسے بھی پورا نہیں کر سکتے۔ آبادی کا تناسب دیکھو بلوچستان اس وقت 60 لاکھ ہو گا۔ 60 لاکھ میں ایک لاکھ چھپکیں کو بقايا سب مل رہا ہے۔ اس لئے حکومت کبھی ملازمت مزید دے نہیں سکتی ہے۔ چلو ایک ارب ہے وہ بھی ہم کام بند کر کے لوگوں کو دیں۔ تو کیا ہو گا ایک لاکھ چھپکیں ہزار تو ایک لاکھ چالیس ہزار ہو جائے گا لوگوں کا مسئلہ تو یہ سب بھی حل نہیں ہو گا۔ یہ تاثر کہ حکومت ہی لوگوں کو جاب دے لوگوں کی بے روزگاری ختم کرے یہ قطعاً ”غلط“ ہے اس کو پرائیوریٹ سیکریٹ نے آگے آتا ہے۔ اس کے لئے فیڈرل کو چاہئے ہمارے یہاں بلوچستان میں کوئی خپدار میں ذیرہ مراد میں لورالائی میں تربت میں سولیاں دے مراعات دے۔ تاکہ یہاں صنعت لگے ہمارے دار و بار چکیں۔ یہاں انڈسٹریلائزیشن ہو اور یہاں لوگ کو ملازمت ملے اور دوسری سائیئنڈ ہماری زراعت پر توجہ دے کیونکہ 26 ارب روپے چھٹے دو تین سالوں میں انہوں نے خرچ کئے ہیں۔ سکارپ کے اوپر۔ جس کے متعلق ہم نے ہر فورم پر ذکر کیا ہے کہ سکارپ کیا ہے پانی کا

مسئلہ ہے جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا میرانی ڈیم بناو۔ ہماری چیک ڈیم بناو، ڈیلیے ایکشن ڈیم بناو، وہ کہتے ہیں کہ یہ تواریخ گیشن ہے ایریکمیشن تو صوبائی سبجیکٹ ہے۔ یہ تو تمہارے صوبے کا اپنا کام ہے جدھر طاقت ور لوگ ہیں اور ٹنک کرنا اور جن دے ہاتھ میں لیور ہے اور ٹرن کرتے ہیں۔ پانی کا جب مسئلہ آتا ہے وہ کہتے ہیں یہ صوبائی معاملہ ہے میں نے کہا یہ اچھی بات ہے۔

بلوچستان کا مسئلہ ہے پانی نیچے جانے کا ان کا مسئلہ ہے پانی اوپر آنے کا جو اوپر پانی آتا ہے وہ فیڈرل سبجیکٹ ہو گیا۔ جو 26 ارب روپے اپنے پیسوں سے خرچ کر رہے ہیں اس سال بھی سازی سے آٹھ ارب روپے اپنے پیسوں سے خرچ کر رہے ہیں اس سال بھی سازی سے آٹھ ارب روپے رکھے ہوئے ہیں۔ اور جو پانی نیچے جاتا ہے اس کی طرف آپ دیکھتے ہی نہیں ہیں۔ یعنی کہ ان پیسوں سے اگر ہمیں پر اپر شیرمل جاتا میں یقین دلاتا اور ملازمت کا کوئی تصور ہی نہیں ہوتا۔ ہماری بڑی کم ابادی ہے اگر ہمارا ایک کروڑ مزید آباد ہو جائے۔ تو ہمارے پاس تو آبادی کا مسئلہ ہو گا ہمیں مزدور باہر سے لانا پڑیں گے۔ انہی کو آباد کرنے کے لئے اس کے لئے وہی تجویز ہے میں اتفاق کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ صرف یہ لیور کے چکر میں نہ پڑے ٹرنک ہمارے ہاتھ میں ہے ہم اس طرف موڑ دیتے ہیں۔ مولانا صاحب سے میں کہتا ہوں کیونکہ وہ کبھی کبھی وہاں جاتے بھی ہیں وہ جا کر ان کو بتا دیں کہ بھائی جو نیچے جا رہے ہیں ان کا بھی فکر کرو کیونکہ ہماری جو آبادیاں ہیں وہ متواتر ٹنک ہو رہی ہیں۔

کرپشن کا یہاں ذکر ہوا ہے حقیقت میں کرپشن میں گاڑیوں کا ذکر ہوا ہے کہ چالیس چالیس گاڑیاں وزیریوں کے ساتھ ہیں میرے ساتھ چالیس گاڑیاں نہیں ہیں۔ اور مجید بُنبو صاحب کے ساتھ نہیں ہے۔ سعید ہاشمی صاحب کے ساتھ نہیں ہیں۔ مگل زمان صاحب کے ساتھ نہیں ہیں۔ عبدالنبی صاحب کے ساتھ نہیں ہے میں اپنی پارٹی کا ذکر کروں گا۔ لازماً ”پھر جرات بھی کریں ان کا نام لیں صرف دو تین آدمی ہیں یعنی دو تین

آدمی ہیں اور ان دو تین آدمیوں کی وجہ سے ہمارا سب کا نام خراب ہو رہا ہے۔ آپ ذکر کریں ان کا نام لیں۔ جو گز بڑ کر رہے ہیں جو رشوت لے رہے ہیں جو کہ آپ کی گاڑیاں ناجائز استعمال کر رہے ہیں ان کا نام لیں۔ سب کو کیوں خراب کرتے ہیں۔ مولانا صاحب اسی چکر میں اسی وزارت پر آپ بھی فائز رہے ہیں تین چار مرتبہ آپ کے ساتھ بھی ہوتی ہیں۔ وہ لارما۔ ایک پی ایس کے ساتھ ایک گھر کے ساتھ ہارتے پاس بھی وہی ہے کسی کے ساتھ تین گاڑیاں ہیں کسی کے ساتھ چار گاڑیاں ہیں ایک دو تین وزیروں کو چھوڑ دیں انہوں نے ہمارے نام کو بھی دھبہ لگایا ہے۔ خود بھی بد بختوں کو خیال نہیں کہ تھوڑا خیال رکھیں۔ سرور خان کے ساتھ بھی گاڑی نہیں ہے۔ گاڑیوں کی پوزیشن اتنی ہو گئی ہے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے گاڑیوں پر پابندی لگادی ہے۔ میں بھی اپنی گاریوں میں پھر رہا ہوں پرانی گاڑیاں اس حالت میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ چلانے کے قابل نہیں ہے۔ سرور خان صاحب۔ طاہر لونی صاحب آدمی نشراپنی جس کی تعداد اس سے زیادہ تھی۔ ہاں کیبنت کا ذکر ہوا۔

صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے بلوچستان کا بڑا خیال رکھا ہے وزیر اعظم نے بلوچستان کے موقف کو ہر موقع پر سراہا ہے۔ خصوصی طور پر اگر دیکھا جائے بلوچستان کی تکلیفوں کو تو اس کا وزیر اعظم صاحب نے ذکر کیا ہے۔ این ایف سی میں نیچر کی طرف بلیک بورڈ پر لکھ کر دیا ہے۔ ہم لوگوں کو اسی طرح پڑھا رہی تھی۔ کہ پنجاب کو مچھلے سال ساتھ ارب روپے ملے تھے اس سال ۳۱ ارب روپے ملیں گے۔ اسی طرح پیش کرو اور اس سال بلوچستان کو ایک سو بائیس کروڑ کم میں لیں گے کہ یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں۔ کہ اس طریقے سے غریب غریب تر ہو رہے ہیں اور امیر امیر تر

ہو رہے ہیں اور اس کا تو کوئی مداوا بھی ہونا چاہئے یعنی جو کہ صاحب اکتیار ہو وہ مداوا بھی کر سکتا ہے پوچھ سکتا ہے۔ اس کو آپ چیک کر لیں۔ مچھلے تین سال سے آپ بھی پرائم فنٹریں۔ آج تک یہ ہو رہا ہے یا تو آپ کی حکومت کی ناکامی ہے یہ زیادہ بحث نہیں کر رہے ہیں کچھ دن بعد آئیں گے تو قعہ ہے خسارہ پورا کر دیں گے۔

میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ این ایف سی میں انہوں نے گیس کا ذکر کیا ہے کہ گیس میں کمی آئی ہے۔ گیس کے بارے میں میں نے پہلے بھی بتلایا ہے جناب امیرکر کہ گیس انہوں نے مس یوز کی ہے۔ دو ہزار آدمی جناب آپ اندازہ لگائیں ایک پراوس سات سو پرائمری ٹچر لگا رہا ہے وہ بھی ورلڈ بینک اور صحت کے ڈولپمنٹ اخراجات سے یعنی یہ ہم بجٹ سے پورا نہیں کر رہے ہیں۔ جناب ایک کمپنی دو ہزار دوسری کمپنی دو ہزار انہیں مفت کامال ملا ہے جس طرح ایک غریب کی بیٹی ہو اس کے سات جیسا بھی کرو۔ انہوں نے ایم این اے اور ایم پی اے فنڈز کا ذکر کیا ہے ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے مجھے ایک چٹ دی ہے کہ مچھلے تین سال نے ایم این اے اور سینیٹر فنڈز میں ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا میں بھی اپنی گواہی ادا کروں گا کہ میرے بھی دو چار میرے بھی سینیٹر فنڈز میں ایک پیسہ بھی ایک ایک ایک روپیہ نہیں دوست جو وزیر اعلیٰ صاحب کا بھائی بھی ہے سینیٹر طارق گنجی اسے بھی ایک روپیہ نہیں ملا ہے پتہ نہیں ان کے اپنے لوگوں کو ملا ہو یعنی وہ کو دعیٰ اتنی نا انصافیاں کرتے ہیں پھر ہمیں مورد الزام ٹھہراتے ہیں میں نی ایک پیش کش کی ہے کہ ایک ایسی کمپنی بنائی جائے جو کہ صوبائی حقوق کی پاسداری کرے یا صوبائی حقوق کا خیال رکھے میں نے دیکھا ہے کہ جس حقوق کی ہات آتی ہے غریب لوگ ڈر جاتے ہیں اور بڑے بڑے سب لوگ کھک جاتے ہیں اس بار بھی گیس کے مسئلہ پر جو ہمارے وہ روائیتی بڑے بڑے لیڈر تھے کسی کا بھی آپ نے اخبار میں بیان نہیں پڑا ہو گا یہی غریب مولانا صاحبان کا بیان اخبار میں آتا تھا یا ڈاکٹر صاحبان میں بیان نہیں پڑا ہو گا یہی غریب مولانا صاحبان کا بیان اخبار میں

آتا تھا یا واکر صاحبان کا آتا تھا یا پھر ہم لوگ تھوڑا بول لیتے تھے اور یہ جو بڑے کنگو
جو ہیں ان میں سے کسی نے اس پر نہیں بولا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے کے
حوالے سے حتیٰ کے جے ڈبلیوپی کی طرف سے بھی میں خصوصی ذکر کروں گا کیونکہ اس
میں بڑے اسکینڈر اس میں تھے کیونکہ جے ڈبلیوپی کی طرف سے بھی گیس پر بات نہیں
اٹھائی گئی ہم لوگ ہی لاہور گئے ہم لوگ ہی کراچی گئے ہم لوگوں ہی نے اسٹینڈ لیا میں یہ
وضاحت بھی چاہتا ہوں کہ اگر یہ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ آپ کہپت ہیں تو میں یہی بھی
چاہوں گا کہ یہ لوگ بھی وضاحت کریں گیں کے ماں کی یہ بنے ہوئے ہیں بلوچستان کے
سب سے زیادہ مفادفات کے نگران بنے ہوئے ہیں بلوچستان بک رہا تھا انہوں نے کچھ
نہیں بولا۔ صادق صاحب نے شاید مذاق سے بولا ہوا کہ وزیر خزانہ صاحب کے پاس اتنا
پیسہ ہے کہ وہ سود دیں سود میں نے آج تک لیا نہیں ہے مولانا صاحب کو شاید پتہ ہو
کیونکہ ہم سود کو حرام سمجھتے ہیں چاہے یہ نفع نقصان کا اکاؤنٹ ہو چاہے دوسرا اکاؤنٹ
ہو اسے ہم حرام سمجھتے ہیں نہ سود لیا ہے جو اپنے پیسے تھے وہ بھی آپ لوگوں کی مردانی
سے ٹلے گئے ابھی کچھ بھی نہیں رہا ہے میرے پاس زکوٰۃ کے بھی کچھ نہیں رہے ہیں۔
زکوٰۃ تو غنی پر ہوتی ہے اس وقت میرے پاس کیش کچھ بھی نہیں ہے کہ میں زکوٰۃ دے
سکوں یہ بات میں فلور پر بھی کہنا چاہتا ہوں یہ جو موقف بیان کرنے کی بات ہے اور جو
میں نے کہا کہ شیر جان صاحب کو اس کی سزا ملے گی لازماً ملے گی کیونکہ مجھے ہر تقریب پر
سزا ملتی رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی اس کے گواہ ہیں ہمارے دوسرے صاحبان بھی
اس کے گواہ ہیں اور صادق عمرانی صاحب اس کے خود بھی گواہ ہیں ہر جگہ پر یہ پوزیشن
آگئی ہے یعنی میں فلور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں نے ہزاروں لوگ طاز متون سے
فارغ کر دیئے ہیں اور مچھلے تین مینے سے لوگوں کی تنخواہیں بھی نہیں دی ہیں وہ کہ
رہے ہیں کہ آپ پیسے دیں صوبے کے بجٹ چلانے کے لئے یہ مردانیاں بھی کرتے ہیں
اور پھر مذاق بھی اڑاتے ہیں ذیرہ مراد جمالی میں واڑ پلائی اسکیم تھی اس میں یہ

کمیٹمنٹ تھی کہ آدھے پیسے فیڈرل گورنمنٹ دے گی اور آدھے پیسے ہم دیں گے۔ وزیر اعلیٰ صاحب آج بھی اس کمیٹمنٹ پر قائم ہیں مجھے انہوں نے ڈیٹائل بتائی ہے کہ آدھے پیسے ہم دینے کے لئے تیار ہیں اس پر تین کروڑ روپے تخمینہ آتا ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوایا ہے وزیر اعظم صاحب کو بھیجا ہے اگر اس طرف سے کوئی ایشورنس آئے گی تو انشاء اللہ ہم بھی اپنی پیسے دیں گے اس پاور پلائیٹ میں ہم نے ذریعہ مرادواز سپلائی کے لئے رقم فراہم کی ہے ان کی اس پیش کش پر میں یہ کہوں گا کہ انہیں جماں بھی ہمارا آپ کو تعاون چاگت گو گورنمنٹ تعاون کرنے گی تو اپوزیشن بھی تعاون کرگی میں انشاء اللہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ ہم نے ہر جگہ تعاون کیا ہے آئندہ بھی ہمارا یہ سلسلہ جاری رہے گا آپ اس لیوں پر ہمارے ساتھ تعاون کریں کہ ہمارے صوبے کے فیڈرل کے سلسلہ میں یا فیڈرل پروجیکٹ کے سلسلہ میں یا دوسری مالی مشکلات کے سلسلہ میں جو تکلیفات آرہی ہیں کیونکہ صادق صاحب کی اپنی پارٹی فیڈرل گورنمنٹ میں اس وقت حکومت میں ہے وہی اس کو پورا کر سکتی ہے انہوں نے توقع ظاہر کی ہے بلکہ یہ بتایا ہے اور اسمبلی میں یہ بتایا ہے کہ وزیر اعظم صاحب کوئے آرہی ہیں اور ہمیں یہ پیسے دے دیں گی۔ بہر حال یہ ایک بڑی خوش آئند بات ہے کہ آج انہوں نے ہمیں یہ خوش خبری سنائی خدا کرے کہ وہ منوا بھی لیں وزیر اعظم صاحب سے ظہور حسن کھوسے نے اپنے حلقة کے پروجیکٹ کے بارے میں ذکر کیا پہلے کچھ اچھے الفاظ استعمال نہیں کئے تھے شاید کسی نے لکھا کر دیئے تھے عام طور پر ظہور کھوسے صاحب بت محترم آدمی ہیں کبھی اتنے سخت اور غیر پاریمانی الفاظ یہ استعمال نہیں کرتے ہیں آل نیوا سیکم کوئی نہیں رکھی گئیں ہیں ان گونہنگ کو مشکل سے پر نمکھٹ کر رہے ہیں اور گونہنگ ون تھرڈ رہ جائے گا تو تھرڈ اس میں بھی پروجیکٹ آپ لوگوں کے حصہ میں آئے ہیں پہٹ فیڈر ہو یا کوئی اور ایس کا قرضہ پورا بلوچستان ادا کرائے گا یہ آپ کے حلقة انتخاب اور گکی صاحب کے حلقة انتخاب میں آرہے ہیں کیا یہ آپ لوگوں کا حلقة انتخاب نہیں ہے پانی اس طرف بھی

جائے گا اور فائدہ آپ لوگوں کو بھی ملے گا آپ خوش قسمت ہیں کیونکہ پیسے سب بلوچستان نے بھرنے ہیں میں نے اور ارجمند اس صاحب نے اس کے پیسے پورا کرنے ہیں۔ کالج کا آپ نے ذکر کیا ہے حیر الدین کالج کے بارے میں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کروں گا اور انہوں نے یہ یقین دھانی بھی کرتی کہ اگر دوران سال تھوڑی سمجھائش ہوئی تو ہم اس کالج کے لئے سوچیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ ہم اسے کالج دے دیں۔ میں یہاں یہ بھی ذکر کروں گا کہ ہمیں یہاں پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے کہ آپ گورنمنٹ جبل مگسی میں وہ بنارہے ہیں جس کے لئے میں ذکر کر دیا ہے کہ اس پر تین کروڑ روپے خرچ ہوئے یا چار کروڑ روپے خرچ ہوئے لیکن ذکر کر دیا ہے کہ اس پر پلاٹ پر پدرہ سولہ کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں یہ اپوزیشن کے ممبر کے حلقوں میں ہے اس کے لئے ہم نے ٹینڈر بھی کر دیئے پاسپ بھی منگوا لئے ہیں ابھی ہم نے اسے بھجوایا ہے چونکہ یہ بڑی اسکیم ہے اور یہ درلڈ بینک کی کنٹریشن ہے لہذا ان کے پاس جاتی ہے یہ ہم نے ان کے پاس بھجوایا ہے تو قعہ ہے کہ یہ جلد ان سے اپر ہو کر آجائے گا اسکیم اپر ہے اس کی ٹینڈر نگہ وغیرہ اپر ہو کر آجائے گی چون میں واٹر پلاٹی اسکیم ہے یہ ذریعہ کروڑ روپے کی ہے پانچ ٹھوپ دیل لگنے ہیں ایک لگ چکا ہے بتایا لگ رہے ہیں خاران میں واٹر پلاٹی اسکیم ہے خاران کے جو ممبر اکٹھ صاحب ہیں انہوں نے ہیشہ یہ شکایت کی ہے کہ آپ نے میرے حلقوں میں کچھ نہیں کیا ہے یہ واٹر پلاٹی اسکیم آپ دیکھ لیں اس کا تنخیلہ سات کروڑ روپے خرچ ہوئے نہ میرے حلقوں میں سات کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں اور نہ ہی مولا نا صاحب کے حلقوں میں سات کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اس کے حلقوں میں سات کروڑ روپے واٹر پلاٹی پر اسے بھی ہم نے درلڈ بینک کو منظور کے لئے بھیجا ہے۔ سب کچھ ہو گیا ہے صرف ٹینڈر نگہ اپر دوں رہ گئی ہے ٹینڈر بھی ہو گئے ہیں۔

ستونگ کا ہمارے نواب صاحب ذکر کرتے رہتے ہیں واٹر پلاٹی ہے۔ فنڈ نہیں

دیئے جا رہے ہمارے ساتھ زیارتیاں ہو رہی ہیں۔ مستونگ اور زیارت میں خذر ہو رہے ہیں اس میں ویکسیں زیادہ تر اپوزیشن کے حلقوں کا ہے وہ ایک شفاف بنیادوں پر دیئے ہیں۔ جیسے واٹر سپلائی ہے ہم نے اس کی پروپرٹیکشن دی ہے اس کا جواز تھا۔ حالانکہ یہ آپ کے علاقے کی ہے اور آپ کی پارٹی کا قائد حزب اختلاف ہے اگر پارٹی دیا یز جائیں تو اس کا ہم نے خیال نہیں رکھا میرے جلچے میں پانی کی کی ہے اس کے لئے ہم رقم دینے کی پوزیشن میں نہیں تھے نہیں دیئے۔ مولانا صاحب نے اچھی تجویز دی ہیں میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ کم از کم انہوں نے اس بحث کو پڑھا ہے بھایا شاید کسی نے دیکھا ہے میری تقریروں سے یا ادازے لگا رہے تھے "خصوصاً" مولانا واسع صاحب وہ تو زبردستی کر کے دب د گھسٹ کر رہے تھے لیکن مولانا صاحب نے بحث پڑھا تھا۔ میں خود سمجھتا ہوں کہ یہ پکے روڑتھے ان کو کچا کر دیا گیا ہے اور آپ کل لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے پت والا علاقہ ہے نہیں جاسکتے ہیں۔ سود کی رقم کے متعلق مولانا صاحب نے کہا میں انکار کر کے آپ کو لیزدے دوں گا مولانا صاحب کو کل ہی لیٹھ رہی دوں گا ہمارے لئے خوشی ہے دوسو چالیس کو ڈنڈج جائیں گے۔

مولانا عبدالباری : مجھے لیزدے دیں آپ فارغ ہیں۔ سود کی رقم ابھی ادا نہ کریں۔

وزیر خزانہ : وہ زبردستی کر رہے ہیں اس کی تینکیل بات ہے۔ میرا وعدہ ہے لیٹر دوں گا۔

مولانا عبدالواسع : مسلم باغ کالج کی دضاحت نہیں کی فتنہ نہیں رکھا۔

وزیر خزانہ : انہوں نے آج کل آج کل دوسرا سسٹم کیا ہے وہ سورس پر کاٹ لیتے ہیں۔ واپس کے سورس پر کاٹ لیتے ہیں۔ یہ بھی سورس پر کاٹ لیتے ہیں۔ آخر میں تمام ممبران صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں بڑے اچھے تجویز پیش کئے ہیں خصوصی طور پر حید اچکنی صاحب کا۔ شیر جان صاحب "مولانا باری صاحب کا" ارجمند

واس صاحب کا، خصوصی طور پر میں تمام کا شکریہ ادا کرتا ہوں بڑی اچھی تجویز آئی ہیں
ہم دوران سال ان کو ایڈ جسٹ کریں گے۔ اور جو کیاں آئیں گے آپ کو بتائیں گے۔
اس کا طریقہ بتائیں گے۔ فوڈ کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ چھ بیمن چاہئے تھے ۵ بیمن دیجے
ہیں اس کا کوئی ذکر نہیں یہ کوئی غلط نہیں ہوئی ہے اس کا تصور ہم کر سکتے ہیں ملتے کہ ہر
ہیں۔

آج کل تو صرف بیس پینتیس کروڑ ملے ہیں۔ ڈھیلے ایکشن ڈیم اور دیگر تجویز
اچھی ہیں ہم ان پر خور کریں گے۔ فارن ڈوز تک ان اسکھمات کو لے جائیں گے
جماب پانی کا لیول نیچے جا رہا ہے۔ لور الائی مستوگ۔ قلات کھٹک کوچھ۔ کونہ یہاں پانی کا
لیول نیچے جا رہا ہے۔ اس پر ہماری کوشش ہے اس کے لئے ڈاکومٹ تیار کر کے کسی
فارن ڈوز کے پاس لے یاں۔ ان کو پر اپٹی کی بیاد پر کراہیں۔ آکر میں شکریہ ادا
کرتا ہوں کہ اکثر ممبران اس کو اچھی کوشش کما ہے۔ متوازن تو میں نہیں کہوں گا کہ
اس کا توازن رکھنا ہمارے بس میں۔ نہیں تھا۔ لیکن ایک اچھی کوشش قرار دیا ہے میں
سب ممبران کا شکریہ ادا کروں گا۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب اسپیکر : شکریہ جعفر صاحب۔

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی 25 جون 1996ء صبح گیارہ بجے تک کے
لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی شام پانچ بجکر پینتیس منٹ پر 25 جون 1996ء صبح گیارہ بجے تک
کے لئے ملتوی ہو گئی)